آسان نیکیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کام آ گیا

قِیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں مِیزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو **سَرْوَرِ کائنات**، شاہِ موجودات، مَحْبُوبِ ربِّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **ایک** پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وَزنی ہو جائے گا۔ وہ عَرْض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ **حضور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں گے: میں تیرا نبی **محمد** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ **دُرُودِ پاک** ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ (موسوعۃ ابن ابی دنیا فی حسن الظن باللہ ج١ ص٩١ حدیث ٧٩)

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرُود اس نے کبھی
یہ اُس سے نیکیاں اِس کی بڑھانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص١٢٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صرف ایک نیکی چاھئے

حضرتِ سیِّدُنا عِکْرَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے: قِیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کے پاس آ کر کہے گا: اَبو جان! کیا میں آپ کا فرماں بَردار نہ

تھا؟ کیا میں آپ سے مَحَبَّت بھرا سُلوک نہ کرتا تھا؟ کیا میں آپ کے ساتھ بھلائی نہ کرتا تھا؟ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرِفتار ہوں! مجھے اپنی نیکیوں میں سے **صِرْف ایک نیکی** عطا کر دیجئے یا میرے **ایک گناہ کا بوجھ** اُٹھا لیجئے۔ باپ کہے گا: ''میرے بیٹے! تو نے مجھ سے جو چیز مانگی وہ آسان تو ہے لیکن میں بھی اُسی چیز سے ڈرتا ہوں جس سے تم ڈر رہے ہو۔'' اس کے بعد باپ بیٹے کو اپنے اِحسانات یاد دِلا کر یہی مُطالَبہ کرے گا تو بیٹا جواب دے گا: آپ نے بَہُت تھوڑی چیز کا سُوال کیا ہے لیکن مجھے بھی اِسی بات کا خوف ہے جس کا آپ کو ڈر ہے۔

(تفسیر قرطبی، ج ۷، الجزء ۱۴، ص ۲۴۷)

قِیامت کی گرمی میں سایہ عطا ہو کرم سے ترے عرش کا یاالٰہی

خُدایا مجھے بے حساب بخش دینا مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

جَوار اپنی جنت میں مجھ کو عطا کر

ترے پیارے محبوب کا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر نیکی اہم ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قیامت کے دن جب نَفْسا نَفْسی اور سخْت پریشانی کا عالَم ہوگا تو دنیا میں بیٹے کی ہر فرمائش پوری کرنے کا جذبہ رکھنے والا باپ بھی اُسے اپنی ایک نیکی دینے یا اس کے ایک گناہ کا بوجھ اُٹھانے سے صاف اِنکار

کردے گا،اسی طرح دنیا میں باپ کے ہر حُکم کی تعمیل کے لئے کوشاں رہنے والا بیٹا اُسے اپنی ایک نیکی دینے یا باپ کا ایک گناہ اپنے ذِمے لینے سے مَنْع کردے گا۔ اُس وَقْت ہمیں نیکیوں کی صحیح قدر و قیمت اور گناہ سے بچنے کی اہمیت معلوم ہوگی۔ بہر حال کوئی **نیکی** چھوٹی سمجھ کر چھوڑنی نہیں چاہیے اور کسی گناہ کو معمولی سمجھ کر کرنا نہیں چاہئے تاکہ میدانِ محشر میں پچھتاوے سے بچا جاسکے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بروزِ قیامت نیکی خوشخبریاں سنائے گی

قیامت کے دن نیکیاں کرنے والے شاداں وفرحاں جبکہ برائیوں کے عادی حیران و پریشان ہوں گے،رسولِ اَکرم،شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: بروزِ قیامت نیکی اور بدی کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔نیکی اپنے کرنے والوں کو بِشارتیں دے گی اور اُن سے بھلائی کا وعدہ کرے گی جبکہ بُرائی کہے گی: مجھ سے دُور ہو جاؤ،مگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے بلکہ برائی کے ساتھ چمٹیں گے۔(المسند للامام احمد بن حنبل،ج ۷،ص ۱۲۳،الحدیث:۱۹۵۰۴ ملخصًا)

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مِرا حَشْر میں ہوگا کیا یا الٰہی
عبادت میں گزرے مِری زندگانی کَرَم ہو کَرَم یا خدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش،ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیر دھاڑتے وَقت کیا کہتا ہے؟

حضرت سیّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تمہیں معلوم ہے شیر دھاڑتے وَقت کیا کہتا ہے؟'' صحابہ کرام رضوانُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِم اَجمعین نے عَرْض کی: '' **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' اِرشاد فرمایا: شیر کہتا ہے: **اے اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! **مجھے کسی نیک شخص پر مُسلَّط نہ فرمانا۔**

(الفردوس بماثور الخطاب، باب التاء، ج۱ص۲۹۷، الحدیث: ۲۱۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ جانو

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: **لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ** یعنی نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو چاہے وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔ (مسلم، کتاب البر، الحدیث: ۲۶۲۶، ص ۱۴۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس وَقت کسی نیکی کی توفیق ملے موقع غنیمت جان کر ثواب کمانا چاہئے، کیا بعید وہی نیکی ہمارے لئے ذَرِیعۂ نَجات بن جائے۔ چنانچہ

عذاب سے چھٹکارے کے اَسباب

ایک طویل حدیثِ مُبارَک میں مُتَعَدِّد ایسے لوگوں کا بیان ہے کہ کسی نہ کسی نیکی

کے سبب رَحمتِ خُداوندی نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا، چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن سَمُرَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تشریف لائے اور اِرشادفرمایا: آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ ۞ ایک شخص کی رُوح قَبض کرنے کیلئے مَلَکُ الموت (علیہ الصلٰوۃ والسلام) تشریف لائے لیکن اُس کا **ماں باپ کی اِطاعت** کرنا سامنے آ گیا اور وہ بچ گیا۔ ۞ ایک شخص پر عذابِ قَبر چھا گیا لیکن اُس کے **وُضو** (کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔ ۞ ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذِکرُاللّٰہ** (کرنے کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔ ۞ ایک شخص کو عذاب کے فِرِشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) **نَماز** نے بچالیا۔ ۞ ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شِدّت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حَوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لَوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے **روزے** آ گئے اور (اِس نیکی نے) اُس کو سَیراب کر دیا۔ ۞ ایک شخص کو دیکھا کہ جہاں انبیائے کرام (عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دُھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا **غُسلِ جَنابت** آیا اور (اس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھا دیا۔ ۞ ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے **حج وعُمرہ** آ گئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی

میں پہنچا دیا۔ ۞ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مُسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو منہ نہیں لگاتا تو **صِلہ رِحمی** (یعنی رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اِس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔ ۞ ایک شَخص کے جِسْم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا **صَدَقہ** آ گیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُسکے سر پر سایہ فِگَن ہو گیا۔ ۞ ایک شَخص کو زَبانِیہ (یعنی عذاب کے مَخصوص فِرِشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ** آیا (یعنی نیکی کا حُکم کرنے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچا لیا اور رَحمت کے فِرِشتوں کے حوالے کر دیا۔ ۞ ایک شَخص کو دیکھا جو گُھٹنوں کے بَل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے درمیان حِجاب (یعنی پَردہ) ہے مگر اُس کا **حُسنِ اَخلاق** آیا اِس (نیکی) نے اُس کو بچا لیا اور **اللہ** تعالیٰ سے مِلا دیا۔ ۞ ایک شَخص کو اُس کا اَعمالنامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُسکا **خوفِ خُدا** آ گیا اور (اِس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامہ اَعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ ۞ ایک شخص کی نیکیوں کا وَزْن ہلکا رہا مگر اُس کی **سَخاوت** آ گئی اور نیکیوں کا وَزْن بڑھ گیا۔ ۞ ایک شَخص جہنَّم کے کَنارے پر کھڑا تھا مگر اُس کا **خوفِ خُدا** آ گیا اور وہ بچ گیا۔ ۞ ایک شخص جہنَّم میں گر گیا لیکن اُس کے خوفِ خُدا میں بہائے ہوئے **آنسو** آ گئے اور (اِن آنسوؤں

کی بَرَکت سے) وہ بچ گیا۔ ۞ ایک شخص پُلْ صِراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ **حُسنِ ظَن** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گُمان کہ وہ ضرور رَحمت فرمائے گا) آیا اور (اِس نیکی نے) اُسے بچالیا اور وہ پُلْ صِراط سے گُزر گیا۔ ۞ ایک شخص پُلْ صِراط پر گھسَٹ گھسَٹ کر چل رہا تھا کہ اُسکا مجھ پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُسکو کھڑا کر کے پُلْ صِراط پار کروادیا۔ ۞ میری اُمّت کا ایک شخص جنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اُس پر بند تھے کہ اسکا **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کی گواہی دینا آیا اور اُسکے لئے جنّتی دروازے کُھل گئے اور وہ جنّت میں داخِل ہو گیا۔ (شرحُ الصُّدور ص ١٨٢)

اِس ضِمْن میں اور بھی کثیر احادیث وارِد ہیں۔ مَثَلاً ۞ ایک عورت کو صِرْف اِس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کتّے کو **پانی** پلایا تھا۔ (صحیح بخاری ج ٢ ص ٤٠٩ حدیث ٣٣٢١) ۞ ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان بھی مِلتا ہے کہ ایک شخص نے راستے میں سے ایک دَرَخْت کو اِس لئے ہٹا دیا تا کہ لوگوں کو اِس سے **اِیذا** نہ پہنچے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے خوش ہو کر اُس کی مغفِرت فرمادی۔ (صحیح مسلم ص ١٤١٠ حدیث ١٩١٤) ۞ ایک صحیح حدیث میں تقاضے میں **نَرْمی** (یعنی قَرْض کی وُصُولی میں آسانی) کرنے والے ایک شخص کی نَجات ہوجانے کا واقِعہ بھی آیا ہے۔ (صحیح بخاری ج ٢ ص ١٢ حدیث ٢٠٧٨) سچ تو یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے واقِعات جَمْع کرنے جائیں تو

اتنے ہیں کہ ہم جَمْع ہی نہ کرسکیں۔

مُژدہ باد اے عاصِیو! ذاتِ خُدا غفّار ہے

تَہْنِیَت اے مجرِمو! شافِع شہِ اَبرار ہے

وہ مالک ومختار ہے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتھم العالیہ اسی طرح کی روایات کو نَقْل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: بَہَر حال یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم کے مُعامَلات ہیں۔ وہ مالِک ومُختار ہے۔ جِسے چاہے بَخْش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عَدْل ہی عَدْل ہے۔ جہاں وہ کسی ایک **نیکی** سے خوش ہو کر اپنی رَحمت سے بَخْش دیتا ہے وَہیں کسی ایک **گُناہ** پر جب وہ ناراض ہو جاتا ہے تو اُس کا قَہر وغَضَب جوش پر آ جاتا ہے اور پھر اُس کی گرِفت نِہایت ہی سَخْت ہوتی ہے۔ لہٰذا عَقلمند وُہی ہے کہ بظاہِر کوئی چھوٹی سی بھی **نیکی** ہو اُسے تَرْک نہ کرے کہ ہوسکتا ہے یِہی **نیکی** نَجات کا ذَرِیعہ بن جائے اور بظاہِر **گُناہ** کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے۔ (ماخوذ از فیضانِ سنت ج ۱ ص ۸۹۳)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ

گناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکیوں کی دو قسمیں

نیکیاں دو قسم کی ہوتی ہیں: ﴿**ایک**﴾ وہ جن کا کرنا ہم پر فَرْض یا واجِب ہوتا ہے جیسے نماز، روزہ وغیرہ تو ایسی نیکیاں ہر صورت کرنی ہی ہوں گی کیونکہ ان کی ادائیگی پر ثواب اور عدمِ ادائیگی پر عتاب وعِقاب (یعنی ملامت کرنے کے ساتھ ساتھ سزا بھی) ہے اور ﴿**دوسری**﴾ وہ نیکیاں جو مُسْتَحَبّات کے درجے میں ہیں جیسے نوافِل وغیرہ یعنی اگر کریں تو ثواب اور نہ کریں تو گناہ نہیں لیکن ثواب سے بہرحال محروم رہیں گے۔

کیا نیکی کمانا مشکل کام ہے؟

ہماری اکثریت اس وَسْوَسے کا شکار ہو کر نیکیوں کی طرف قدم نہیں بڑھاتی کہ "**نیکیاں کمانا بہت مشکل ہے**" مگر حیرت اُس وَقْت ہوتی ہے کہ جب یہی لوگ دنیاوی **مال ودولت** کمانے کے لئے مشکل سے مشکل کام پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے بُھوک، پیاس، دُھوپ، ذِلت، تھکاوٹ، کیا کچھ برداشت نہیں کرتے! حتی کہ اپنی جان بھی خطرے میں ڈال دیتے ہیں، صِرْف اس وجہ سے کہ ان کا ذہن بنا ہوتا ہے کہ اس پریشانی کے صِلے میں انہیں تھوڑی بہت رقم مل جائے گی جس سے وہ اپنی ضَروریات وخواہشات پوری کرسکیں گے، لیکن افسوس کہ جب ایسوں کے سامنے آخرت میں ملنے والے اِنعامات وآسائشات کا تذْکرہ کر کے نیک کاموں کی ترغیب دی جائے تو انہیں یہ کام بہت مشکل دکھائی دیتے ہیں اور وہ راہِ فرار اِختیار کرنے کے لئے حیلے بہانے بنانے لگتے ہیں۔

ہر نیکی مشکل نہیں ہوتی

سچی بات تو یہ ہے کہ ’’ **ہر نیکی مشکل نہیں ہوتی ہمارا نَفْس انہیں مشکل سمجھتا ہے۔** ‘‘ البتہ کچھ نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں تھوڑی بہت محنت مَشَقَّت کرنی پڑتی ہے لیکن اگر ہمت کر کے انہیں شروع کر دیا جائے تو وَقْت کے ساتھ ساتھ **آسانی** پیدا ہو جاتی ہے مثلاً نیند قربان کر کے تہجُّد پڑھنا بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے لیکن جو اس کا معمول بنا لے اس کے لئے نمازِ تہجُّد کی ادائیگی قدرے آسان ہو جاتی ہے۔ بہرحال کوئی نیکی دُشوار بھی ہو تو چھوڑنی نہیں چاہئے اور مَشَقَّت نہیں **اِنعام** کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کیونکہ عارضی مَشَقَّت ختم ہو جائے گی جبکہ اس کا اِنعام **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ آپ کے پاس رہے گا۔

جتنی مَشَقَّت زیادہ اتنا ثواب زیادہ

اپنا مَدَنی ذہن بنا لیجئے کہ نیکی میں **جتنی** مَشَقَّت زیادہ ہوگی **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا جیسا کہ منقول ہے: **اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا** یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زِیادہ ہے۔ (کشفُ الخفاء وَمُزِیْلُ الْاِلْبَاس ج۱ ص۱۴۱ حدیث ۴۵۹) امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں: عبادات میں مَشَقَّت اور خرچ زیادہ ہونے سے **ثواب** اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ج۴، جز۸، ص۱۵۲) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کا فرمانِ معظَّم ہے: دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہوگا قِیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزْن دار ہوگا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص۹۵)

آسان نیکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شمار نیکیاں ایسی بھی ہیں جن میں محنت بے حد کم مگر ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن توجُّہ نہ ہونے یا لاعلمی کی وجہ سے ہم ان ثوابات کے حُصول کے کئی مواقع ضائع کر بیٹھتے ہیں ۔اگر تھوڑی سی توجُّہ کرلی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے نامہ اَعمال میں بے شمار نیکیاں جمع ہوسکتی ہیں۔

عمل شروع کردیجئے

جس پر ایک ایک **نیکی** جمع کرنے کی دُھن سوار ہوجائے ،آسان ہو یا مشکل! وہ نیکی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔لہٰذا نیکیوں کا خزانہ جمع کرنے کے لئے آج اور ابھی سے **نیت** کرلیجئے کہ میں فرائض وواجبات کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ جب بھی کسی مُسْتَحَب عمل کی فضیلت کے بارے میں پڑھوں یا سنوں گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ موقع ملتے ہی اس پر عمل کرنے اور اِستقامت پانے کی کوشش کروں گا کیونکہ جس طرح ریل کی پٹڑی بچھانا ایک کام ہے اور اِس پر ٹرین چلانا دوسرا کام! بالکل اسی طرح کسی عمل کی فضیلت جان لینا ایک کام ہے مگر اس فضیلت کو حاصل کرنا دوسرا کام ہے۔نیکیوں میں مصروف رہنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ گناہ کرنے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم
کریں نہ رُخ مِرے پاؤں گناہ کا یاربّ (وسائلِ بخشش،ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

83 آسان نیکیاں

۞ اچھی اچھی نیتیں کرنا ۞ ہر جائز کام ''بسم اللہ'' سے شروع کرنا ۞ ذکرُ اللہ کرنا ۞ بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنا ۞ تلاوت کرنا ۞ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا ۞ دُرودِ پاک پڑھنا ۞ مختلف سنتوں پر عمل کرنا ۞ توبہ کرنا ۞ عمامہ شریف باندھنا اور کھولنا ۞ اذان دینا ۞ اذان کا جواب دینا ۞ اذان کے بعد کی دُعا پڑھنا ۞ وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنا ۞ وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنا ۞ باوُضو رہنا ۞ باوُضو سونا ۞ مسجدیں آباد کرنا ۞ مسجد سے محبت کرنا ۞ عمامے کے ساتھ نماز پڑھنا ۞ نماز سے پہلے مِسواک کرنا ۞ پہلی صَف میں نماز پڑھنا ۞ صف میں داہنی طرف کھڑے ہونا ۞ صف میں خالی جگہ پُر کرنا ۞ نماز کے اِنتظار میں بیٹھنا ۞ سلام میں پہل کرنا ۞ سلام کے الفاظ بڑھانا ۞ خندہ پیشانی سے سلام کرنا ۞ مصافحہ کرنا ۞ خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ۞ دُعا کرنا ۞ قبرستان والوں کے لئے دُعا کرنا ۞ آیت یا سنّت سکھانا ۞ نیکی کی دعوت دینا ۞ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا ۞ صالحین کا ذکرِ خیر کرنا ۞ شعائرِ اسلام کی تعظیم کرنا ۞ اِیثار کرنا ۞ خاموش رہنا ۞ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ۞ نرم گفتگو کرنا ۞ مسلمان بھائی کو تکیہ پیش کرنا ۞ مسلمان بھائی

کے لئے مسکرانا ۞ اِقالہ کرنا (یعنی بیچی ہوئی چیز واپس لینا) ۞ قبلہ رخ بیٹھنا ۞ مجلس برخاست ہونے کی دُعا پڑھنا ۞ مسلمان سے محبت رکھنا ۞ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ۞ جانوروں پر رحم کھانا ۞ مریض کی عِیادت کرنا ۞ مسلمان کی حاجت روائی کرنا ۞ جائز سفارش کرنا ۞ جھگڑے سے بچنا ۞ اِعتکاف کرنا ۞ تعزیت کرنا ۞ تنگ دَسْت قَرْض دار کو مہلت دینا یا اس کے قَرْض میں کچھ کمی کرنا ۞ رشتے دار پر صَدَقہ کرنا ۞ تنگ دَست کا بقدرِ طاقت صَدَقہ کرنا ۞ چھپا کر صَدَقہ دینا ۞ اہل خانہ پر خرچ کرنا ۞ سوال نہ کرنا ۞ قَرْض دینا ۞ ادا کرنے کی نیت سے قَرْض لینا ۞ یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا ۞ تَلْبِیہ پڑھنا ۞ بیت اللہ میں داخل ہونا ۞ آبِ زَم زَم پینا ۞ مُصیبت چھپانا ۞ صَبْر کرنا ۞ عَفْو و دَرگزر کرنا ۞ صلح کرنا ۞ شکر کرنا ۞ اپنی آخرت کے بارے میں غور وفکر کرنا ۞ ماں باپ کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا ۞ والدین کی قبروں پر جمعہ کے دن حاضِری دینا ۞ نمازِ جنازہ پڑھنا ۞ عاجزی کرنا ۞ نیک مسلمان سے حسنِ ظن رکھنا ۞ عیب پوشی کرنا ۞ اِیصالِ ثواب کرنا ۞ دوسروں کے لئے دُعائے مَغْفِرت کرنا ۞ دینی اِجتماعات میں شرکت کرنا۔

یاد رہے! یہاں صِرْف وہ نیکیاں بیان کی گئی ہیں جن میں محنت ومَشَقَّت نہ ہونے کے برابر ہے یا پھر قدرے کم ہے۔اب آسان نیکیوں کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

(ا) اچھی اچھی نیتیں کرنا

بلاشبہ **اچھی نیت** کرنا ایک ایسا عمل ہے جو محنت کے اِعتبار سے بے حد خَفِیف (یعنی چھوٹا)، لیکن **اَجر وثواب** کے لحاظ سے حد دَرَجہ **عظیم** ہے۔ فرمانِ مصطفٰی صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہے: **سچّی نیّت سب سے افضل عمل ہے۔** (اَلْجَامِعُ الصَّغِیر ص۸۱ حدیث ۱۲۸۴) **نیّت**، دل کے پُختہ اِرادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو اور شریعت میں (نیّت) عبادت کے اِرادے کو کہتے ہیں۔ (نُزہۃُ القاری ج ا ص۱۶۹)

کسی بھی نیک عمل کو کرتے وَقت اچھی اچھی نیتیں کرلی جائیں تو اس کا ثواب بڑھ جاتا ہے، عارف بِاللہ حضرت شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ایک عمل میں جتنی نیّتیں ہوں گی اتنی نیکیوں کا ثواب ملے گا، مثلاً محتاج قرابت دار کی مدد کرنے میں اگر نیت فقط لِوجہِ اللّٰہ (یعنی اللہ عزّوَجلّ کے لئے) دینے کی ہوگی تو ایک نیت کا ثواب پائے گا اور اگر صِلہ رحمی کی نیّت بھی کرے گا تو دوہرا ثواب پائے گا۔ (اشعۃ اللمعات، ج ا،ص ۳۶) میرے آقا امامِ اہلسنّت شاہ مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوٰی رضویہ جلد 5 صفحہ 673 میں لکھتے ہیں: بے شک جو علمِ نیّت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کرسکتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)

اچھی اچھی نیتیں کرنے کا طریقہ

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتھم العالیہ نیت کے بارے میں ہمارا مَدَنی ذہن بناتے

ہوئے ’’نیکی کی دعوت‘‘ صفحہ 116 پر لکھتے ہیں: **اچّھی** اچّھی نیّتیں کرنے کیلئے ضَروری ہے کہ ذِہن حاضِر رہے، جو اچّھی نیّتوں کا عادی نہیں ہے اُسے شُروع میں بہ تکلُّف اس کی عادت بنانی پڑے گی لہٰذا ابتِداءً اِس کیلئے سر جُھکائے، آنکھیں بند کر کے ذِہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے یکسُو ہو جانا مُفید ہے۔ اِدھر اُدھر نظریں گُھماتے ہوئے، بدن سہلاتے کُھجاتے ہوئے، کوئی چیز رکھتے اُٹھاتے ہوئے یا جلد بازی کے ساتھ **نیّتیں** کرنا چاہیں گے تو شاید ہو نہیں پائیں گی۔ **نیتوں** کی عادت بنانے کیلئے اِن کی اَھمِّیَّت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذِہن بنانا پڑے گا۔

ایک دم سے کام شروع نہ کر دیجئے

جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو ایک دَم شُروع مت کر دیجئے، پہلے کچھ ٹھہر جائیے اور ذہن پر زور دیکر **اچھی اچھی نیّتیں** کر لیجئے۔ (ماخوذ از ’’نیکی کی دعوت‘‘ ص ۱۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی اِنعامات اور اچھی اچھی نیتیں

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **’’مَدَنی اِنعامات‘‘** بصورتِ سُوالات مُرتّب کیا ہے۔ اِسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63**، طَلَبۂ علمِ دین کیلئے **92**، دینی طالبات کیلئے **83**، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے **40** جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے

بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنعامات** ہیں۔بے شمار اسلامی بھائی ، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ''**فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے''یعنی اپنے اَعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنْعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ان مَدَنی اِنْعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** تعالیٰ کے فضل وکرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ان مَدَنی اِنعامات میں سے ایک مَدَنی اِنعام اچھی اچھی نیتیں کرنا بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے'' **72 مَدَنی اِنعامات**'' کے صفحہ 3 پر مَدَنی اِنعام نمبر 1 ہے:'' کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے **اچھی اچھی نیّتیں** کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی؟''[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امی جان صحت یاب ہوگئیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے

---

[1] : نیت کی اہمیت وفضیلت کی مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف '' نیکی کی دعوت''، صفحہ 109 تا 129 کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُری نیّتوں سے نَجات **اور اچّھی نیّتوں** کی عادات نصیب ہوں گی۔**کورنگی** (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میری فوج میں ملازَمت تھی اور میں ماڈَرن نوجوان تھا، البتّہ نَماز پڑھا کرتا تھا۔امّی جان کی بیماری کے باعِث سخت تشویش تھی، ایک اسلامی بھائی نے **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی ترغیب دی، میں نے معذِرت چاہتے ہوئے اُن سے کہا: امّی جان سخت بیمار ہیں ایسی حالت میں انہیں چھوڑ کر سفر نہیں کرسکتا۔اُنہوں نے مشورہ دیا: ''آپ صِرْف مَدَنی قافِلے میں **سفر کی نیّت** کرلیجئے کہ جب بھی موقع ملا کرلوں گا اور آج نَمازِ **تہجُّد** ادا کر کے گڑگڑا کر امّی جان کی صحّت یابی کیلئے دُعا فرمایئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کرم ہوگا۔'' اُنہوں نے یہ بات کچھ ایسے دلنشین اَنداز میں کہی کہ دل کو لگ گئی اور میں نے **سفر کی نیّت** کرلی۔رات اُٹھ کر **تہجُّد** ادا کر کے خوب رورو کر دُعا مانگی، پھر نَمازِ فَجر کیلئے مسجِد کا رُخ کیا، واپَسی پر جب گھر پہنچا تو حیرت سے کھڑے کا کھڑا ہی رَہ گیا! کیا دیکھتا ہوں کہ میری وہ زار نِزار (یعنی کمزور) اور سخت بیمار امّی جان جو خود اُٹھ کر بیتُ الخَلا (یعنی واش روم) بھی نہیں جاسکتی تھیں بیٹھی اِطمینان سے کپڑے دھو رہی ہیں! میں نے عَرْض کی: امّی جان! آپ آرام فرمایئے کہیں طبیعت زِیادہ نہ بگڑ جائے، میں خود کپڑے دھولوں گا۔اِس پر فرمایا: بیٹا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج مجھے نہ کوئی دَرْد ہے نہ تکلیف، میں اپنے آپ کو بہُت ہلکی پھُلکی محسوس کررہی ہوں۔یہ سُن کر میری

آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے، میرے دل میں ایک اطمینان کی کیفیت پیدا ہوئی کہ **سفر کی نیّت** کی بَرَکت سے دُعا کو مقبولیّت مل گئی ہے۔ اسلامی بھائی سے ملاقات پر تفصیل عَرْض کی، تو اُنہوں نے خوب حوصلہ بڑھایا اور ہمدردانہ مشورہ دیا کہ بِلا تاخیر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کر لیجئے۔ لِہٰذا میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرے سفر اور اس دوران عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے ہمارے گھر میں **مَدَنی ماحول** بن گیا، مجھ جیسا ماڈَرن نوجوان داڑھی اور عِمامہ سجا کر سنّتوں کی خدمت میں لگ گیا، امّی جان اور میرے بچّوں کی ماں دونوں اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کرتی ہیں۔ غور فرمایئے! میں نے صِرْف مَدَنی قافِلے میں **سفر کی نیّت** کی اور اس کے سبب بَرَکت ہی بَرَکت ہوگئی تو نہ جانے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کی کیا کیا مَدَنی بہاریں ہوں گی! کاش ہر اسلامی بھائی ہر ماہ کم از کم تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کا عادی بن جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۱۱۹)

اچّھی نیّت کا پھل پاؤ گے بے بدل　　　سب کرو نیّتیں قافِلے میں چلو

دُور بیماریاں اور ناداریاں　　　ہوں ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! 　　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) ہر جائز کام ''بسم اللّٰہ'' سے شروع کرنا

روزمرہ کے ہر جائز کام کو (جبکہ کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو) بسم اللّٰہ شریف سے

شروع کرنا اپنا معمول بنالیا جائے تو ہزاروں نیکیوں کا خزانہ اکٹھا کیا جاسکتا ہے، چنانچہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ فَرحت نشان ہے: جو **بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** پڑھے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر حَرْف کے بدلے اُس کے نامۂ اَعمال میں **چار ہزار** نیکیاں دَرْج فرمائیگا، **چار ہزار** گناہ بخش دیگا اور **چار ہزار** دَرَجات بُلند فرمائیگا۔ (فِردوسُ الأخبار، ج ۲، ص ۲۳۹، الحدیث ۵۵۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے! اپنے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان ہوجایئے!! ذرا حساب تو لگایئے **بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** میں **19** حُرُوف ہیں۔ یوں ایک بار **بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** پڑھنے سے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ چند سیکنڈز میں **76** ہزار نیکیاں ملیں گی، 76 ہزار گناہ معاف ہونگے اور **76** ہزار دَرَجات بُلند ہونگے۔

بِسۡمِ اللہ پڑھے جایئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ''**فیضانِ بسم اللہ**'' کے صفحہ 1 پر لکھتے ہیں: کھانے کھلانے، پینے پلانے، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے، اُٹھنے اُٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتّی جلانے، پنکھا چلانے، دسترخوان بچھانے بڑھانے، بچھونا لپیٹنے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے، عِطْر لگانے، بیان کرنے، نعت شریف سنانے، جوتی پہننے، عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلْغَرَض ہر جائز کام

کے شُروع میں (جبکہ کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں لُوٹنا عَین سَعادت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بِسۡمِ اللّٰہ دُرُست پڑھئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے میں دُرُست مَخارِج سے حُرُوف کی ادائیگی لازِمی ہے۔ اور کم از کم اتنی آواز بھی ضَروری ہے کہ رُکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں سے سُن سکیں۔ جلد بازی میں بعض لوگ حُرُوف چَبا جاتے ہیں، جان بوجھ کر اِس طرح پڑھنا **ممنوع** ہے اور معنیٰ فاسد ہونے کی صورت میں **گُناہ**۔ لہٰذا جلدی جلدی پڑھنے کی عادت کی وجہ سے جو لوگ غَلَط پڑھ ڈالتے ہیں وہ اپنی اِصلاح کر لیں نیز جہاں پوری پڑھنے کی کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو اور جلدی بھی ہو وہاں صِرف ''بِسۡمِ اللّٰہ'' کہہ لیں تب بھی حرج نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زہرِ قاتل بے اثر ہو گیا

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن وَلید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے کچھ مَجُوسیوں (یعنی آگ پوجنے والوں) نے عَرۡض کی کہ آپ (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) ہمیں کوئی ایسی نشانی بتائیے جس سے ہم پر اسلام کی حقّانِیَّت واضِح ہو۔ چُنانچِہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے **زَہرِ قاتِل** منگوایا اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر اُسے کھالیا۔ ''بِسۡمِ اللّٰہ'' کی

بَرَکت سے اُس زَہرِ قاتِل نے آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ پر کوئی اثر نہ کیا۔ یہ منظر دیکھ کر مَجوسی (یعنی آتَش پرست) بے ساختہ پکار اُٹھے: دینِ اسلام حق ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۱ ص ۱۵۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھریلو جھگڑوں کا علاج

مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: گھر میں داخِل ہوتے وَقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دروازہ میں داخِل کرنا چاہئے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہیں۔ بعض بُزُرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتِداء میں پہلی بار گھر میں داخِل ہوتے وَقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور قُلْ ھُوَاللّٰہُ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اِتّفاق بھی رہتا ہے اور روزی میں بَرَکت بھی۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۶، ص ۹) [1]

کروں نامِ اقدس سے تیرے خدایا — میں آغاز ہر کام کا یاالٰہی
بنا دے مجھے اپنا ذاکر بنا دے — مجھے شوق دے نعت کا یاالٰہی
تِرے نام پر جان قربان کر دوں
تُو کر ایسا جذبہ عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مــــــــــــدینہ

[1]: تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ سنت'' جلد اوّل کے باب ''فیضانِ بسم اللّٰہ'' کا ضَرور مطالعہ کیجئے۔

(۳)ذکر اللہ کرنا

ذِکرُ اللہ بھی ایسی آسان عبادت ہے کہ اُسے انسان تھوڑی سی توجُّہ سے کسی بھی وَقت اَنجام دے سکتا ہے۔اس کے فضائل اور فوائد بے شمار ہیں، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُ نا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:''اگر ایک شخص کی جھولی دِرہموں سے بھری ہوئی ہو اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کر رہا ہو تو **ذِکرُ اللہ** کرنے والا افضل ہوگا۔'' (طبرانی اوسط، من اسمہ محمد، الحدیث ۵۹۶۹، ج ۴، ص ۲۷۴)

افضل درجے میں ہوگا

تِرمذی شریف کی حدیث پاک ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا گیا:''**یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے افضل دَرَجے والے کون لوگ ہونگے؟'' اِرشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کثرت سے ذِکر کرنے والے۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۵، الحدیث ۳۳۸۷، ج ۵، ص ۲۴۵ ملخصًا)

تمہاری زَبان ذکرُ اللہ سے تَر رہا کرے

حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن بُسْر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عَرْض کی: یارسولَ اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اسلام کے اَحکام مجھ

پر بہت ہیں، مجھے کوئی ایک بات ایسی بتادیں جسے میں مضبوط تھام لوں؟ اِرشاد فرمایا: لَایَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہ یعنی تمہاری زَبان **اللّٰہ** عزوجل کے ذِکر سے تَر رہا کرے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الذکر، الحدیث ۳۳۸۶، ج ۵، ص ۲۴۵)

ذکر کی اَقسام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ زَبان سے سُبحٰن اللّٰہ، الحمدلِلّٰہ وغیرہ ادا کرنے کا نام ہی ذِکر ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بھی ذکر ہے مگر کلامِ عرب میں ذِکر کا لفظ بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ صدرُ الافاضل حضرت مولانا مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 152: فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ[1] کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ذِکر تین طرح کا ہوتا ہے: (۱) **لِسانی** (یعنی زَبان سے) (۲) **قَلْبی** (یعنی دل سے) (۳) **بِالْجَوارِح** (یعنی اعضائے جسم سے) ❁ **ذِکر لِسانی:** تسبیح، تقدیس، ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ، توبہ، اِستغفار، دُعا وغیرہ اس میں داخل ہیں ❁ **ذکر قَلْبی:** **اللّٰہ** تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا اُس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائلِ قدرت میں غور کرنا، علماء کا اِستنباطِ مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہیں ❁ **ذکر بِالْجَوارِح** یہ ہے کہ اَعضاء طاعتِ الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح

[1] : ترجمۂ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۲)

میں داخل ہے۔نماز تینوں قسم کے ذِکر پر مشتمل ہے۔ تسبیح وتکبیر ثناء وقراءت تو ذکرِ لسانی ہے اور خشوع وخضوع، اِخلاص ذکرِ قلبی اور قِیام، رُکوع وسُجود وغیرہ ذکر بالجوارح ہے۔ (خزائن العرفان)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مجھ پر رحمت کی نظر رکھنا

ایک بار صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُ نا ابوفَرْوَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ایک میل تک سفر کر گئے مگر اس دوران ذکرُ اللّٰہ نہ کیا، لہٰذا واپس آئے اور وہ مَسافت ذکرُ اللّٰہ کرتے ہوئے دوبارہ طے کی، جب طے کر چکے تو عَرْض کی: یاالٰھی عَزَّوَجَلَّ! ابوفَرْوَہ پر رحمت کی نظر رکھنا کیونکہ یہ تجھے نہیں بھولتا۔ (کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص۲۱۸)

میری گواہی دیں

حضرتِ سَیِّدُ نا اَبُو الْمَلِیح رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتے تو (خوشی سے) جُھوم جاتے اور فرماتے: میرا یہ جھومنا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر کی وجہ سے ہے کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا ہے: فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ [1] اور جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کسی راستے پر چلتے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنا بھول جاتے تو واپس آ کر پھر اُسی راستے پر چلتے اور اس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتے اگرچہ ایک دن کا سفر ہو، اور فرماتے: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں جس زمین سے گزروں وہ

مــــــــــــــــــــــــدینہ

[1]: ترجمۂ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۲)

تمام حصۂ زمین قِیامت کے دن میرے ذِکرُ اللّٰہ کی گواہی دے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الثانی، ص ۱۰۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہم پرعظیم اِحسان ہے کہ اُس کا ذِکر ہم ہر جگہ کر سکتے ہیں۔ اِس کے لیے کوئی خاص مقام اور وَقت مُقرر نہیں فرمایا۔ جہاں جائیں، جدھر جائیں، **اللہ اللہ** کر سکتے ہیں، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا حَسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فرمانِ عظیم: ''فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ''[1] سے ہم پر آسانی کردی ہے اور اپنے ذِکر کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہیں فرمائی اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے لیے ذِکر کرنے کی کوئی جگہ مخصوص فرما دیتا تو ہمارا وہاں جانا واجب ہو جاتا خواہ وہ مقام ایک صدی کی مُسافت پر ہی کیوں نہ ہوتا جیسا کہ حج کے لیے لوگوں کو کعبہ میں بُلایا ہے۔ (تنبیہ المغترین، ص ۱۰۳)

مَدَنی اِنعامات اور ذکرُ اللّٰہ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے عطا کردہ **''مَدَنی اِنعامات''** میں سے ایک مَدَنی اِنعام ''**ذکرُ اللّٰہ**'' کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے

[1]: ترجمۂ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۲)

اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ''**72مَدَنی اِنعامات**'' کے صفحہ 3 پر **مَدَنی اِنعام نمبر3** ہے: ''کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وَقت کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سورۃُ الِاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا پڑھی؟ نیز رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سن لی؟'' اور صفحہ 4 پر **مَدَنی اِنعام نمبر8** ہے: کیا آج آپ نے آیندہ کی ہر جائز بات کے ارادے پر معنی پر نظر رکھتے ہوئے **اِن شَآءَ اللّٰہ** اور مزاج پُرسی پر شکوہ کرنے کے بجائے **اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال** اور کسی نعمت کو دیکھ کر **مَا شَآءَ اللّٰہ** کہا؟

رہے ذِکر آٹھوں پَہَر میرے لب پر

ترا یاالٰہی ترا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَذکار و اَوراد اور ان کے ثواب پر مشتمل 16 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

100حج کا ثواب

❁ جس نے صبح وشام سو سو مرتبہ **سُبْحٰنَ اللّٰہ** پڑھا تو وہ سو حج کرنے والے کی طرح ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۳، ج۵،ص۲۸۸،الحدیث:۳۴۸۲)

برائیاں مٹا کر نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں

❁ جو بندہ دن یا رات کی کسی ساعت میں **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** کہتا ہے تو اس

کے نامہ اَعمال میں سے برائیاں مٹا کر ان کی جگہ اتنی ہی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی فضل لا الہ الا اللہ، ج ۱۰،ص ۸۸، الحدیث: ۱۶۸۰۳)

100 کے بدلے ہزار

۞ دو خصلتیں ایسی ہیں جو بندہ ان پر ہمیشگی اِختیار کرے گا جنت میں داخل ہوگا، یہ دونوں کام ہیں تو بہت آسان مگر ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔ تم میں سے کوئی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ **سُبْحٰنَ اللہ**، دس مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اور دس مرتبہ **اَللّٰہُ اَکْبَر** پڑھ لیا کرے تو یہ زَبان پر ڈیڑھ سو ہیں جبکہ میزان میں پندرہ سو ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بستر کی طرف آئے تو تینتیس مرتبہ **سُبْحٰنَ اللہ** تینتیس مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اور چونتیس مرتبہ **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہے، یہ زَبان پر تو سو ہیں جبکہ میزان میں ایک ہزار ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، ج ۱،ص ۴۹۷، الحدیث: ۹۲۶)

جنت میں کھجور کا درخت

۞ جو **سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ** پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، ج ۱۰،ص ۱۱۱، الحدیث: ۱۶۸۷۵)

گناہوں کی معافی

۞ جو سو مرتبہ **سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ** پڑھتا ہے اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۱، ج ۵،ص ۲۸۷، الحدیث: ۳۴۷۷)

افضل عمل

۞ جس نے صبح اور شام کے وَقت سو سو مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر آنے والا کوئی نہ ہوگا مگر وہ جو اس کی مِثل کہے یا اس سے زیادہ پڑھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التہلیل والتسبیح ص ۱۴۴۵، الحدیث: ۲۶۹۲)

زبان پر ہلکے میزان پر بھاری

۞ دو کلمے سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ زبان پر ہلکے، میزان پر بھاری اور رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل التہلیل والتسبیح ص ۱۴۴۶، الحدیث: ۲۶۹۴)

ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا

۞ جو صبح کے وَقت یہ پڑھے: ''رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا''[1] تو میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخِل کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، ج ۱۰، ص ۱۵۷، الحدیث: ۱۷۰۰۵)

جنتی پودا

۞ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ تمام

مدینہ

[1]: ترجمہ: میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔

نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میرے پاس سے گزرے تو میں پودے لگا رہا تھا۔ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دریافت فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! تم کیا لگا رہے ہو؟'' میں نے عَرْض کی: ''پودے لگا رہا ہوں۔'' فرمایا: ''کیا میں تجھے ان سے بہتر پودوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' پھر فرمایا: وہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر ہیں، ان میں سے ہر ایک کے بدلے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، ج ۴، ص ۲۵۲، الحدیث: ۳۸۰۷)

بیس لاکھ نیکیوں کا ثواب

۞ جو ان کلمات کو پڑھے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھے گا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔[1] (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، ج ۱۰، ص ۹۵، الحدیث: ۱۶۸۲۷)

نیکیاں ہی نیکیاں

۞ بیشک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے کلام میں سے چار کلمات سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر کو چن لیا ہے۔ چنانچہ! جو سُبْحٰنَ اللّٰہِ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور جو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہے اسے بھی یہی فضیلت حاصل ہوتی ہے اور جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

---

[1] : ترجمہ: اللّٰہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یکتا و بے نیاز نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

کہتا ہے اس کی بھی یہی فضیلت ہے اور جو دل سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اسکے تیس گناہ مٹا دیئے جاتے

ہیں۔ (المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر ...الخ، باب فضیلۃ التسبیح، ج ۲، ص ۱۹۲، الحدیث:۱۹۲۹)

روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے کا طریقہ

۞ حضرتِ سَیِّدُ نا سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے!'' حاضرین میں سے ایک شخص نے عَرْض کی: ''ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟'' فرمایا: اگر وہ سو مرتبہ تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللّٰہِ) کہے تو اسکے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح ص ۱۴۴۷، الحدیث:۲۶۹۸)

گناہ جھڑتے ہیں

۞ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو کیونکہ یہ باقیات صالحات (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں اور گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے اور یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، ج ۱۰، ص ۱۰۴، الحدیث:۱۶۸۵۵)

جنتی خزانہ

۞ حضرتِ سَیِّدُ نا ابوذَر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذَر! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عَرض کی: ''ضرور بتائیے۔'' ارشاد فرمایا: وہ **لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ** ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، ج ۴، ص ۲۶۰، الحدیث: ۳۸۲۵)

دس نیکیوں کا اِضافہ اور دس گناہوں کی معافی

۞ جس نے صبح کے وَقت **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** پڑھا تو یہ اس کے لئے اولادِ اسماعیل (علیہ السلام) سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے لئے اسکے عِوَض دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس دَرَجات بلند کر دیئے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور اگر شام کے وَقت پڑھا تو اسے صبح تک یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب مایقول اذا اصبح، ج ۴، ص ۴۱۴، الحدیث: ۵۰۷۷)

ایک ہزار دن کی نیکیاں

۞ حضرتِ سَیِّدُ نا ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''**جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ**

اَھْلُہٗ'' پڑھنے والے کیلئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں ۔[1]

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۱۰، ص ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنا

بازار غفلت کی جگہ ہے لیکن اگر ذرا سی توجُّہ کر کے ہم بازار میں ذِکرُ اللہ کرلیا کریں تو ہمیں دس لاکھ نیکیوں کا ثواب ملے گا اور دس لاکھ گناہ معاف ہوں گے ، سرکارِ مدینۂ منوّرہ ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے بازار میں داخل ہو کر کہا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اسکے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا اور اسکے دس لاکھ درجات بلند فرمائے گا۔ (الترمذی، کتاب الدعوات، ج۵،ص ۲۷۰، الحدیث: ۳۴۳۹)

تاجر اسلامی بھائیوں بلکہ بازار میں آمدورَفت رکھنے والے ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ اس کو یاد کرلیں اور وقتاً فوقتاً پڑھتے رہا کریں۔

مـــــــــــــــــــــدینہ

[1] : مختلف اذکار، اورادو وظائف وغیرہ پڑھنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی 419 صفحات پر مشتمل کتاب مَدَنی پنج سورہ مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کیجئے۔

[2] : ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام خوبیاں ہیں وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی نہ مرے گا اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۵) تلاوت کرنا

قرانِ مجید فُرقانِ حمید **اللہ** تعالیٰ کا عطا کردہ ایسا عظیم الشان اِنعام ہے جس کو دیکھنا، پڑھنا، سننا، سمجھنا، اس پر عمل کرنا اور اپنے پاس رکھنا سب نیک کام ہیں ۔قرانِ پاک کا ایک حَرْف پڑھنے پر **10 نیکیوں** کا ثواب ملتا ہے، چُنانچِہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرْف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی ۔میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حَرْف ہے، بلکہ **اَلِف** ایک حَرْف، **لام** ایک حَرْف اور **میم** ایک حَرْف ہے۔'' (سنن الترمذی ج ۴ ص ۴۱۷ حدیث ۲۹۱۹)

ذرا غور کیجئے کہ جو خوش نصیب صِرْف الٓمّٓ کی تلاوت کرے تو اس کے نامہ اَعمال میں چند سیکنڈ میں **30** نیکیوں کا اِضافہ ہوجاتا ہے تو قران پاک کی ایک سُورت یا ایک رُکوع پڑھنے کا کتنا ثواب ملے گا! ہر اسلامی بھائی کو چاہیئے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ مِقدار میں تلاوتِ قران ضرور کرے، زیادہ نہ سہی روزانہ قران پاک کی کم از کم تین آیات مع ترجمہ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان پڑھنے کا ہی معمول بنالے تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر روز اس کے نامہ ٔ اَعمال میں سینکڑوں نیکیوں کا اِضافہ ہوتا رہے گا۔

واہ! کیا بات ہے عاشقِ قران کی

حضرتِ سیِّدُ نا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی روزانہ ایک بار **ختمِ قران پاک** فرماتے تھے۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ **ہمیشہ دن کو روزہ** رکھتے اور ساری رات قِیام

(عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس **قراٰنِ پاک** کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گِریہ کیا ہے۔ نَماز اور **تِلاوتِ قراٰن** سے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خُصوصی **مَحَبَّت** تھی، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رَشک آتا ہے چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین **اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے کیلئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گئے کہ آپ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ **قَبْر میں کھڑے ہوکر نَماز پڑھ رہے ہیں!** آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے گھر والوں سے جب **معلوم** کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والِدِ محترم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: ''**یا اللّٰہ**! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرّف فرمانا۔'' منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر اَنوار کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ انور سے **تِلاوتِ قراٰن** کی آواز آرہی ہوتی۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج ٢ ص ٣٦٢۔٣٦٦ مُلتَقطاً) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دَہَن مَیلا نہیں ہوتا بدن مَیلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیا کا تو کفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦) قراٰن مجید دیکھ کر پڑھنا

قراٰنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے **افضل** ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام **عِبادت** ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۵۵۰ وغنیۃ المتملی ص۴۹۵)

ایک منٹ میں قرآن پڑھنے کا ثواب کمائیے

یوں تو قرآن پاک کی تلاوت جس مَقام سے بھی کی جائے باعثِ ثواب ہے لیکن بعض سُورتوں کے خُصُوصی فضائل اَحادیثِ مبارکہ میں بیان کئے گئے ہیں جن میں سورۂ اِخلاص بھی ہے، اس کے پڑھنے پر تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، چنانچہ ایک منٹ سے بھی کم وَقْت میں تین مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھ کر ایک قرآن پاک پڑھنے کا ثواب کمایا جاسکتا ہے اگرچہ لَفْظ بلَفْظ مکمل قرآن پاک کی تلاوت کی فضیلت وبَرَکت زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِیصالِ ثواب کی محفلوں میں دُرودِ پاک، نعت شریف، ذکرُ اللّٰہ اور دیگر نیکیوں کے ساتھ ساتھ تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچایا جاتا ہے۔

سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن کیوں نہیں پڑھتا! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی: ''آقا! کوئی شخص تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟'' اِرشاد فرمایا: **قُلْ ھُوَ**

اللہُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، ص ۴۰۵، الحدیث: ۸۱۱)

میں تہائی قرآن پڑھوں گا

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ **سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اکٹھے ہو جاؤ کیونکہ ابھی میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم میں سے جنہیں جمع ہونا تھا وہاں جمع ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور **قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ** ﴿۱﴾ (یعنی سورۂ اخلاص) پڑھی اور واپس تشریف لے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کی وجہ سے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپس تشریف لے گئے ہیں۔ جب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا: میں نے تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھنے کا کہا تھا تو سن لو کہ یہی سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین...الخ، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، ص ۴۰۵، الحدیث: ۸۱۲)

تلاوت کا مَدَنی اِنعام

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **''مَدَنی انعامات''** میں سے دو مَدَنی اِنعامات **قراٰن پاک کی تلاوت** کے بارے میں بھی ہیں، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے

"**72مَدَنی اِنعامات**" کے صفحہ 8 پر مَدَنی اِنعام نمبر 21 ہے: "کیا آج آپ نے **کَنزُ الاِیمان** سے کم از کم تین آیات (مع تَرجَمہ وتفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟" اور صفحہ 3 پر **مَدَنی اِنعام نمبر 3** ہے: "کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وَقت کم از کم ایک ایک بار **آیَۃُ الکُرسی**، **سورۃُ الاِخلاص** اور **تسبیحِ فاطمہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا پڑھی؟ نیز رات میں **سورۃُ الملک** پڑھ یا سُن لی؟"

فلموں سے ڈِراموں سے دے نفرت تُو الٰہی
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے (وسائلِ بخشش، ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) دُرودِ پاک پڑھنا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ بَرَکت، ترقّیِ معرفت اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قُربت کے لیے دُرُود وسلام سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، دن ہو یا رات ہمیں اپنے مُحسِن وغم گُسار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود وسلام کے پُھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے۔ یقیناً سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود وسلام بھیجنے کے بے شُمار فضائل وبرکات ہیں جن کا اِحاطہ کرنا ممکن نہیں، حصولِ ثواب کی نیت سے دُرودِ پاک کی ایک

فضیلت عَرْض کرتا ہوں:

قیامت کی دہشتوں سے نَجات پانے کا نسخہ

سرکار مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج ۲ ص ۴۷۱ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عمر میں ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے

صَدرُ الشَّریعه، بَدرُ الطَّریقه حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: عُمر میں ایک مرتبہ **دُرُود شریف** پڑھنا فَرْض ہے اور جلسۂ ذِکْر میں **دُرُود شریف** پڑھنا واجِب خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سنے۔ اگر ایک مجلس میں سو بار ذِکْر آئے تو ہر بار **دُرُود شریف** پڑھنا چاہئے۔ اگر نامِ اَقدس لیا یا سنا اور **دُرُود شریف** اُس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۵۳۳)

ہر دم مِری زباں پہ دُرُود و سلام ہو
میری فضول گوئی کی عادت نکالدو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ“ کے تیس حُرُوف کی نسبت سے دُرُود شریف کے 30 مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل کتاب ”**مَدَنی پنج سورہ**“ کے صفحہ 165 پر ہے: **{1}** دُرُود شریف پڑھنے سے اللّٰہ تعالیٰ کے حُکم کی تعمیل ہوتی ہے **{2}** ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھنے والے پر دس رَحمتیں نازل ہوتی ہیں **{3}** اس کے دس دَرَجات بلند ہوتے ہیں **{4}** اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں **{5}** اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں **{6}** دُعا سے پہلے دُرُود شریف پڑھنا دُعا کی قَبُولِیَّت کا باعث ہے **{7}** دُرُود شریف پڑھنا نبی رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کا سبب ہے **{8}** دُرُود شریف پڑھنا گناہوں کی بخشش کا باعث ہے **{9}** دُرُود شریف کے ذَرِیعے اللّٰہ تعالیٰ بندے کے غموں کو دور کرتا ہے **{10}** دُرُود شریف پڑھنے کے باعث بندہ قِیامت کے دن رسولِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قُرب حاصل کرے گا **{11}** دُرُود شریف تنگ دَسْت کے لیے صَدَقہ کے قائم مَقام ہے **{12}** دُرُود شریف قضائے حاجات کا ذَرِیعہ ہے **{13}** دُرُود شریف کی وجہ سے اس کے پڑھنے والے پر اللّٰہ تعالیٰ کی رَحمتیں نازل ہوتی ہیں اور فِرِشتے اس کے لیے (مغفرت کی) دُعا کرتے ہیں **{14}** دُرُود شریف اپنے پڑھنے والے کے لیے پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہے **{15}** دُرُود شریف سے بندے کو موت سے

پہلے جنّت کی خوشخبری مل جاتی ہے{16} دُرُود شریف پڑھنا قِیامت کے خطرات سے نَجات کا سبب ہے{17} دُرُود شریف پڑھنے سے بندے کو بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے{18} دُرُود شریف مجلس کی پاکیزگی کا باعث ہے اور قِیامت کے دن یہ مجلس باعثِ حسرت نہیں ہوگی {19} دُرُود شریف پڑھنے سے فَقْر دور ہوتا ہے {20} یہ عمل بندے کو جنّت کے راستے پر ڈال دیتا ہے{21} دُرُود شریف پُل صِراط پر بندے کی روشنی میں اِضافے کا باعث ہے {22} دُرُود شریف کے ذَرِیعے بندہ ظُلْم و جفا سے نکل جاتا ہے {23} دُرُود شریف پڑھنے کی وجہ سے بندہ آسمان اور زمین میں قابلِ تعریف ہوجاتا ہے{24} دُرُود شریف پڑھنے والے کی ذات، عمل، عُمْر اور بہتری کے اَسباب میں بَرَکت ہوتی ہے{25} دُرُود شریف رَحمتِ خداوَندی کے حُصُول کا ذَرِیعہ ہے{26} دُرُود شریف محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دائمی مَحَبَّت اور اس میں زِیادت کا سبب ہے اور یہ (مَحَبَّت) ایمانی عُقُود میں سے ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا{27} دُرُود شریف پڑھنے والے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَحَبَّت فرماتے ہیں{28} دُرُود شریف پڑھنا، بندے کی ہدایت اور اس کی زندہ دلی کا سبب ہے کیونکہ جب وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھتا ہے اور آپ کا ذِکْر کرتا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت اِس کے دل پر غالِب آجاتی ہے{29} دُرُود شریف پڑھنے والے کا یہ اِعزاز بھی ہے کہ سلطانِ اَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

بارگاہِ بےکس پناہ میں اس کا نام پیش کیا جاتا ہے اوراس کا ذِکر ہوتا ہے {30} دُرُود شریف پُلْ صِراط پر ثابِت قَدَمی اور (سلامتی کے ساتھ) گزر جانے کا باعِث ہے۔

(جلاء الافہام ص ۲۴۶ تا ۲۵۳ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دَم بَدم صَلِّ عَلٰی

حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ اُنہوں نے عَرْض کی: یارسولَ اللّٰہ! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بَہُت زِیادہ دُرُود شریف پڑھا کرتا ہوں، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بتادیجئے کہ کتنا حصّہ دُرُود خوانی (خا۔نی) کے لیے مُقرَّر کردوں؟ تو نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم جس قدر چاہو مُقرَّر کرلو۔ حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی: میں اپنے اَوراد وَ وَظائف کا چوتھائی حِصّہ دُرُود خوانی (خا۔نی) کے لیے مُقرَّر کرلوں؟ تو سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم جس قدر چاہو مُقرَّر کرلو، اگر تم چوتھائی سے زِیادہ حِصّہ مُقرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی: میں اپنے اوراد ووظائف کا نِصْف حِصّہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرَّر کرلوں؟ فرمایا: تم جس قدر چاہو مُقرَّر کرلو اور اگر تم اِس سے بھی زِیادہ وَقْت مُقرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے کہا:

میں اپنے اوراد و وظائف کا دو تہائی مُقرَّر کرلوں؟ فرمایا: تم جتنا چاہو وَقت مُقرَّر کرلو اور اگر تم اِس سے زِیادہ وَقت مُقرَّر کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: ''میں اپنے اوراد و وظائف کا کُل حصّہ دُرُودخوانی ہی میں خرچ کروں گا۔'' تو رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اگر ایسا کرو گے تو دُرُود شریف تمہاری تمام فِکروں اور غموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفّارہ ہو جائے گا۔

(جامع الترمذی ج ۴ کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع ص ۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵ ملتقطا)

حدیثِ پاک کے اس حصے **''میں کُل حِصّہ دُرُودخوانی ہی میں خرچ کروں گا''** کے تحت **مُفَسّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی اَحمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: اِس کا مطلب یہ ہے کہ سارے وِرْد وظیفے دُعائیں چھوڑ دوں گا، سب کے بجائے دُرُود ہی پڑھوں گا کیونکہ اپنے لیے دُعائیں مانگنے سے بہتر یہ ہے کہ ہر وَقت آپ (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو دُعائیں دیا کروں۔ **''اگر ایسا کرو گے تو دُرُود شریف تمہاری تمام فِکروں اور غموں کو دور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفّارہ ہو جائے گا''** یعنی اگر تم نے ایسا کرلیا تو تمہاری دِین و دُنیا دونوں سنبھل جائیں گی، دُنیا میں رَنج و غم دَفْع ہوں گے، آخرت میں گناہوں کی مُعافی ہوگی۔ اِسی بِنا پر عُلَماء فرماتے ہیں کہ جو تمام دُعائیں وظیفے چھوڑ کر

ہمیشہ کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرے تو اُسے بغیر مانگے سب کچھ ملے گا اور دِین و دُنیا کی مُشکلیں خود بخود حل ہوں گی۔ آگے چل کر فرماتے ہیں: شیخ عبدالحق (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالوَہّاب مُتّقی (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) جب بھی مدینہ سے وَداع کرتے تو فرماتے کہ سفرِ حج میں فرائض کے بعد دُرُود سے بڑھ کر کوئی دُعا نہیں۔ اپنے سارے اَوقات دُرُود میں گھیر واور اپنے کو دُرُود کے رنگ میں رنگ لو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ص ۱۰۳، ۱۰۴)

دُرُودِ پاک کا عاشق مَدَنی مُنّا

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالوَہّاب شَعْرَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شیخ نورُ الدِّین شُوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی نے مجھے بتایا کہ میں بچپن میں شُوْنی (ایک شہر کا نام ہے) میں جانور چَرایا کرتا تھا۔ مجھے رسولِ پاک، صاحِبِ لَو لاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود شریف پڑھنے سے اِس قدر مَحبَّت تھی کہ میں اپنا کھانا بچوں کو دے کر اُن سے کہتا کہ یہ کھا لو پھر ہم سب مل کر حُضُور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود شریف پڑھیں گے۔ چُنانچہ ہم دن کا اَکثر حِصّہ رسول پاک، صاحِبِ لَو لاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے گُزار دیتے۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی، جز ۲،ص ۲۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُرود شریف کا صدقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے اور شوقِ دُرود بڑھانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی **10** تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخِر شرکت کیجئے۔ ترغیب وتحریص کیلئے ایک ایمان افروز **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ **دعوتِ اِسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبُوعہ **505** صفْحات پر مشتمل کتاب (فیضانِ سنّت جلد دُوُم کے باب) **''غیبت کی تباہ کاریاں''** صفْحہ **61** پر ہے: **لطیف آباد** حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا: بعض لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی بِنا پر میرا ذِہن خراب ہو گیا اور میں تین سال تک **نیاز شریف** اور **میلا د شریف** وغیرہ پر گھر میں اِعتِراض کرتا رہا مجھے پہلے **دُرُود شریف** سے بَہُت شَغَف تھا (یعنی بے حد دلچسپی ورغبت تھی) مگر غلَط صحبت کے سبب **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اِتّفاق سے ایک بار میں نے **دُرُود شریف** کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور میں نے کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب **دُرُود**

شریف پڑھتے پڑھتے سوگیا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے خواب میں **سبز گنبد** کا دیدار ہوگیا اور بے ساختہ میری زَبان سے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** جاری ہو گیا۔ صبح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، میں اِس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اتِّفاق سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیت کا **مَدَنی قافِلہ** ہمارے گھر کی قریبی مسجِد میں آیا تو کسی نے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی، میں چُونکہ مُتَذَبْذِب (Confused) تھا اِس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے **مَدَنی قافِلے** والوں نے سفر کے دَوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طنز کیا بلکہ اَجنبِیَّت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ **امیرِ قافِلہ** نے **مَدَنی اِنعامات** کا تعارُف کروایا اور اس کے مطابِق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے **مَدَنی اِنعامات** کا بغور مُطالَعہ کیا تو چونک اُٹھا کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیتی **مَدَنی پھول** زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ **عاشِقانِ رسول** کی صحبت اور **مَدَنی اِنعامات** کی بَرَکت سے مجھ پر ربِّ لَمْ یَزَل عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل ہوگیا۔ میں نے مَدَنی قافِلے کے تمام مسافِروں کو جمع کر کے اِعلان کیا کہ کل تک میں بدعقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جائیے کہ آج سے **توبہ** کرتا ہوں اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اِس پر فرحت ومَسَرَّت کا اظہار کیا۔ دوسرے دن 30 روپے کی نُکتی (بَیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح

بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد حُضُور غوثِ اعظم شیخ **عبدالقادر جیلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کی نیاز دِلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی ۔ میں 35 سال سے **سانس کے مَرَض** میں مبتلا تھا، کوئی رات بغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی **داڑھ میں تکلیف** تھی جس کے باعِث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور میں سیدھی داڑھ سے بغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھا رہا ہوں ۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ **عقائدِ اَہلسنّت** حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **پیارے رسول** صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطنَت ،تو کریں دیر مت قافلے میں چلیں، قافِلے میں چلو

صحبتِ بد میں پڑ، کر عقیدہ بگڑ گر گیا ہو چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

18 دُرُود وسلام اور ان کے فضائل

(۱) شبِ جُمُعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس

دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات علٰی سَیِّدِ السّادات، ص ۱۵۱ ملخصًا)

(۲) تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے، اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔
(المرجع السابق، ص ۶۵)

(۳) رحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، ص ۲۷۷)

(۴) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی بعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات علٰی سَیِّدِ السّادات، ص ۱۴۹)

(۵) قُربِ مصطَفٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابۂ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، ص ۱۲۵)

(٦) سب سے افضل دُرُودِ پاک

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ملے کہنے لگے کیا تمہیں وہ تحفہ نہ دوں جو میں نے رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا ہے! میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عَرْض کی: یارسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیشک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں (آپ پر) سلام بھیجنا سکھا دیا لیکن ہم آپ پر اور اہل بیت پر دُرود کیسے بھیجیں تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ

والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: یوں کہو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(صحیح البخاری، ج ۲، ص ۴۲۹، حدیث ۳۳۷۰)

اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سب دُرُودوں سے افضل دُرُود وہ ہے جو سب اَعمال سے افضل (عمل) یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے (یعنی دُرودِ ابراہیمی)۔

(فتاوی رضویہ مُخَرَّجہ، ج ۶، ص ۱۸۳)

(۷) بخشش و مَغْفِرَت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

کسی شخص نے حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللّٰہ الکافی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دُرود پاک کی بَرَکت سے میری بخشش فرمادی۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات علیٰ سَیِّدِ السّادات، ص ۸۱ ملخصًا)

(۸) مال میں خیر وبرَکت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

صاحبِ روحُ البیان فرماتے ہیں: جو شخص اِس دُرُود پاک کو پڑھے گا اس کا مال ودولت بڑھتا رہے گا۔ (تَفْسِیر رُوْحُ الْبَیَان، الاحزاب تحت الآیۃ:۵۶، ج۷، ص۲۳۳)

(۹) قُوَّتِ حافظہ مضبوط ھو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ كَمَا لَانِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِہٖ

اگر کسی شخص کو نِسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہوتو وہ مغرب اورعشاء کے درمیان اس دُرود پاک کوکثرت سے پڑھے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حافظہ قوِی ہوجائے گا۔ (اَفْضَلُ الصَّلٰوات علٰی سَیِّدِ السّادات،ص ۱۹۱، ۱۹۲ملتقطاً)

(۱۰) دین ودُنیاکی نعمتیں حاصل کیجئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللهِ وَاِفْضَالِہٖ

اِس دُرُود پاک کو پڑھنے سے دین ودنیا کی بے شمار نعمتیں حاصل ہوں گی۔

(اَفْضَلُ الصَّلٰوات علٰی سَیِّدِ السّادات،ص۱۵۱)

(۱۱) دُرُود شَفَاعَت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجِب ہو جاتی ہے۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہیب، ج ۲، ص ۳۲۹، حدیث: ۳۰)

(۱۲) آبِ کوثر سے بھرا پیالہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں کہ جو شخص حوضِ کوثر سے بھرا پیالہ پینا چاہے وہ اس دُرُود پاک کو پڑھے۔ (الشفاء الجزء الثانی ص ۷۲)

(۱۳) گیارہ ہزار دُرُود کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ

حضرتِ سیِّدُنا حافظ جلالُ الدّین سیوطی شافِعی علیہ رحمۃ اللّٰہ الکافی نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔

(اَفْضَلُ الصَّلَوات علٰی سَیِّدِ السّادات، ص ۱۵۳)

(۱۴) ہر قِسم کے فتنے سے نَجات کیلئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

سیِّد ابنِ عابِدِ ین علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المُبین فرماتے ہیں کہ میں نے اسے ایک فتنۂ عظیم میں پڑھا جو دمشق میں واقع ہوا، اسے ابھی دو سو مرتبہ بھی نہیں پڑھا تھا کہ مجھے ایک شخص نے آکر اِطلاع دی کہ فتنہ ختم ہوگیا۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات، ص ۱۵۴)

(۱۵) ایک لاکھ دُرُودِ پاک کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ سَآئِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ

اس دُرُود پاک کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے نیز اگر کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو یہ دُرُود پاک پانچ سو بار پڑھے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حاجت پوری ہوگی۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات، ص ۱۱۳)

(۱۶) دنیا وآخِرت کی سُرخروئی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

قرآن کریم کی تِلاوت کے بعد جو شخص اس دُرُود پاک کو پڑھے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ دنیا وآخرت میں سُرخرو رہے گا۔ (تَفْسِیر رُوحُ الْبَیان، الاحزاب تحت الآیۃ: ۵۶، ج ۷، ص ۲۳۴)

(۱۷) چودہ ہزار دُرُودپاک کاثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ

اس دُرُودشریف کوصِرْف ایک مرتبہ پڑھنے سے چودہ ہزاردُرُود پاک کاثواب ملتاہے۔(اَفْضَلُ الصَّلَوات علٰی سَیِّدِ السَّادات،ص ۱۵۰)

(۱۸) دُرُودِ تُنَجِّینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَااَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

شیخ مجدالدین فیروزآبادی صاحبِ قاموس نے شیخ حسن بن علی اسوانی کے حوالے سے بیان کیا کہ جوشخص یہ دُرُود پاک(**دُرُودِ تُنَجِّینا**)کسی بھی مشکل،آفت یا مصیبت میں ایک ہزارمرتبہ پڑھے اللّٰہ تعالیٰ اس مشکل کوآسان فرما دے گااوراس کامقصد پورافرمادے گا۔ (مَطَالِعُ الْمَسَرَّات،ص ۴۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸)مختلف سنتوں پر عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنے ہی کام ایسے ہیں جو ہم روزانہ اور بار بار کرتے ہیں مثلاً کپڑے پہننا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا کھانا وغیرہ، ذرا سوچئے! اگر ہم ان کاموں کو سنت کے مطابق کریں تو ہمیں سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا اور ہمارے کام بھی مکمل ہو جائیں گے۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشکاۃُ الْمَصابیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ 113 پر لکھتے ہیں: جب بھی کسی سنّت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ہو اُس وَقت دل میں نیّت حاضِر ہونی ضَروری ہے۔ مَثَلاً کپڑے پہنتے وَقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اُتارتے وَقت اُلٹی آستین سے پَہَل کی، اِسی طرح جوتے پہننے اُتارنے میں حسبِ عادت یِہی ترکیب بنی یہ سب سنّتیں ہیں مگر عمل کرتے وَقت **سُنَّت** پر عمل کی بِالکل ہی **نیّت** دل میں نہیں تھی تو یہ عمل **"عبادت"** نہیں، **"عادت"** کہلائے گا سنَّت کا ثواب نہیں ملے گا۔ **دعوتِ اسلامی** کے ماتحت چلنے والے "دارُالافتاء اہلسنَّت" کا **نیّت** کے مُتَعَلِّق ایک معلوماتی **فتویٰ** مُلاحظہ فرمائیے: بے شک بِغیر **نیّت** کے کسی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بلا نیّت کی جانے والی)

عبادَتیں ''عادَتیں'' بن جاتی ہیں۔کسی **عملِ خیر میں نیّت** کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہا ہے دل اس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل **اللہ** تَعَالٰی کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو، اس نیّت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔اس سے پتا چلا کہ **دل کا مُتَوَجِّہ ہونا اور اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رِضا پیشِ نظر ہونا ہی نیّت ہے** اور اِسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہٰذا اگر عبادت میں **نیّت** کرلی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر **نیَّت** نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیسا کہ حضرت **علّامہ علی قاری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری **فرماتے ہیں: اَلنِّیَّۃُ لُغَۃً:اَلْقَصْدُ وَشَرْعاً تَوَجُّہُ الْقَلْبِ نَحْوَالْفِعْلِ اِبْتِغَاءً لِوَجْہِ اللّٰہِ وَالْقَصْدُ بِھَا تَمْیِیْزُالْعِبَادَۃِ عَنِ الْعَادَۃِ۔** یعنی نیّت کے **لُغوی معنیٰ** ہیں: ''قصد وارادہ'' اور **شرعی معنیٰ** ہیں: جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کو اُس کی طرف مُتَوَجِّہ کرنا اور وہ عمل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو اور نیَّت سے ''عبادت'' اور ''عادت'' میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج۱،ص۹۴) **لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ بَہُت سے اَعمال ایسے ہیں کہ جن میں ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کر رہے ہیں حالانکہ اِس میں بھی ''عبادت کی نیّت'' موجود ہوتی ہے اور اس کا اِحساس اِس لئے کم ہوتا ہے کہ اِبتِداءً یا بطورِ خاص جس قدَر توجُّہ دی جاتی ہے وہ بارہا عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی۔ ہاں اگر اَصلاً (یعنی بالکل) ہی نیّت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقِعی کوئی ثواب نہیں۔**وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سنت پر عمل کا جذبہ

حضرتِ سیِّدُ نا **عبدالوہّاب شَعرانی** قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّد نا **ابوبکر شبلی** بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی کو وُضو کے وَقت **مِسواک** کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دِینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں **مِسواک** خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی **مِسواک** لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا کہ ''تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں تَرْک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پَر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟'' تو کیا جواب دوں گا! (مُلَخَّص از لواقح الانوار ص ٣٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اَسلاف سُنّتوں سے کِس قدر پیار کرتے تھے! حضرتِ سَیِّدُ نا ابوبکر شبلی (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) نے ایک دِینار (یعنی سونے کی اشرفی) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنت مِسواک پر قُربان کر دیا اور آہ! آج ہم اپنے آپ کو اگرچہ بڑھ چڑھ کر عاشقِ رسول کہلواتے ہیں مگر حال یہ ہے کہ ہم میں سنّتوں پر عمل کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا۔

مَدَنی اِنعامات اور سنتوں پر عمل

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **"مَدَنی اِنعامات"** میں سنّتوں پر عمل کے بارے میں بھی سوالات شامل ہیں، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **"72 مَدَنی اِنعامات"** کے صفحہ 5 پر مَدَنی اِنعام نمبر 11 ہے: "کیا آج آپ نے سنت کے مطابق بیٹھ کر مع پردے میں پردہ، کھانے پینے کے دوران مٹی کے برتن استعمال فرمائے؟ نیز پیٹ کا قفل مدینہ لگانے (یعنی بھوک سے کم کھانے) کی کوشش فرمائی؟ (زہے نصیب! روزانہ کم از کم ۱۲ منٹ پیٹ پر پتھر باندھنے کی سعادت نصیب ہوجائے) اور صفحہ 7 پر **مَدَنی اِنعام نمبر 17** ہے: کیا آج آپ نے (پلاسٹک کی نہیں) کھجوری چٹائی پر یا نہ ہونے کی صورت میں زمین پر سوتے وَقت سرہانے (اور سفر میں بھی) سنت کے مطابق آئینہ، سرمہ، کنگھا، سوئی دھاگہ، مسواک، تیل کی شیشی اور قینچی ساتھ رکھی؟ نیز فراغت کے بعد بستر اور لباس تہہ کر کے رکھا؟" اور صفحہ 16 پر **مَدَنی اِنعام نمبر 50** ہے: "کیا آج آپ کا سارا دن (نوکری یا دکان وغیرہ پر نیز گھر کے اندر بھی) عمامہ شریف (اور تیل لگانے کی صورت میں سر بند بھی) زُلفیں (اگر بڑھتی ہو تو) ایک مُشت داڑھی سنت کے مطابق آدھی پنڈلی تک (سفید) کرتا سامنے جیب میں نمایاں مِسواک اور ٹخنوں سے اونچے پائینچے رکھنے کا معمول رہا؟"

سنتیں سیکھئے

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ

''101مَدَنی پھول''، ''163مَدَنی پھول''، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 (312 صفحات) نیز120 صَفَحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّت کے مطابِق میں ہراک کام کروں کاش
تُو پیکرِ سنّت مجھے اللّٰہ! بنادے (وسائلِ بخشش،ص۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) عمامہ شریف باندھنا اور کھولنا

مَردوں کو سر پر عمامہ شریف باندھنا سنّت ہے اور اس کے بہت سے طِبّی فوائد بھی ہیں لیکن بندھا بندھایا عمامہ شریف سر پر رکھ لینے اور اُتار کر رکھ دینے کے بجائے اگر باندھتے وَقت سنّت کے مطابِق ایک ایک پیچ کر کے باندھا جائے اور اِسی طرح کھولا جائے تو بحُکمِ احادیث ہر بار باندھتے ہوئے ہر پیچ پر ایک نیکی اور ایک نور ملے گا اور ہر بار اُتارنے میں ایک ایک گناہ اُترے گا۔ (ماخوذ از کنزالعمال ج۱۵،ص۱۳۲،الحدیث ۴۱۱۲۶، ۴۱۱۳۸)

اور بار بار ہوا لگنے کی وجہ سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بدبُو بھی دُور ہوگی۔

لباس سُنّتوں سے ہو آراستہ اور
عِمامہ ہو سر پر سجا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(١٠) توبہ کرنا

سچی توبہ ایسی آسان نیکی ہے جو ہر قسم کے گناہ کو انسان کے نامۂ اعمال سے دھوڈالتی ہے، چنانچہ سَرْوَرِعالَم، نورِ مجسم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشادفرمایا: **اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ** یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کے ذمّے کوئی گناہ نہ ہو۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، الحدیث:٢٠٥٦١، ج١٠، ص٢٥٩)

جنت میں داخلہ

توبہ کرنے والا خوش نصیب، گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ دیگر فضائل مثلاً اِنعاماتِ جنت کا بھی مستحق ہوجاتا ہے، پارہ 28 سورۂ تحریم کی آیت 8 میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ (پ٢٨، التحریم:٨)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! **اللہ** کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہوجائے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔

توبہ کرنا مشکل کام نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچی توبہ کی صِرْف تین شرائط ہیں: (١) گناہ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سمجھ کر اس پر نادِم ہو (٢) اسے آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور (٣) اس گناہ کی تلافی کرے (مثلاً نمازیں قضا کی تھیں تو اب حساب لگا کر ادا

کرے، کسی مسلمان کو بلا اِجازتِ شرعی اذیت دی تھی تو اس سے معافی مانگے اور کسی کا قرض دبا لیا تھا تو واپس کرے اور معافی بھی مانگے)(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج۲۱ ص۱۲۱)

معلوم ہوا کہ سچی توبہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں بس نیت صاف ہونی چاہئے، مگر ہماری بہت بڑی تعداد توبہ جیسی آسان نیکی میں سستی وغفلت کا شکار ہے حالانکہ اس میں گناہوں کی معافی اور جنت کی حقداری جیسے فوائد موجود ہیں۔توبہ میں تاخیر کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ نفس وشیطان اس طرح انسان کا ذہن بناتے ہیں کہ ابھی تو بڑی عمر پڑی ہے بعد میں توبہ کر لینا..یا..ابھی تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کر لینا.. یا..نوکری سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد توبہ کر لینا۔چنانچہ یہ ''نادان'' نفس وشیطان کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے توبہ سے محروم رہتا ہے۔ایسے اسلامی بھائی کو اس طرح غور کرنا چاہیے کہ جب موت کا آنا یقینی ہے اور مجھے اپنی موت کے آنے کا وَقت بھی معلوم نہیں تو توبہ جیسی سعادت کو کل پر موقوف کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ جس گناہ کو چھوڑنے پر آج میرا نَفْس تیار نہیں ہو رہا کل اس کی عادت پختہ ہو جانے پر میں اس سے اپنا دامن کس طرح بچاؤں گا؟ اور اس بات کی بھی کیا ضمانت ہے کہ میں بڑھاپے میں پہنچ پاؤں گا یا نوکری سے ریٹائرڈ ہونے تک میں زندہ رہوں گا؟ حدیثِ پاک میں ہے کہ ''توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الحدیث ۱۸، ج ۴، ص ۴۸) پھر موت تو کسی خاص عمر کی پابند نہیں ہے، بچہ ہو یا بوڑھا، جوان ہو یا اُدھیڑ عمر یہ بلا اِمتیاز سب کو زندگی کی رونقوں کے بیچ

سے اٹھا کر قبر کے گڑھے میں پہنچا دیتی ہے، یہ وہ ہے کہ جب اِس کے آنے کا وَقت آجائے تو کوئی خوشی یا غم، کوئی مصروفیت یا کسی قسم کے اَدھورے کام اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے، ایک دن مجھے بھی موت آئے گی اور مجھے زیرِ زمین دَفن ہونا پڑے گا، اگر میں بغیر توبہ کے مر گیا تو مجھے کتنی حسرت وندامت کا سامنا کرنا پڑے گا، ابھی مہلت میسّر ہے لہٰذا مجھے فوراً توبہ کرلینی چاہئے۔

گلوکار کی توبہ

حضرتِ سیِّدُ ناعبدُاللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک روز کُوفہ کے قریب کسی مَقام سے گزر رہے تھے، ایک گھر کے پاس **زاذان** نامی مشہور گَوَیّا (یعنی گلوکار) نہایت ہی سُریلی آواز میں گا رہا تھا اور کچھ اَوباش لوگ شراب کے نشے میں مَسْت گانے باجے کی دُھنوں پر جھوم رہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کتنی پیاری آواز ہے! اگر یہ آواز قِراءتِ قراٰنِ کریم کیلئے اِستعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی! یہ فرما کر اپنی مبارَک چادر اُس گَوَیّے (SINGER) کے سر پر ڈالی اور تشریف لے گئے۔ **زاذان** نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون صاحِب تھے؟ لوگوں نے بتایا: مشہور صَحابی حضرت سیِّدُ نا**عبداللہ** ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ پوچھا: اُنہوں نے کیا فرمایا؟ کہا: فرما رہے تھے: کتنی پیاری آواز ہے! اگر یہ آواز قِراءتِ قراٰنِ کریم کیلئے استِعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی! یہ سُن کر اُس پر رِقّت طاری ہوگئی، وہ اُٹھا اور اُٹھ کر اُس نے اپنا **باجا** زور سے زمین پر دے مارا،

باجے کے پُرَنچے اُڑ گئے، پھر روتا ہوا حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضِر ہوگیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو گلے سے لگالیا اور خود بھی رونے لگے، پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی میں اُس سے کیوں مَحَبَّت نہ کروں! **زاذان** نے گانے باجے سے توبہ کر کے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صُحبت اِختیار کرلی اور قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کی اور عُلومِ اسلامیّہ میں ایسا کمال حاصل کیا کہ بَہُت بڑے امام بن گئے۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۴ ص ۷۰۰ تحت الحدیث ۲۱۹۹، غنیۃ الطّالبین ج ۱ ص ۲۶۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

توبہ کامَدَنی اِنعام

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **''مَدَنی اِنعامات''** میں سے ایک مَدَنی اِنعام توبہ کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **''72 مَدَنی اِنعامات''** کے صفحہ 6 پر مَدَنی اِنعام نمبر 16 ہے: ''کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) صلوٰۃُ التوبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کرلی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہوجانے کی صورت میں فوراً توبہ کر کے

آیندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟''

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱)اذان دینا

اذان شعائرِ اسلام میں سے ہے اوراذان دینے کی بڑی فضیلت ہے، حضورِ پاک،صاحبِ لَو لاک،سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مُؤَذِّن کی آواز کی اِنتہاء تک اس کی مَغْفِرت کردی جاتی ہے،اس کی آواز جوخشک وتَر چیز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اوراسے اپنے ساتھ نَماز پڑھنے والوں کی مِثْل ثواب ملتاہے۔(سنن نسائی،کتاب الاذان،باب رفع الصوت بالاذان،ج ۲،ص ۱۳)

موتی کے گنبد

رَحمتِ عالَم،نورِ مُجَسَّم،**شاہِ بنی آدم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: میں جنّت میں گیا،اُس میں **موتی کے گُنبد** دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔پوچھا:اے جبرئیل!یہ کس کے واسِطے ہیں؟عَرْض کی: آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کے مُؤَذِّنوں اوراِماموں کیلئے۔

(اَلجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص ۲۵۵ حدیث ۴۱۷۹)

آج کل اکثر مساجِد میں مؤذِّن مقرر ہوتے ہیں وہاں پرمؤذِّن سے اذان

دینے کی اِجازت مانگ کر اسے آزمائش میں نہ ڈالا جائے اگر وہ خود پیش کش کرے تو جُدا بات ہے، بہر حال جو اذان دے سکتا ہو اسے چاہئے کہ جب جب موقع ملے اس فضیلت کے حُصول میں کوتاہی نہ کرے مثلاً **اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں** نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اَذان اس کیلئے کافی ہے مگر اَذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۶۲،۷۸) **اسی طرح اگر کوئی شخص شہر کے باہَر یا گاؤں، باغ** یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

مَدَنی اِنعامات اور اذان

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے **"مَدَنی اِنعامات"** میں سے ایک مَدَنی اِنعام اذان کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **"72 مَدَنی اِنعامات"** کے صفحہ 21 پر مَدَنی اِنعام نمبر 64 ہے: کیا آپ نے اذان اور اسکے بعد کی دُعا، قرآن شریف کی آخری دس سورتیں، دُعائے قنوت، اَلتَّحِیّات، دُرود ابراہیم علیہ السلام اور کوئی ایک دُعائے ماثُورہ یہ سب مَخارِج سے حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ زَبانی یاد کر لئے ہیں؟ نیز اس ماہ کی پہلی پیر شریف کو (بارہ جانے کی صورت میں کسی اور دن) یہ سب پڑھ لئے ہیں؟

(۱۲)اذان کا جواب دینا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے "**فیضانِ اذان**" کے صفحہ 4 پر **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **مدینے** کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایکبار فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان واِقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کَلِمہ کے بدلے **ایک لاکھ** نیکیاں لکھے گا اور **ایک ہزار** دَرَجات بُلند فرمائے گا اور **ایک ہزار** گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عَرض کی: یہ تو عورَتوں کیلئے ہے مَردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے دُگنا۔

(تاریخِ دِمشق لابنِ عساکر، ج ۵۵، ص ۷۵)

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدَر آسان فرما دیا ہے۔ مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوُجُود بھی ہم غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارَک میں **جوابِ اذان** کی جو فضلیت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل مُلاحظہ فرمایئے:

"اَللهُ اَكْبَرَ اَللهُ اَكْبَر" یہ دو کلمات ہیں اسطرح پوری اذان میں ۱۵ **کَلِمات** ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤَذِّن جو کہتا جائے

اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو **۱۵ لاکھ** نیکیاں ملیں گی، **۱۵ ہزار** دَرَجات بُلند ہونگے اور **۱۵ ہزار** گناہ مُعاف ہونگے اوراسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔

فجر کی اذان میں دومرتبہ **اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ** ہےتوفَجر کی اذان میں **۱۷ کلمات** ہوئے اوریوں فَجر کی اذان کے جواب میں **۱۷ لاکھ** نیکیاں، ۱۷ ہزار دَرَجات کی بُلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی مُعافی ملی اوراسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔

اِقامت میں دومرتبہ **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ** بھی ہے یوں اِقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تواِقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔

الحاصِل اگرکوئی اسلامی بہن اِہتمام کیساتھ روزانہ پانچوں نَمازوں کی اذانوں اور پانچوں اِقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہوجائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑباسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزاردَرَجات بُلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزارگناہ مُعاف ہونگے اوراسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزاردَرَجات بُلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ مُعاف ہونگے۔

اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہوگیا

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہِر کوئی بَہُت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی موجودَگی میں فرمایا: کیا تمہیں

معلوم ہے کہ **اللّٰہ** تعالیٰ نے اسے جنّت میں داخل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ **مُتَعَجِّب** ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچِہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتایئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔

(تاریخ دِمشق لابن عساکر، ج ۴۰، ص ۴۱۲، ۴۱۳ ملخّصاً)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

گُناہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سِوا
مگر اے عَفُوّ ترے عَفْو کا تو حِساب ہے نہ شُمار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اذان واِقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحِب کو چاہئے کہ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ **اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر** دونوں مل کر (بغیر سَکْتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اِعتبار سے) ایک **کَلِمہ** ہیں دونوں کے بعد سَکْتہ کرے (یعنی چُپ ہو جائے) اور سَکْتہ کی مِقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، سَکْتہ کا تَرْک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ **مُستَحَب** ہے۔ (دُرِّمُختار ورَدُّ المُحتار ج ۲ ص ٦٦) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب **مُؤَذِّن** صاحِب **اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر** کہہ کر سَکْتہ کریں (یعنی خاموش ہوں) اُس وَقْت

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے۔ اِسی طرح دیگر کلِمات کا جواب دے۔ جب مُؤَذِّن پہلی بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے تو سننے والا یہ کہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ترجمہ: آپ پر دُرُود ہو یارسولَ اللّٰہ (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم)

(رَدُّ الْمُحتار، ج ۲، ص ۸۴)

جب دوبارہ کہے تو سننے والا یہ کہے:

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یارَسُوْلَ اللّٰہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگائے، آخر میں کہے:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میری سننے اور دیکھنے کی قُوّت سے مجھے نفع عطا فرما۔ (اَیْضاً)

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم اسے اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جائیں گے۔ (اَیْضاً)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں (چاروں بار) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَذِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لَاحَوْل بھی) بلکہ مزید یہ بھی مِلا لے:

مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْلَمْ یَکُنْ ترجَمہ: جو اللّٰہ عزّوجلّ نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا

(دُرِّمُختار و رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں کہے:

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ترجمہ: تُو سچّا اور نیکو کار ہے اور تُو نے حق کہا ہے۔
(دُرِّمُختار ورَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۸۳)

اِقامت کا جواب مُسْتَحَب ہے۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ** کے جواب میں کہے:

اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ترجمہ: **الله** عَزَّوَجَلَّ اس کو قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۷۴، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

جوابِ اذان کا مَدَنی اِنعام

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے **"مَدَنی اِنعامات"** میں سے ایک مَدَنی اِنعام اذان کا جواب دینے کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **"72 مَدَنی اِنعامات"** کے صفحہ 3 پر مَدَنی اِنعام نمبر 4 ہے: کیا آج آپ نے بات چیت، چلت پھرت، اٹھانا رکھنا، فون پر گفتگو اسکوٹر کار چلانا وغیرہ تمام کام کاج موقوف کر کے اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (اگر پہلے سے کھا پی رہے ہوں اور اذان شروع ہو جائے تو کھانا پینا جاری رکھ سکتے ہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۳)اذان کے بعد کی دُعا پڑھنا

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا: **اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیکَ لَـہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُـہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا**[۱] تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب استحباب القول...الخ،ص ۲۰۴، الحدیث:۳۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۴)وُضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنا

اگر ہم وُضو کے شروع میں **بِسْمِ اللّٰہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ** پڑھ لیں تو اس کام میں چند سیکنڈز لگیں گے لیکن جب تک ہمارا وُضو رہے گا ہمارے نامۂ اَعمال میں نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی، **حضرتِ** سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: اے

[۱]: ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللّٰہ عزوجل کے رب ہونے، محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں۔

اَبُو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جب تم **وُضو** کرو تو **بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ** کہہ لیا کرو جب تک تمھارا وُضو باقی رہے گا اُس وَقت تک تمھارے فِرِشتے (یعنی کِراماً کاتِبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (المعجم الصغیر، جزء ۱، ص ۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۵) وُضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنا

وُضو کرنے کے بعد اگر ہم آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کلمۂ شہادت **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** پڑھ لیں تو ہمارے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے، **حدیثِ** پاک میں ہے: جس نے اچھّی طرح وُضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور کلمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے **جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں** جس سے چاہے اندر داخِل ہو۔ (سُنَنِ دارمی، ج ۱، ص ۱۹۶، حدیث ۷۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۶) باوُضو رہنا

ہر وَقت باوُضو رہنا بڑی سعادت کی بات ہے اور یہ زیادہ مشکل بھی نہیں، صِرْف یہ کرنا ہوگا کہ جب بھی وُضو ٹوٹ جائے دوبارہ کرلیا جائے، رفتہ رفتہ عادت بن ہی جائے گی لیکن ہر بار نیت کرنا نہ بھولئے گا۔ **مدینے** کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: **بیٹا!** اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی

اِستِطاعت رکھوتو ایسا ہی کرو کیونکہ ملکُ الموت جس بندے کی روح حالتِ وُضو میں قبض کرتا ہے اُس کیلئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۹ حدیث ۲۷۸۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں:** ہمیشہ باوُضو رہنا مُستَحَب ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''احمد رضا'' کے سات حُرُوف کی نسبت سے ہر وَقْت باوُضو رہنے کے سات فضائل

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں:** بعض عارِفین (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین) نے فرمایا: جو ہمیشہ باوُضو رہے **اللّٰہ** تعالٰی اُس کو سات فضیلتوں سے مُشرَّف فرمائے: {1} ملائکہ اس کی صُحبت میں رَغبت کریں {2} قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے {3} اُس کے اَعضاء تسبیح کریں {4} اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو {5} جب سوئے **اللّٰہ** تعالٰی کچھ فِرِشتے بھیجے کہ جِنّ وانس کے شَر سے اُس کی حِفاظت کریں {6} سکراتِ موت اس پر آسان ہو {7} جب تک باوُضو ہو امانِ الٰہی میں رہے۔ (اَیضاً ص ۷۰۲، ۷۰۳)

باوُضو رہنے کا مَدَنی اِنعام

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے **''مَدَنی اِنعامات''** میں سے ایک مَدَنی اِنعام باوُضو رہنے کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **"72 مَدَنی اِنعامات"** کے صفحہ 13 پر مَدَنی اِنعام نمبر 39 ہے: کیا آج آپ حتی الامکان دن کا اکثر حصہ باوُضو رہے؟

دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت
رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۷) باوُضو سونا

اگر سونے سے پہلے وُضو کرلیا جائے تو رات بھر ایک فرشتہ ہمارے لئے دُعائے مغفرت کرتا رہے گا اور ہمیں روزے دار کی سی عبادت کا ثواب بھی ملے گا۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بےکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے اَجسام کو خوب پاک رکھا کرو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں پاک فرمادے گا کیونکہ جو شخص پاک رہتے ہوئے رات گزارتا ہے تو اس کے پہلو میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے اور رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی جس میں وہ یہ دُعا نہ کرتا ہو: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اپنے بندے کی مغفرت فرمادے کیونکہ یہ باوُضو سو رہا ہے۔ (طبرانی اوسط، الحدیث ۵۰۸۷، ج ۴، ص ۲۶) ایک اور **حدیثِ** پاک میں ہے: باوُضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ۹ ص ۱۲۳ حدیث ۲۵۹۹۴)

(۱۸)مسجدیں آباد کرنا

مسجد میں نماز پڑھنا، تلاوت کرنا، اپنی آخرت کے بارے میں غور وفکر کرنا، علم دین اور مصطفٰی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنّتیں سیکھنا سِکھانا، یہ سب مسجد کو آباد کرنے والے کام ہیں، بڑے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں اور اِس بشارتِ نبوی کے حقدار بنتے ہیں کہ مسجد ہر پرہیز گار کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجد ہو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی رحمت، رضا اور پل صراط سے باحفاظت گزار کر اپنی رضا والے گھر جنت کی ضمانت دیتا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، باب لزوم المسجد، ج ۲، ص ۱۳۴، الحدیث: ۲۰۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''دعوتِ اسلامی'' مسجدوں سے دور ہوجانے والے اسلامی بھائیوں کو پھر سے مسجد کا رُخ کروانے کے لئے بھی کوشاں ہے تاکہ ہماری مساجد آباد رہ سکیں، آیئے! آپ بھی دعوتِ اسلامی کی **''مسجد بھرو تحریک''** کا حصہ بن جایئے اور مسجد کو آباد رکھنے کے لئے اپنا حصہ ڈالئے۔ مسجد آباد رکھنے والوں سے **اللہ** تعالٰی کتنا راضی ہوتا ہے اس کا اَندازہ اس روایت سے لگایئے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب کوئی بندہ ذِکْر و نَماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد...الخ، ج ۱، ص ۴۳۸، الحدیث: ۸۰۰)

مسجد بھرو تحریک جاری رہے گی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

(۱۹) مسجد سے محبت کرنا

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، ج ۲، ص ۱۳۵، الحدیث: ۲۰۳۱)

کیا مسجد سے بہتر بھی کوئی جگہ ہے؟

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کو مسجد سے کتنی محبت ہوتی تھی اور وہ مسجد کو آباد رکھنے کی کیسی کوششیں فرمایا کرتے تھے اس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن منکدر علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکبر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سَیِّدُنا زیاد بن ابوزیاد عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الجواد کو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھے اس طرح اپنے نفس کا محاسبہ فرمارہے تھے کہ بیٹھ جا! تُو کہاں جانا چاہتا ہے، کیوں جانا چاہتا ہے؟ کیا مسجد سے بھی بہتر کوئی جگہ ہے جہاں تو جانا چاہتا ہے؟ دیکھ تو سہی! یہاں رحمتوں کی کیسی برسات ہے؟ جبکہ تُو چاہتا ہے کہ باہر جاکر کبھی کسی کے گھر کو دیکھے، کبھی کسی کے گھر کو۔

(ذم الھوی، الباب الثالث، ص ۵۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۰) عمامے کے ساتھ نماز پڑھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سر پر عمامہ شریف باندھ کر نماز پڑھنے سے اس کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ عمامے کی فضیلت پر مشتمل **تین فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: ۞ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں (الفردوس بمأثور الخطاب ج۱ ص۴۱۰، الحدیث ۳۰۵۳) ۞ عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے (ایضاً، ج۲، ص۳۱، الحدیث: ۳۶۲۱، فتاوٰی رضویہ مخرجہ، ج۶، ص۲۱۳) ۞ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمُعوں کے برابر ہے (ابن عساکر، ج۳۷، ص۳۵۴)

مُحقِّق عَلَی الاِطلاق، خاتِمُ المُحدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی** علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں: **دَستارِ مُبارَك آنحَضرَت** (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **دَر اَکثَر سَفید بُوَد وگاہے سِیاہ اَحیاناً سَبز۔** **نبیِّ اکرم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔** (کشف الالتباس فی استحباب اللباس للشیخ عبدالحق الدھلوی، ص۳۸) **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سبز رنگ کا عمامہ شریف بھی سبز سبز گنبد کے مکین، **رحمۃٌ لِّلعٰلمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سرِ انور پر سجایا ہے، **دعوتِ اسلامی** نے سبز سبز عمامے کو اپنا شعار بنایا ہے، **سبز سبز عمامے کی بھی کیا بات ہے!** میرے مکّی مَدَنی آقا، **میٹھے میٹھے مصطفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور پر بنا ہوا **جگمگ جگمگ کرتا گنبد شریف بھی سبز سبز ہے!**

عاشقانِ رسول کو چاہئے کہ سبز سبز رنگ کے عمامے سے ہر وَقت اپنے سرکو" سرسبز" رکھیں اور سبز رنگ بھی" گہرا" ہونے کے بجائے ایسا پیارا پیارا اور نکھرا نکھرا **سبز** ہو کہ دُور دُور سے بلکہ رات کے اندھیرے میں بھی سبز سبز گنبد کے سبز سبز جلووں کے طفیل جگمگاتا نور برساتا نظر آئے۔ (۱۶۳ مدنی پھول،ص ۲۷)

نہیں ہے چاند سورج کی مدینے کو کوئی حاجت

وہاں دن رات اُن کا سبز گنبد جگمگاتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۱) نماز سے پہلے مسواک کرنا

مسواک کرنا بڑی پاکیزہ سنّت مبارکہ ہے،لیکن اگرنماز سے پہلے مسواک کرلی جائے تو نماز کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے۔چنانچہ الترغیب والترھیب میں ہے: **دورَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔**

(الترغیب والترھیب، ج۱،ص ۱۰۲،الحدیث:۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۲) پہلی صف میں نماز پڑھنا

جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں 27 گنا زیادہ ہےلیکن جماعت کی پہلی صف میں نماز پڑھنے کی مزید فضیلت ہے، **سرکارِ نامدار،** مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان

ہے: پہلی صف ملائکہ کی صف کی مِثل ہے، اور اگر تم پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اسے حاصل کرنے کیلئے جلدی جلدی آگے بڑھتے۔ (مسند احمد، الحدیث ۲۱۳۲۳، ج۸، ص۵۷) ایک اور مقام پر پہلی صف کی رغبت دلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے؟ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے، تو اس پر قرعہ اَندازی کرتے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، الحدیث ۶۱۵، ج۱، ص ۲۲۴) بہارِ شریعت جلد اوّل حصہ سوم صفحہ 586 پر فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے لکھا ہے: مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلٰی ھذا القیاس۔

(بہارِ شریعت)

لٰہذا ہمیں ہر نماز **پہلی صف** میں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن پہلی صف میں اس طرح نہ گھسا جائے کہ دوسروں کو تکلیف ہو، پھنس کر کھڑے ہونے سے بھی بچیے کہ صف ٹیڑھی ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

پہلی صف کا مَدَنی اِنعام

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے **''مَدَنی اِنعامات''** میں سے ایک مَدَنی اِنعام پہلی صف میں نماز پڑھنے کے حوالے سے بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **''72 مَدَنی اِنعامات''** کے صفحہ 3 پر مَدَنی اِنعام نمبر 2 ہے: کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کیساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟

نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی ؟

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۳) صف میں داھنی طرف کھڑے ھونا

اگر کوشش کر کے امام صاحب کے سیدھے ہاتھ کی طرف کھڑے ہو جائیں تو ہم ایک اور فضیلت کو پانے میں کامیاب ہو جائیں گے، چنانچہ اُمُّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے صفوں کی داہنی جانب نَماز پڑھنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب مایستحب ان یلی الامام فی الصّف، الحدیث ۶۷۶، ج۱، ص ۲۶۸)

بہارِ شریعت جلد اول حصہ سوم صفحہ 586 پر فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے لکھا ہے: مقتدی (یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے) کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو دہنی طرف افضل ہے۔ (بہارِ شریعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۴) صف میں خالی جگہ پُر کرنا

جماعت کے دوران صف میں خالی جگہ پُر کرنا بھی بے حد آسان نیکی ہے

اور اس کی بھی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو صف کے خلا کو پُر کریگا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

(طبرانی اوسط، الحدیث ۵۷۹۷، ج ۴، ص ۲۲۵)

مغفرت کردی جائے گی

حضرتِ سیِّدُنا ابی جُحَیْفَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو صف کے خلا کو پُر کرے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب صلۃ الصفوف وسد الفرج، الحدیث ۲۵۰۳، ج ۲، ص ۲۵۱)

بہارِ شریعت میں ہے: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اور یہ وہاں ہے جہاں فتنہ وفساد کا احتمال نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ج ۱، ص ۵۸۶ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۵) نماز کے انتظار میں بیٹھنا

نماز ایسی عبادت ہے جس کا انتظار کرنے والا بھی ثواب کا حقدار ہو جاتا ہے، رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا قیام کرنے والے کی طرح ہے اور اپنے گھر سے نکلنے کے

وَقت سے لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، الحدیث ۲۰۳۶، ج ۳، ص ۲۴۳)

گناہوں کو مٹانے والا عمل

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک جگہ وُضو فرمایا پھر اپنے صحابہ کرام علیھم الرضوان کی طرف رخ کر کے فرمایا: کیا میں تمہیں گناہوں کو مٹانے والے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عَرْض کی: ضرور بتائیے۔ اِرشاد فرمایا: مَشَقَّت کے وَقت کامل وُضو کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے آمد و رفت رکھنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ (مسند احمد، مسند الانصار، الحدیث ۲۲۳۸۹، ج ۸، ص ۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۶) روزہ اِفطار کروانا

کسی کا روزہ اِفطار کروانا بھی بہت بڑی مگر آسان نیکی ہے، اس کے لئے سموسوں، پکوڑوں، پھلوں اور طرح طرح کی ڈشوں کا ہونا ضَروری نہیں بلکہ صِرْف پانی سے روزہ اِفطار کروا کے بھی ثواب کمایا جاسکتا ہے، حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو حلال کمائی سے کسی روزے دار کو اِفطار کروائے تو فِرِشتے پورا رمضان اس کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور شبِ قدر میں

حضرت جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام اس سے مصافحہ فرمائیں گے اور جس شخص سے حضرت جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام مصافحہ فرماتے ہیں اس کا دل نرم اور آنسو کثیر ہو جاتے ہیں۔'' ایک شخص نے عَرْض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم! اگر کسی کے پاس اتنا نہ ہوتو؟'' اِرشاد فرمایا: ''چاہے ایک لقمہ یا روٹی کا ٹکڑا ہی ہو۔'' ایک اور شخص نے عَرْض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم! اگر کسی کے پاس اتنا بھی نہ ہوتو؟'' اِرشاد فرمایا: ''چاہے پانی ملا ہوا تھوڑا سا دودھ ہی ہو۔'' ایک اور شخص نے عَرْض کی: ''اگر اتنا بھی نہ ہوتو؟'' آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: پانی کے ایک گھونٹ سے ہی اِفطار کروادے (تب بھی یہ ثواب پائے گا)۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل من اعان حاجا...الخ، ص ۳۶۶، الحدیث: ۱۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۷) سلام میں پہل کرنا

ایک دوسرے کو سلام کرنے سے ثواب بھی ملتا ہے اور آپس میں محبت بڑھتی ہے لیکن سلام میں پہل کرنے والا زیادہ فائدہ پاتا ہے۔ **سلام میں پہل کرنے والا** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے، **سلام** (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (الجامع الصغیر، ص ۶۳، الحدیث ۸۴۷)

صِرْف سلام کرنے کے لئے بازار جایا کرتے

حضرت سیدنا طفیل بن ابی بن کعب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں

صبح کے وَقت حضرتِ سَیِّدُ ناعبدُاللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس جاتا تو وہ مجھے اپنے ساتھ بازار لے جاتے جہاں وہ معمولی چیزیں بیچنے والے، دکاندار اور مسکین یا کسی اور کے سامنے سے گزرتے تو سب کو سلام کرتے۔ ایک دن جب انہوں نے مجھے بازار چلنے کو کہا تو میں نے پوچھا: آپ بازار جا کر کیا کریں گے! آپ وہاں کھڑے ہوتے ہیں نہ سودے کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں، کسی چیز کا نرخ چُکاتے ہیں نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ آپ یہیں بیٹھے بیٹھے ہمیں حدیثیں سُنا دیا کریں۔ انہوں نے فرمایا: ہم سلام کرنے کے لیے بازار جاتے ہیں کہ جو ملے گا، اسے سلام کریں گے۔ (المؤطا للإمام مالک، ج ۲،ص ۴۴۴۔۴۴۵ حدیث: ۱۸۴۴)

سلام کرنے کا مَدَنی اِنعام

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے **''مَدَنی اِنعامات''** میں سے ایک مَدَنی اِنعام سلام کرنے کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **''72 مَدَنی اِنعامات''** کے صفحہ 4 پر مَدَنی اِنعام نمبر 6 ہے: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٢٨) سلام کے الفاظ بڑھانا

اگرچہ سلام کی سنّت صِرْف ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' کہنے سے ادا ہو جائے گی لیکن اگر اس کے ساتھ وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ بڑھا لیا جائے تو زیادہ ثواب ہے، چنانچہ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ساتھ میں وَ رَحمَۃُ اللّٰہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔'' آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سلام کا جواب اِرشاد فرمایا۔پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''دس نیکیاں ہیں۔'' پھر ایک دوسرا شخص حاضِر ہوا اور عَرْض کی: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔'' آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے بھی سلام کا جواب دیا۔پھر وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بیس نیکیاں ہیں۔'' پھر ایک اور شخص نے حاضِر ہو کر عَرْض کیا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔'' پھر وہ بیٹھ گیا تو رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تیس نیکیاں ہیں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف السلام، ج ۴، ص ۴۴۹، الحدیث: ۵۱۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۹) خندہ پیشانی سے سلام کرنا

سرکارِعالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا لوگوں کو خندہ پیشانی سے سلام کرنا بھی صَدَقہ ہے۔ (شعب الایمان، ج۶،ص ۲۵۳،الحدیث ۸۰۵۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۰) مصافحہ کرنا

دو مسلمانوں کا بوَقْتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ نبی مُکَرَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ معظّم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، ج۵ ص ۳۷۹،الحدیث: ۷۶۷۲)

گناہ جھڑتے ہیں

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے ملاقات کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اسکے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے تیز آندھی میں خشک دَرخت کے پتے جھڑتے ہیں اور ان

دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے اگر چہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(المعجم الکبیر، مسند سلمان فارسی، ج٦،ص ٢٥٦، الحدیث: ٦١٥٠)

جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟

حضرتِ سَیِّدُنا نُفَیع اَعمی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا بَرَاء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا اور مسکرانے لگے پھر پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟'' میں نے عَرض کی: ''نہیں۔'' تو فرمانے لگے کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے مجھے شرفِ ملاقات بخشا تو میرے ساتھ ایسے ہی کیا پھر مجھ سے پوچھا، ''جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟'' تو میں نے عَرض کی: ''نہیں۔'' تو آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کرتے وَقْت مصافحہ کرتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مسکراتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(المعجم الاوسط، ج٥،ص ٣٦٦، الحدیث: ٧٦٣٠)

امیر اہلسنّت کی خاموش اِنفرادی کوشش

مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقْت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہارِ شریعت، ج٣، حصہ ١٦،ص ٤٧١ ملخصًا) **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ مصافحہ کرتے وَقْت نہ صِرْف خود اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں بلکہ ملاقات کرنے والے اسلامی بھائیوں کی توجُّہ اس سنت کی طرف دلاتے رہتے ہیں، چنانچہ ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جب مجھے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مصافحہ کرنے کا شرف ملا تو خلافِ معمول آپ دامت برکاتہم العالیہ کافی دیر تک میرے ہاتھ کو تھامے رہے، میں نے غور کیا تو میرے ہاتھ خالی نہ تھے بلکہ میں نے کوئی چیز پکڑ رکھی تھی، میں سارا معاملہ سمجھ گیا لہٰذا میں نے وہ چیز فوراً جیب میں ڈالی اور خالی ہاتھ دوبارہ مصافحہ کیا۔ اس پر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: خاموش التجاء سمجھنے کا شکریہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۱) خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا

جب بھی کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو عاجزی کا بازو بچھاتے ہوئے خندہ پیشانی سے ملنے کی کوشش کیجئے، نیکیوں کے خزانے میں اِضافہ ہوجائے گا۔ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہر نیکی صَدَقہ ہے اور تمہارا کسی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللّٰہ، ج ۵، ص ۱۱۱، الحدیث: ۱۴۷۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۲) دُعا کرنا

دُنیا کے بڑے سے بڑے امیر شخص سے جب بار بار کچھ مانگا جاتا ہے تو وہ اُکتا کر ناراض ہو جاتا ہے لیکن اس دنیا کا خالق و مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا جُو اداور کریم ہے کہ اسے اپنے بندوں کا مانگنا بہت پسند ہے ان میں سے جو جتنا زیادہ دُعا مانگے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے اتنا ہی خوش ہوگا۔ ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کثرت سے دُعا مانگا کرتے تھے حتیٰ کہ سونے جاگنے، کھانے پینے، کپڑے پہننے اتارنے، بیت الخلاء جانے اور آنے کے وَقْت اور وُضو کرنے کے دوران بھی دُعا مانگا کرتے تھے۔ دُعا کسی بھی وَقْت کسی بھی جائز و ممکن چیز کے لئے مانگی جاسکتی ہے البتہ دُعا کے آداب کا خیال رکھنا ضَروری ہے۔ بہر حال دُعا دنیاوی مقاصد کے لئے مانگی جائے یا اُخروی، عبادت میں شمار ہوتی ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے بلکہ دُعا تو عبادت کا مغز ہے، چنانچہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''دُعا عبادت کا مغز ہے۔''

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، الحدیث ۳۳۸۲، ج۵، ص ۲۴۳)

دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دُعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور زمین وآسمان کا نور ہے۔

(مستدرک، کتاب الدعاوالتکبیر، الحدیث ۱۸۵۵، ج۲، ص ۱۶۲)

دُعا کے تین فائدے

حضرتِ سَیِّدُ نا ابوسَعِیْد خُدْ رِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المُبَلِّغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی ایسی دُعا مانگتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہ ہو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے تین میں سے ایک خصلت عطا فرماتا ہے: (۱) یا تو اس کی دُعا جلد قبول کرلی جاتی ہے (۲) یا اسے آخرت کے لئے ذخیرہ کردیا جاتا ہے (۳) یا پھر اس سے اسی کی مِثْل کوئی برائی دور کردی جاتی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عَرْض کی: ''پھر تو ہم بہت زیادہ دُعائیں مانگا کریں گے۔'' فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ دُعائیں قبول فرمانے والا ہے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۱۳۳، ج ۴، ص ۷۳)

مَدَنی اِنعامات اور آدابِ دُعا

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ''مَدَنی اِنعامات'' میں سے ایک مَدَنی انعام آدابِ دُعا کے حوالے سے بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ''72 مَدَنی اِنعامات'' کے صفحہ 15 پر مَدَنی اِنعام نمبر 44 ہے: کیا آج آپ نے نماز اور دُعا کے دوران خشوع اور خضوع (خشوع یعنی بدن میں عاجزی اور خضوع یعنی دل میں گڑگڑانے کی کیفیت) پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟ نیز دُعا میں ہاتھ

اٹھانے کے آداب کالحاظ رکھا؟

ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جھکا کر

کروں خاشِعانہ دُعا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۳) قبرستان والوں کے لئے دُعا کرنا

جوقبرستان میں داخل ہوکر یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا [1] توحضرتِ سیِّدُنا آدم علیہ السّلام سے لےکراس وَقْت تک جتنے مؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دُعائے مغفِرت کریں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج۸ ص۲۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۴) آیت یا سنّت سکھانا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ جس شخص نے قراٰنِ مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن اللّٰہ تعالٰی اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔

مدینہ

[1] : ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! (اے) گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے توان پر اپنی رحمت اور میرا اسلام پہنچادے۔

جبکہ ذُوالنُّورَین، جامع القراٰن حضرتِ سیِّدُ نا **عثمان ابنِ عفّان** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے **قراٰنِ مُبین** کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے۔ (جمع الجوامع، ج ۷، ص ۲۰۹، الحدیث: ۲۲۴۵۴۔۲۲۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں کے حریص بن جایئے، عُموماً عشا کے بعد کم وبیش 40 مِنَٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خود بھی قراٰنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے۔ آپ کو سیکھنے والے کی نسبت دُگنا ثواب ملے گا نیز وہ جب جب تِلاوت کرے گا **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سنّتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ نے کسی کو ایک سنّت سکھا دی تو اب وہ جب جب اُس سنّت پر عمل کرے گا **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی اُس سنّت پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۵) نیکی کی دعوت دینا

کسی کو نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے روکنا اہم ترین نیکیوں میں سے ایک ہے مگر قدرے آسان ہے اور اس کے بے شمار فضائل ہیں، چنانچہ **نبیِّ حاضِر**، رسولِ صابِر وشاکِر، محبوبِ ربِّ قادِر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھّا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (مُسلِم ص١٣١١ حدیث٢٤٠٦) حضرتِ علّامہ یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی (نَ۔وَ۔وی) عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القوِی اِس حدیثِ نَبَوی (نَ۔بَ۔وی) کی شَرح میں لکھتے ہیں: سُرخ اونٹ اہلِ عَرَب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اِس لئے ضَربُ المَثَل (یعنی کہاوت) کے طور پر سُرخ اُونٹوں کا ذِکر کیا گیا۔ اُخرَوی (اُخ۔رَوی) اُمور کو دُنیوی چیزوں سے تَشبِیہ (تَش۔بِیہ یعنی مثال) دیناصِرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت یِہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کا ایک ذرّہ بھی دُنیا اور اِس جیسی جتنی دنیائیں تصوُّر کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔ (شَرح مسلِم لِلنَّوَوِی ج٨، جزء١٥، ص١٧٨)

تمام عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا

سیِّدُالمُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیّین، جنابِ رَحمۃٌ لِّلعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جو ہدایت کی طرف بلائے اُس کو تمام عامِلین (یعنی عمل کرنے والوں) کی طرح ثواب ملے گا اور اس سے اُن (عمل کرنے والوں) کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو گمراہی کی طرف بُلائے تو اُس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔ (مسلِم ص١٤٣٨ حدیث٢٦٧٤)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہ المنّان فرماتے ہیں: یہ حُکم (عام ہے یعنی) نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ان کے صَدقے

سے تمام صَحابہ، اَئِمّۂ مُجْتَہِدِین، عُلَماءِ مُتَقَدِّمِین و مُتَأَخِّرِین سب کو شامل ہے مَثَلًا اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نَمازی بنیں تو اُس مُبلِّغ کو ہر وَقت ایک لاکھ نَمازوں کا ثواب ہو گا اوران نَمازیوں کو اپنی اپنی نَمازوں کا ثواب، اس سے معلوم ہوا کہ حُضُور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا ثواب مخلوق کے اَندازے سے وَراء ہے۔ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے: وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ (پ ۲۹، القلم: ۳) (ترجمۂ کنزالایمان: اور ضَرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے) ایسے ہی وہ مُصَنِّفِین جن کی کتابوں سے لوگ ہِدایت پارہے ہیں قِیامت تک لاکھوں کا ثواب انہیں پہنچتا رہے گا، یہ حدیث اِس آیت کے خلاف نہیں: لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ (پ ۲۷، النجم: ۳۹) (ترجمۂ کنزالایمان: آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش) کیونکہ یہ ثوابوں کی زیادَتی اس کے عملِ تبلیغ کا نتیجہ ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس میں گمراہیوں کے مُوجِدِین مُبَلِّغین (یعنی گمراہی ایجاد کرنے اور گمراہی دوسروں کو پہنچانے والے) سب شامِل ہیں تاقِیامت ان کو ہر وَقْت **لاکھوں گناہ** پہنچتے رہیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے کی حرص اپنا لیجئے، دوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہم تیز سے تیز تر کر دیجئے، جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجِد جانے لگیں، دوسروں کو ترغیب دیکر ساتھ لیتے جایئے، جنہیں نَماز نہیں آتی اُنہیں نَماز سکھایئے۔ اگر آپ کے سبب ایک بھی مسلمان نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نَماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ عَلاقائی دَورہ برائے

نیکی کی دعوت اور مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی زوردار مُہم چلا کر مسلمانوں کو ''نیک بنانے کی مشین'' بن جائیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا اور دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

سب مبلغ کہیں قافلے میں چلو　　فائدہ آخرت کے بنانے میں ہے

کہتے عطار ہیں، قافلے میں چلو　　دین پھیلایئے، سب چلے آیئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! 　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

ایک سال کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا **مُوسیٰ کلیمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرْض کی: **یااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حُکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جَزا کیا ہے؟ **اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی** نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے **ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔** (مکاشَفَۃُ الْقُلُوْب ص ۴۸)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر آپ کسی کو **نیکی کی دعوت** دیں گے تو ایک ایک کلمے (لفظ، قول یا بات) کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب پائیں گے۔ فرض کیجئے! آپ نے کسی دن مسجِد میں صِرْف ایک اسلامی بھائی کے سامنے ''فیضانِ سنّت'' سے دَرس دیا اور اُس میں دو صَفْحات پڑھ کر سنائے، اب اگر ان میں بیس باتیں نیکی و بھلائی کی بیان ہوئیں تو دَرْس سننے والا وہ اسلامی بھائی ان پر عمل کرے یا نہ

کرے آپ کے نامۂ اَعمال میں اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بیس سال کی عِبادت کا ثواب** لکھا جائے گا اور اگر آپ سے دَرْس سُن کر اُس اسلامی بھائی نے عمل کرنا شُروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتا رہے گا آپ کو بھی برابر اس عمل کرنے والے جتنا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اس نے آپ کے دَرْس سے سیکھی ہوئی کوئی سنّت کسی اور تک پہنچائی تو اِس کا ثواب اس پہنچانے والے کو بھی ملے گا اور آپ کو بھی۔ اِس طرح اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ **نیکی کی دعوت** کا آخرت میں ملنے والا ثواب بندہ اگر دُنیا ہی میں دیکھ لے تو کوئی لمحہ بیکار نہ جانے دے، ہر وَقت ہی **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچاتا رہے۔ (ماخوذ از نیکی کی دعوت، ص ۲۳۱)

میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاؤں
تو کر ایسا جذبہ عطا یاالٰہی

سمجھانا کب واجِب ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 80 صفحات پر مشتمل رسالے ''زلزلہ اوراس کے اسباب'' کے صفحہ 5 پر **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتھم العالیہ لکھتے ہیں: عام حالات میں اگرچہ نیکی کی دعوت دینا مُسْتَحَب ہے مگر بعض صُورتوں میں یہ واجِب ہوجاتی ہے۔ واجِب ہونے کی صُورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کر رہا ہو اور ہمارا ظنِّ غالِب ہو کہ اس کو مَنْع کریں گے تو یہ مان جائیگا تو اب اس کو **بتانا، سمجھانا، مَنْع کرنا واجِب ہے**۔ اب ہم کو غور کرنا چاہئے کہ یہ

واجِب کون ادا کررہا ہے؟ مَثَلاً آپ دیکھ رہے ہیں کہ فُلاں بِلا عُذْرِ شَرعی نَماز کی جماعت تَرْک کرنے کا گناہ کررہا ہے اور وہ آپ سے چھوٹا بھی ہے بلکہ آپ کا ماتَحت، ملازِم یا بیٹا بھی ہے اور آپ کا ظنِّ غالِب بھی ہے کہ سمجھاؤں گا تو مان جائیگا مگر آپ اُس کی اِصلاح کی کوشِش نہیں فرماتے تو آپ گنہگار رہوں گے۔[1]

(زلزلہ اوراس کے اسباب، ص۱۵)

عطا ہو ''نیکی کی دعوت'' کا خوب جذبہ کہ
دُوں دُھوم سنّتِ محبوب کی مچا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فائدہ ہی فائدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی بات بتانے، گناہ سے نفرت دلانے اور ان کاموں کیلئے کسی پر **اِنفرادی کوشِش** کا ثواب کمانے کیلئے یہ ضَروری نہیں کہ جس کو سمجھایا وہ مان جائے تو ہی ثواب ملیگا بلکہ اگر وہ نہ مانے تب بھی **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ثواب ہی ثواب ہے، آیئے اور ساری دنیا میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا دَرد رکھنے والی ''مَدَنی تحریک''، یعنی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر'' اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی

[1]: نیکی کی دعوت کی ضرورت، اہمیت اور مزید فضائل جاننے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف بابرکت ''**نیکی کی دعوت**'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

کوشِش‘‘میں لگ جائیے۔ اپنی اِصلاح کی کوشِش کیلئے **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل اورساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفرکواپنا معمول بنالیجئے۔آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک مُشکبار’’مَدَنی بہار‘‘آپ کے گوش گزارکی جاتی ہے،چنانچِہ

عِصیاں کا مریض ’’عالِم‘‘ بن گیا

حافظ آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: ۱۴۱۴ھ بمطابق 1993ء کی بات ہے کہ جب میں آٹھویں کلاس کا طالبِ علم تھا۔ ٹی وی اوروی سی آر پرفلمیں دیکھنا، گانے باجے سننا، بدنگاہی کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، **بات بات پر ہرکسی کوجھاڑ دینا اوردن بھرآوارہ گردی کرتے رہنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔** ایک روز میرے ایک کلاس فیلو نے مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا اور مجھے دعوت دی کہ ہر جمعرات کومغرب کی نماز کے بعد دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وارسنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے آپ بھی سنّتوں کی تربیت کیلئے اس اجتماع میں شرکت فرمایا کریں۔ میں نے سوچا ایک بارشرکت کرنے میں کیا حرج ہے! لہٰذا ایک دن میں بھی اجتماع میں شریک ہو گیا۔ جب وہاں کے روح پرور مناظر دیکھے تو دل کو بڑی فرحت ملی خصوصاً **اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں کی آپس میں ملاقات کے اَنداز نے تو مجھے حیران کر دیا کہ نہ تو آپس میں کوئی جان پہچان، نہ ہی کوئی رشتہ داری اس کے باوجود**

ایک دوسرے سے کیسے پرجوش اَنداز میں مسکرا کر مصافحہ و معانقہ کر رہے ہیں اس کا مجھ پر گہرا اثر پڑا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پابندی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے لگا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر آپ کی نگاہِ فیض اثر سے نہ صِرْف گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو گیا بلکہ ۱۴۱۹ھ بمطابق 1999ء میں اپنے والدین سے اِجازت لے کر پنجاب سے باب المدینہ (کراچی) آگیا اور دعوتِ اسلامی کے تعلیمی اِدارے **"جامعۃ المدینہ"** میں داخلہ لے کر حصولِ علمِ دین میں مشغول ہو گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوال المکرّم ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر 2006ء میں عالم کورس مکمل کرلیا اور **میری خوش نصیبی کہ امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **نے اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے سر پر دستارِ فضیلت سجائی۔** اس وَقْت میں دیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ جامعۃ المدینہ میں تدریسی خدمات بھی سرانجام دے رہا ہوں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۶) جمعہ کے دن ناخن کاٹنا

جُمُعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (درمختار، ج۹،ص۶۶۸) **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولیٰنا امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو **جُمُعہ** کے روز ناخُن تَرشوائے

(کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے۔

(درمختار، ردالمحتار ج۹ ص ۶۶۸، بہارِشریعت، ج ۳، حصہ ۱۶ ص ۵۸۳)

ناخن کاٹنے کا طریقہ

ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (درمختار ج۹ ص ۶۷۰، احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۹۳)

پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً)

(ماخوذ از 101 مدنی پھول، ص ۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۷) صالحین کا ذکرِ خیر کرنا

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ یعنی اچّھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور

خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج۴ص۲۵۶حدیث ۴۹۹۳) کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو صِرْف اچھی بات کہنے کے لئے زَبان کو حرکت میں لاتے ہیں، نیک لوگوں کا تذکرہ بھی اچھی گفتگو میں شامل ہے اور باعثِ رحمت بھی، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **سُفیان بن عُیَیْنه** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا فرمان ہے: ''**عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحمَۃُ** یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقت رحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، ج۷،ص ۳۳۵،الحدیث ۱۰۷۵۰) جامع صغیر میں ہے: انبیاءِ کرام علیہم السلام کا ذِکر کرنا عبادت ہے اور صالحین کا ذِکر (گناہوں کا) کفارہ ہے۔ (جامع صغیر،ص ۲۶۴،الحدیث ۴۳۳۱ ملخصًا)

ہمیں بُزُرگوں کی باتیں سنائیے

محدّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی کو بچپن ہی سے اپنے بُزُرگوں سے والہانہ عقیدت تھی، چنانچہ آپ اسکول کی تعلیم کے دوران اپنے استاذ سے عَرْض کیا کرتے: ماسٹر جی! ہمیں بُزُرگوں کی باتیں سنائیے اور حضور سرورِ کائنات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ طیبہ پر ضرور روشنی ڈالا کیجئے۔
(حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ، ص ۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۸) شعائرِ اسلام کی تعظیم کرنا

شعائرِ اسلام مثلاً قرآن شریف، خانہ کعبہ، صفا مروہ، مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، طُور سینا اور مختلف مقاماتِ مقدسہ نیز انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام و اولیاءِ عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے مزارات اور آبِ زمزم وغیرہ کی تعظیم کرنا بھی بہت

بڑی نیکی ہے، سورۂ حج کی آیت 32 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (پ ۱۷، الحج ۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

قرآن پاک کو چُوما کرتے

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صُبح قرانِ مجید کو چُوم کر فرماتے: یہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا عَہد اور اُس کی کتاب ہے۔

(دُرِّ مُختار، ج ۹، ص ۶۳۴)

ہاتھ چہرے پر پھیرلیا کرتے

حضورِ اکرم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم منبر شریف پر جس جگہ بیٹھتے تھے حضرتِ سیّدُ نا عبد اللہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما خاص اس جگہ پر اپنا ہاتھ پھرا کر اپنے چہرے پر پھیرلیا کرتے تھے۔ (الشفاء، ج ۲، ص ۵۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۹) ایثار کرنا

اِیثار کا معنیٰ ہے: ’’دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش و حاجت پر ترجیح دینا۔‘‘ اس کا بھی بڑا ثواب ہے، نفس کو دبالیا جائے تو زیادہ مشکل بھی نہیں، اس کی فضیلت ملاحظہ ہو، **سلطانِ دو جہان** صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ بخشش

نشان ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (دوسرے کو) ترجیح دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔

(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۹ ص۷۷۹)

انوکھا دستر خوان

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالحسن انطا کی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الباقی کے پاس ایک بار بَہُت سے مہمان تشریف لے آئے۔ رات جب کھانے کا وَقت آیا تو روٹیاں کم تھیں، چُنانچِہ روٹیوں کے ٹکڑے کر کے دَسترخوان پر ڈالدیئے گئے اور وہاں سے چَراغ اُٹھا دیا گیا، سب کے سب مہمان اندھیرے ہی میں دَسترخوان پر بیٹھ گئے، جب کچھ دیر بعد یہ سوچ کر کہ سب کھا چکے ہونگے چَراغ لایا گیا تو تمام ٹکڑے جُوں کے تُوں موجود تھے۔ ایثار کے جذبے کے تحت ایک لقمہ بھی کسی نے نہ کھایا تھا کیونکہ ہر ایک کی یِہی مَدَنی سوچ تھی کہ میں نہ کھاؤں تا کہ ساتھ والے اسلامی بھائی کا پیٹ بھر جائے۔

(اِتحافُ السّادۃ ج۹ ص۷۸۳)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نَقْل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اللہ! اللہ! ہمارے اَسلاف کا جذبۂ ایثار کس قَدَر حیرت ناک تھا اور آہ! آج ہمارا جذبۂ حِرص وطَمع کہ جب کسی دعوت میں ہوں اور کھانا شروع کیا جائے تو ''کھاؤں کھاؤں'' کرتے کھانے پر ایسے ٹوٹ پڑیں کہ ''کھانا اور چبانا'' بھول کر ''نگلنا اور پیٹ میں لڑھکانا'' شروع کر دیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا دوسرا اسلامی بھائی

تو کھانے میں کامیاب ہو جائے اور ہم رہ جائیں! ہماری حرص کی کیفیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ ہم سے بن پڑے تو شاید دوسرے کے منہ سے نوالہ (نِ۔والہ) بھی چھین کر نگل جائیں!

ایثار کا ثواب مُفت لوٹنے کے نُسخے

کاش! ہمیں بھی ایثار کا جذبہ نصیب ہو، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بغیر خَرچ کے بھی ایثار کے کئی مَواقع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں مسجِد کے اندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دیکر **ایثار** کا ثواب کما سکتے ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اندر بِھیڑ کی صورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بـاِصرار اپنی نِشَسْت پر بٹھا کر اور خود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بٹھا کر اور خود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے، سنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو خود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شمار مَواقع پر اپنے نفس کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں **ایثار** کا ثواب کمایا جا سکتا ہے۔ (ماخوذ از مدینے کی مچھلی، ص ۲۷)

دے جذبہ تُو ایسا ترے نام پر دوں
پسندیدہ چیزیں لُٹا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۴۰)خاموش رہنا

زَبان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ ایسی عظیم نعمت ہے جس کی حقیقی قدر وہی شخص جان سکتا ہے جو قوتِ گویائی سے محروم ہو۔ زَبان کے ذریعے اپنی آخرت سنوارنے کے لئے نیکیوں کا خزانہ بھی اکٹھا کیا جا سکتا ہے اور اس کے غلط استعمال کی وجہ سے دنیا و آخرت برباد بھی ہو سکتی ہے۔ خاموش رہنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور باعثِ ثواب ہے، احادیث مبارکہ میں زَبان پر قابو پانے کے لئے خاموشی کی بہت سی فضیلتیں بیان ہوئی ہیں، سرِ دست چار یار کی نسبت سے **چار فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: ﴿۱﴾ **اَلصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَةِ** خاموشی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (اَلْفِردَوس بماْ ثور الْخطاب ج ۲ ص ۳۶، الحدیث ۳۶۶۵) ﴿۲﴾ **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ** "جو **اللہ** اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔" (بُخاری ج ۴ ص ۱۰۵ حدیث ۶۰۱۸) ﴿۳﴾ **اَلصَّمْتُ سَيِّدُ الْاَخْلَاقِ** خاموشی اَخلاق کی سردار ہے۔ (اَلْفِردَوس بماْ ثور الْخطاب ج ۲، ص ۳۶، الحدیث ۳۶۶۶) ﴿۴﴾ آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۲۴۵ الحدیث ۴۹۵۳)

میزانِ عمل پر بہت بھاری ہے

رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرت سَیِّدُ نا ابوذر غفاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے دو عمل نہ بتاؤں جو کرنے میں بہت ہلکے لیکن میزانِ عمل میں بہت بھاری ہیں؟ انہوں نے عَرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم! ضرور بتایئے۔ اِرشاد فرمایا: **طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ** یعنی کثرت سے خاموش رہنا اور خوش اخلاقی، پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مخلوق کا کوئی عمل ان دونوں جیسا نہیں ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی ج۶ ص۲۳۹ حدیث ۸۰۰۶)

بولنے کی چار اقسام

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی کے فرمانِ والا شان کا خلاصہ ہے: گفتگو کی چار قِسمیں ہیں: {1} مکمّل نقصان دِہ بات {2} مکمّل فائدے مند بات {3} ایسی بات جو نقصان دِہ بھی ہو اور فائدے مند بھی اور {4} ایسی بات جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان۔ پس **پہلی** قِسم کی بات جو کہ مکمّل نقصان دِہ ہے اُس سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے۔ اور اسی طرح **تیسری** قِسم والی بات کہ جس میں نقصان اور فائدہ دونوں ہیں، اس سے بھی بچنا لازِم ہے۔ اور جو **چوتھی** قِسم ہے وہ **فُضُولیات** میں شامل ہے کہ اُس کا نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی کوئی نقصان لہٰذا ایسی بات میں وَقت ضائع کرنا بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے۔ اس

کے بعد صِرْف **دوسری** ہی قِسم کی بات رَہ جاتی ہے یعنی باتوں میں سے تین چوتھائی (یعنی 75%) تو قابلِ استعمال نہیں اور صِرْف ایک چوتھائی (یعنی 25%) بات جو کہ فائدہ مند ہے بس وُہی قابلِ استِعمال ہے مگر اِس قابلِ استِعمال بات کے اندر باریک قسم کی رِیا کاری، بناوَٹ، غیبت، جھوٹے مبالغے '' میں میں کرنے کی آفت'' یعنی اپنی فضیلت و پاکیز گی بیان کر بیٹھنے وغیرہ وغیرہ اندیشے ہیں نیز فائدہ مند گفتگو کرتے کرتے فُضُول باتوں میں جا پڑنے پھر اس کے ذَرِیعے مزید آگے بڑھتے ہوئے اِس میں گناہ کا ارتِکاب ہو جانے وغیرہ وغیرہ خدشات شامل ہیں اور یہ شُمُولِیَّت ایسی باریک ہے جس کا عِلْم نہیں ہوتا، لہٰذا اس قابلِ استِعمال بات کے ذَرِیعے بھی انسان خطرات میں گِھرا رہتا ہے۔ (مُلَخَّص از اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۳۸)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: خاموشی کے طلبگار کو چاہئے کہ زَبان سے کرنے کے بجائے روزانہ تھوڑی بَہُت باتیں لکھ کر یا اشارے سے بھی کرلیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح خاموشی کی عادت شُروع ہو جائے گی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! '' دعوتِ اسلامی '' کی طرف سے نیک بننے کے عظیم نسخے '' مَدَنی اِنعامات '' کا ایک مَدَنی اِنعام یہ بھی ہے: **کیا آج آپ نے زَبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کے لیے کچھ نہ کچھ اشارے سے اور کم از کم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟**

گھر میں مَدَنی ماحول بنانے میں خاموشی کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے ضَرورت بات ، ہنسی مذاق اورتُو تڑاق کی عادات نکال دینے سے گھر میں بھی آپ کا وقار بُلند ہوگا اور جب گھر کے اَفراد آپ کے سنجیدہ پن سے مُتاَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہوں گے تو ان پر آپ کی ''**نیکی کی دعوت**'' بَہُت جلد اثر کرے گی اور گھر میں **مَدَنی ماحول** نہ ہوا تو بنانے میں آسانی ہو جائے گی۔ چُنانچِہ ''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنّتوں بھرے اجتماع میں خاموشی کی اَہَمِیَّت پر کیا ہوا ایک **سنّتوں بھرا بیان** سُن کر ایک اسلامی بھائی نے جو تحریر دی اُس کا خُلاصہ ہے: سنّتوں بھرے بیان میں دی گئی ہدایت کے مطابِق **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھ جیسے باتُونی آدَمی نے **خاموشی** کی عادت ڈالنی شروع کر دی ہے، **سُبْحٰنَ اللہ**! اس کا مجھے بے حد فائدہ پہنچ رہا ہے، میرے ابوالفضول ہونے کی وجہ سے گھر کے اَفراد مجھ سے بدظن تھے مگر جب سے **چُپ رہنا** شروع کیا ہے، گھر میں میری ''پوزیشن'' بن گئی ہے اور خُصُوصاً میری پیاری پیاری ماں جو کہ مجھ سے خوب بیزار رہا کرتی تھیں اب بے حد خوش ہو گئی ہیں، چُونکہ پہلے میں بَہُت ''بکّی'' تھا لہٰذا میری اچّھی باتیں بھی بے اثر ہو جاتی تھیں مگر اب میں امّی جان کو جب کوئی سنَّت وغیرہ بتاتا ہوں تو وہ نہ صِرْف دلچسپی سے سنتی ہیں بلکہ عمل کرنے کی بھی کوشِش کرتی ہیں۔ (ماخوذ از خاموش شہزادہ، ص ۳۸)

بڑھتا ہے خَموشی سے وقار اے مرے پیارے
اے بھائی! زَباں پر تُو لگا قفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۱)مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا

کسی کے دل میں خوشی داخل کرنا بہت آسان مگر اس کا اِنعام کتنا شاندار ہے، اس کا اَندازہ درجِ ذیل روایت سے لگایئے: چنانچہ

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت، قاسم نعمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مؤمن کے دل میں **خوشی** داخل کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور ذِکر میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی **قبر** میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آکر پوچھتا ہے: ''کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟'' وہ کہتا ہے: ''تُو کون ہے؟'' تو وہ فرشتہ جواب دیتا ہے: ''میں وہ **خوشی** ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا، آج میں تیری **وحشت** میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے **جنت** میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، الحدیث ۲۳، ج ۳، ص ۲۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ فضیلت اسی وَقت حاصل ہوسکے گی جب وہ خوشی عین شریعت کے مطابق ہو چُنانچہ اگر عورت نے شوہر کو خوش کرنے کے لئے بے پردگی کی یا بیٹے نے باپ کو خوش کرنے کے لئے داڑھی منڈا دی یا ایک مٹھی سے گھٹا دی تو وہ اس فضیلت کا ہرگز حقدار نہیں ہوگا بلکہ مبتلائے عذابِ نار ہوگا۔ ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں اوراس سے رحمت کا سوال کرتے ہیں۔

کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے والے چند کام

۞ کسی پیاسے کو پانی پلا دینا۞ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینا۞ کوئی دُعا کے لئے کہے تو ہاتھوں ہاتھ اس کے لئے دُعا کر دینا۞ کسی کی بات توجُّہ سے سن لینا ۞ کسی کا مشورہ مان لینا۞ کسی کی جانب سے کی گئی اِصلاح کو قبول کر لینا ۞ ضرورت مند کی مدد کرنا ۞ حاجت مند کو قَرض دے دینا۞ پسندیدہ چیز کھلانا ۞ اہم مواقع پر تحفہ دینا۞ مظلوم کی مدد کرنا ۞ دورانِ سفر بیٹھنے کے لئے جگہ دے دینا۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم

کریں نہ رُخ مِرے پاؤں گناہ کا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۲)نرم گفتگو کرنا

دوسروں سے نرم الفاظ اورنرم لب ولہجے میں گفتگو کرنے کی عادت ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی بڑی نعمت ہے۔حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شفیعِ روزِ شُمار،دوعالَم کے مالک ومختار،حبیبِ پروردگار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جو جہنم پر حرام ہے،(یا یہ فرمایا کہ) جس پر جہنم حرام ہے؟ جہنم ہر نرم خُو،نرم دل اوراچھی

خُو والے شخص پر حرام ہے۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، الحدیث ۲۴۹۶، ج ۴، ص ۲۲۰)

غصے سے مغلوب ہوکر سخت الفاظ یا سخت رویہ اِختیار کرکے خود کو اس فضیلت سے محروم نہ کیجئے، اگر کسی کو کچھ سمجھانا ہو یا اِختلاف رائے کا اظہار کرنا ہوتو اس کے لئے بھی وہ اَنداز اِختیار کیا جائے جس میں رُوکھے پن یا سختی کے بجائے خیر خواہی اوردل سوزی کا پہلو نمایاں ہو۔

میٹھے بول کی بَرَکت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 48 صفحات پر مشتمل رسالے ''میٹھے بول'' کے صفحہ 3 پر ہے: **خُراسان** کے ایک بُزُرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خواب میں حُکْم ہوا: ''تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!'' اُس وَقت **ہلاکو خان** کا بیٹا تگودار خان بَرسرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزُرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سفر کر کے تگودار خان کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر باریش مسلمان **مبلِّغ** کو دیکھ کر اسے مسخری سوجھی اور کہنے لگا: ''میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے کُتّے کی دُم؟'' بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلِّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: ''میں بھی اپنے خالِق و مالِک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کتّا ہوں اگر جاں نثاری اوروفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہوجاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم مجھ سے اچھی ہے جبکہ وہ آپ کا فرمانبردار و وفادار رہے۔'' چُونکہ وہ ایک باعمل مُبلِّغ تھے غیبت وچُغلی، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فُضول

گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان **ذکرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ تر رکھتے تھے لٰہذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے **میٹھے بول** تاثیر کا تیر بن کر تگودار خان کے دل میں پیَوَست ہوگئے ۔ جب اس نے اپنے ''زہریلے کانٹے'' کے جواب میں اس **باعمل مبلِّغ** کی طرف سے ''خوشبودار مَدَنی پھول'' پایا تو پانی پانی ہوگیا اور نرمی سے بولا: آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قِیام فرمائیے۔ چُنانچِہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اس کے پاس مُقیم ہوگئے ۔ تگودار خان روزانہ رات آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے **نیکی کی دعوت** پیش کرتے ۔ آپ کی سَعیِ پیہم نے تگودار خان کے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کر دیا! وُہی **تگودار خان** جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج **اسلام کا شیدائی** بن چکا تھا۔ اسی **باعمل مبلِّغ** کے ہاتھوں تگودار خان اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام ''احمد'' رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلِّغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے وسط ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی ۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نَقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ مبلِّغ ہو تو ایسا! اگر تگودار

کے تیکھے جملے پر وہ بُزُرگ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ غصّے میں آجاتے تو ہرگز یہ **مَدَنی نتائج** برآمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے ہمیں اپنی **زبان** کو قابو میں ہی رکھنا چاہئے کہ جب یہ بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ **میٹھی زبان** ہی تو تھی کہ جس کی شیرینی اور چاشنی نے تگودار خان جیسے وحشی اور خونخوار انسانِ بدتر از حیوان کو انسانیت کے بلند و بالا منصب پر فائز کر دیا۔ ؎

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نرمی کا مَدَنی اِنعام

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے **''مَدَنی اِنعامات''** میں سے ایک مَدَنی اِنعام نرمی کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **''72 مَدَنی اِنعامات''** کے صفحہ 10 پر مَدَنی اِنعام نمبر 28 ہے: آج آپ نے (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چپ سادھ کر غصے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ نیز درگزر سے کام لیا یا اِنتقام (یعنی بدلہ لینے) کا موقع ڈھونڈتے رہے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۳) مسلمان بھائی کو تکیہ پیش کرنا

مجلس میں آنے والے مسلمان کو تکیہ پیش کرنا باعث مغفرت ہے، حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، اس وَقت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکیہ پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ تکیہ حضرت سیِّدُ نا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا تو انہوں نے عَرْض کی: ''اَللّٰہُ اَکْبَر! رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سچ فرمایا۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''ہمیں بھی بتاؤ کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا فرمایا تھا؟'' عَرْض کی: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اس وَقت حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تکیہ سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ تکیہ مجھے عطا فرما دیا اور اِرشاد فرمایا: کوئی مسلمان اپنے بھائی کے پاس جائے اور وہ اس کی تکریم کرتے ہوئے اپنا تکیہ اُسے دے دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب تکریم المسلم بالقاء...الخ، ج ۴، ص ۷۸۳، الحدیث: ۶۶۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۴) مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا

حضرتِ سیِّدُ نا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ راہِ نَجات، سَرْ وَرِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان

ہے: اپنے بھائی سے **مُسکرا کر** مِلنا تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور **نیکی کی دعوت دینا** اور بُرائی سے مَنع کرنا **صَدَقہ** ہے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸٤ حدیث ۱۹٦۳)

شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نَقل کرنے کے بعد ''نیکی کی دعوت'' صفحہ 245 پر لکھتے ہیں: بیان کردہ حدیثِ مبارَکہ میں **مُسکرا کر** ملنے، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنع کرنے کو صَدَقہ کہا گیا۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہ!** **مُسکرا کر** ملنے کی تو کیا بات ہے! مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام کو نہایت سَہل و آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ جی ہاں آپ کی معمولی سی **مُسکراہٹ** کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندَگی میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کرسکتی ہے اور ملتے وَقت بے رُخی اور لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا کسی کا دل توڑ کر اُس کو **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! گمراہی کے گہرے گڑھے میں گرا سکتا ہے، لہٰذا جب بھی کسی سے ملیں، گفتگو کریں اُس وَقت حتَّی الامکان **مُسکراتے** رہئے۔ اگر خُشک مزاجی یا بے توجُّہی سے ملنے کی خصلت ہے تو مِلنساری اور **مُسکرا کر** ملنے کی عادت بنانے کیلئے خوب کوشِش کیجئے، بلکہ **مُسکرانے** کی عادت پکّی کرنے کیلئے ضَرورتاً کسی کی ذِمّے داری بھی لگائیے کہ وہ دوسروں سے بات کرتے ہوئے آپ کا منہ پھولا ہوا یا سپاٹ محسوس کرے تو گاہے بہ گاہے یاد دِہانی کرواتے ہوئے کہتا رہے یا آپ کو اِس طرح کی تحریر دکھا دیا کرے: ''**بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنَّت ہے۔**'' جی ہاں واقِعی یہ سنَّت ہے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی**

کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 73 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''حُسنِ اَخلاق'' صَفحَہ 15 پر ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا، حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے مُتَعَلِّق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات **مُسکرا** کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: ''میں نے حُسنِ اخلاق کے پیکر، ملنساروں کے رہبر، غمزدوں کے یاوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو دیکھا کہ آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم دَورانِ گفتگو **مسکراتے** رہتے تھے۔'' (مکارِمُ الاخلاق للطَّبرانی، ص۳۱۹، الحدیث ۲۱)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس **تبسُّم کی عادت** پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

مغفرت کردی جاتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا نُفَیع اَعمٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مُصافَحہ فرمایا (یعنی ہاتھ ملائے) اور **مسکرانے** لگے، پھر پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عَرْض کی: نہیں۔ تو فرمانے لگے کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم نے مجھے شَرَفِ ملاقات بخشا تو میرے ساتھ ایسے ہی کیا پھر مجھ سے پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عَرْض کی: نہیں۔ آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ملاقات کرتے وَقت مُصافَحہ

کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے **مسکراتے** ہیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفِرت کردی جاتی ہے۔ (اَلْمعجم الاَوْسَط لِلطّبَرانی، ج۵، ص۳۶۶، حدیث ۷۶۳۰)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مذکورہ حدیثِ پاک میں لَفظ ''**اللہ** کیلئے'' اچّھی نیّت کی صَراحت کرتا ہے۔ بَہر حال کسی مسلمان سے ہاتھ ملانا اور دورانِ گفتگو **مُسکرانا** صِرْف اسی صورت میں باعثِ ثوابِ آخرت ومغفِرت ہے جبکہ یہ ہاتھ ملانا اور مُسکرانا صِرْف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے کی نیّت سے ہو۔ اپنی مِلنساری کا سکّہ جمانے، کسی مالدار یا سیاسی ''شخصیَّت'' کی خوشنودی پانے، دُنیوی مذموم مَفاد پرستی والی ''ذاتی دوستی'' بڑھانے اور **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اَمرد کے ہاتھوں کے مَساس (یعنی چُھونے) اور اُس کی جوابی مُسکراہٹ کے ذَرِیعے گناہوں بھری لذّت پانے وغیرہ بُری نیّتوں کے ساتھ نہ ہو۔ (ماخوذ از ''نیکی کی دعوت'' ص۲۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۵) بیچی ہوئی چیز واپس لینا

بعض اوقات ایک اسلامی بھائی کوئی چیز خریدنے کے بعد کسی مجبوری سے واپس کرنا چاہتا ہے حالانکہ اس شے میں کوئی عیب بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی اور شرعی وجہ ہوتی ہے جس سے بیچنے والے پر اس چیز کا واپس لینا واجب ہو، لیکن ایسی صورت میں اگر وہ خریدار کی پریشانی ختم کرنے کی نیت سے وہ چیز واپس لے لے (جسے فقہی

زَبان میں ''اِقَالَہ'' کہتے ہیں) تو اسے خاص فرق نہیں پڑے گا لیکن فضیلت بہت بڑی ملے گی۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو بیچی ہوئی چیز اس کے واپس کرنے پر واپس لے لی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی پریشانی کو اٹھا دے گا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، ج ۳، ص ۳۶، الحدیث: ۲۱۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۶) قبلہ رخ بیٹھنا

بِالْخُصُوص تِلاوت، دِینی مُطالَعہ، فتاوٰی نَوِیسی، تصنیف و تالیف، دُعا و اَذکار اور دُرُود و سلام وغیرہ کے مواقع پر اور بِالعُموم جب جب بیٹھیں یا کھڑے ہوں اور کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اپنا چِہرہ قبلہ رُخ کرنے کی عادت بنا کر آخِرت کیلئے ثواب کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے۔ (قبلہ کی دائیں یا بائیں جانب 45 ڈگری کے زاوِیے (یعنی اینگل) کے اندر اندر ہوں تو قبلہ رُخ ہی شُمار ہوگا) سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عُمُوماً قبلہ رُو ہو کر بیٹھتے تھے۔ (احیاء العلوم، ج ۲، ص ۴۴۹)

تین فرامین مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(۱) مجالِس میں سب سے مُکرّم (یعنی عزّت والی) مجلس (یعنی بیٹھک) وہ ہے جس میں قبلے کی طرف مُنہ کیا جائے۔ (المعجم الاوسط، ج ۶، ص ۱۶۱، الحدیث: ۸۳۶۱) (۲) ہر شے کے لئے شَرَف (یعنی بُزُرگی) ہے اور مجلس (یعنی بیٹھنے) کا شَرَف یہ ہے کہ اس میں قبلے کو مُنہ کیا جائے۔ (المعجم الکبیر، ج ۱۰، ص ۳۲۰، الحدیث: ۱۰۷۸۱) (۳) ہر شَے کیلئے سرداری ہے اور

مجالِس کی سرداری اس میں قِبلے کو مُنہ کرنا ہے۔ (المعجم الاوسط، ج ۲، ص ۲۰، الحدیث: ۲۳۵۴)

مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے سنّت

مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دورانِ بیان و تدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قبلے کی طرف رکھیں تا کہ ان سے عِلم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ **قبلہ** ہو سکے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ ناعلّامہ حافِظ سَخاوی علیہ رَحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **قِبلے** کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جنہیں عِلم سکھا رہے ہیں یا وعظ فرما رہے ہیں **اُن کا رُخ قبلے کی طرف رہے۔** (المقاصد الحسنۃ، ص ۸۸ دار الکتاب العربی بیروت) **ممکن** ہو تو میز کُرسی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ جب بھی بیٹھیں آپ کا مُنہ جانبِ قِبلہ رہے۔

حصولِ ثواب کی نیت ضرور کر لیجئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **اگر اتِّفاق** سے کعبہ رُخ بیٹھ گئے اور حُصولِ ثواب کی نیّت نہ ہو تو اَجر نہیں ملے گا لہٰذا اچھّی اچھّی نیّتیں کر لینی چاہئیں مَثَلاً یہ نیّتیں: {۱} ثوابِ آخِرت {۲} ادائے سنّت اور {۳} تعظیمِ کعبہ شریف کی نیّت سے قِبلہ رُو بیٹھتا ہوں۔ دِینی کُتُب اور اسلامی اسباق پڑھتے وَقْت یہ بھی نیّت شامل کی جاسکتی ہے کہ قِبلہ رُو بیٹھنے کی سنّت کے ذَرِیعے علمِ دین کی بَرَکت حاصِل کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

مدینے شریف کی نیت بھی شامل کرلیجئے

پاک و ہند نیز نیپال، بنگال اور سری لنکا وغیرہ میں جب کعبے کی طرف مُنہ کیا جائے تو ضِمناً مدینۂ منوّرہ کی طرف بھی رُخ ہو جاتا ہے لہٰذا یہ نیّت بھی بڑھا دیجئے کہ تعظیماً مدینۂ منوّرہ کی طرف رُخ کرتا ہوں۔(ماخوذ از جنات کا بادشاہ،ص۱۷)

بیٹھنے کا حسیں قرینہ ہے رُخ اُدھر ہے جِدھر مدینہ ہے
دونوں عالم کا جو نگینہ ہے میرے آقا کا وہ مدینہ ہے
رُو بَرُو میرے خانۂ کعبہ اور اَفکار میں مدینہ ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۷) مجلس برخاست ہونے کی دُعا پڑھنا

مجلس(یعنی بیٹھک) سے فارِغ ہوکر یہ دُعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ مُعاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خیر (یعنی اچّھائی) پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے: **سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ** (ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔) (سنن ابوداؤد ج۴ ص۳۴۷، الحدیث: ۴۸۵۷)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس دعا کے پڑھنے والوں کو اپنی دعا سے نوازتے ہوئے لکھتے ہیں: یاربِّ مصطفٰے! عَزَّوَجَلَّ جو کوئی اجتماع، دَرس، مَدَنی قافِلوں کے حلقے اور دینی و دُنیوی بیٹھک کے اختتام پر حسبِ حال یہ دُعا پڑھے اور موقع

پاکر پڑھوانے کی عادت بنائے اُس کو جنّتُ الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس عنایت کر اور مجھ پاپی و بدکار گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی یہ دُعا قبول فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبی الامین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۸) مسلمان سے محبت رکھنا

رضائے الٰہی پانے کے لئے کسی مسلمان سے محبت رکھنا بھی کارِثواب ہے، چنانچہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم اِرشاد فرماتے ہیں ’’ :**اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ** یعنی سب سے بہتر عمل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرنا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے دُشمنی کرنا ہے۔‘‘

(سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب مجانبۃ اھل الأ ھواء، الحدیث ۴۵۹۹، ج ۴، ص ۲۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے اس لئے محبت کی جائے کہ وہ دیندار ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عَداوت کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے عَداوت ہو تو اس بنا پر ہو کہ وہ دین کا دشمن ہے یا دیندار نہیں۔ (نزھۃ القاری، ج۱، ص ۲۹۵) امام غزالی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص باورچی سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اس سے اچھا کھانا پکوا کر فقراء کو بانٹے تو یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت ہے اور اگر عالِمِ دین سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اس سے علم دین سیکھ کر دنیا کمائے تو یہ دنیا کے لئے محبت ہے۔ (مرأۃ المناجیح، ج۱، ص ۵۴)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی تجھ سے محبت فرماتا ہے

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات، **محبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوات** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ایک شخص کسی شہر میں اپنے کسی بھائی سے ملنے گیا تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ اس کے راستے میں بھیجا جب وہ فرشتہ اس کے پاس پہنچا تو اس سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس شہر میں میرا ایک بھائی رہتا ہے اس سے ملنے جا رہا ہوں۔ اس فِرِشتے نے پوچھا: کیا اس کا تجھ پر کوئی اِحسان ہے جسے اُتارنے جا رہا ہے؟ تو اس نے کہا: نہیں بلکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فِرِشتے نے کہا: مجھے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے پاس بھیجا ہے تا کہ تجھے بتا دوں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تو اس کیلئے دوسروں سے محبت کرتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ، باب فضل الحب فی اللہ، الحدیث ۲۵۶۷، ص ۱۳۸۸)

مجھے آپ سے محبت ہے

حضرتِ سَیِّدُ نا ابو ادریس خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو میں نے چمکدار دانتوں والے ایک نوجوان کو دیکھا، اس کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ جب ان میں کسی بات پر اختلاف ہو جاتا تو وہ اس کی طرف رجوع کرتے اور اس کے قول کو فَیصل (یعنی فیصلہ کن) مانتے۔ میں نے ان کے بارے میں کسی سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ حضرتِ سَیِّدُ نا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہیں۔اگلے دن میں صبح سویرے مسجد میں پہنچا تو میں نے انہیں پہلے سے نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں نے ان کی نماز مکمل ہونے کا انتظار کیا۔جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں ان کے سامنے سے انکی خدمت میں حاضِر ہوا اوربعدِ سلام عَرْض کی:''خدا کی قسم! میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔''انہوں نے مجھ سے پوچھا:''کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہو؟''عَرْض کی:''جی ہاں! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے۔'' انہوں نے پھر پوچھا:''کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہو؟''میں نے دوبارہ عَرْض کی:''جی ہاں! **اللہ** کے لئے۔''تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ کھینچ کر مجھے اپنے ساتھ چمٹالیا اور فرمایا:تمہیں مبارک ہو کہ میں نے **رسولُ اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ میرے لئے آپس میں محبت کرنے والے اور میرے لئے اکٹھے ہوکر بیٹھنے والے اور میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والے اور میرے لئے خرچ کرنے والے میری محبت کے حق دار ہوگئے۔(موطا امام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، الحدیث ۱۸۲۸، ج۲،ص۴۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۹)راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

اگر راستے میں کوئی ایسی چیز پڑی ہو جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو مثلاً کوئی کانٹا یا چھلکا یا پتھر وغیرہ تو ذرا سی محنت سے اُسے وہاں سے ہٹا دیجئے اور عظیم الشان ثواب کے حقدار بنئے، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْدا رضی اللہ

تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جس نے مسلمانوں کے راستے سے ایذا پہنچانے والی چیز ہٹادی اسکے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایک نیکی لکھی جائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس نیکی کے سبب اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۳۲، ج۱، ص۱۹)

جنت میں داخلہ مل گیا

حضرتِ سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ایک شخص کسی راستے سے گزر رہا تھا، اس نے اس راستے پر ایک کانٹے دار شاخ کو پایا تو اسے راستے سے ہٹا دیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو اس شخص کا یہ عمل پسند آیا اور اس بندے کی مغفرت فرمادی۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص راستے کے بیچ میں پڑی ہوئی درخت کی شاخ کے قریب سے گزرا تو اس نے کہا: خدا کی قسم! میں مسلمانوں کے راستے سے اسے ضرور ہٹادوں گا تا کہ وہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے تو اسے جنت میں داخل کردیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے ایک شخص کو جنت میں پھرتے ہوئے دیکھا کیونکہ اس نے راستے میں گرے ہوئے ایک درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف پہنچا رہا تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۱۹۱۴، ص ۱۴۱۰)

ایک نیکی نے جادو نا کام کردیا

حضرت سَیِّدُ نا ابو حَفْص حداد علیہ رَحمَۃُ اللہ الجواد پہلے پہل ایک خوبصورت کنیز پر

عاشق ہوکر اپنا سُکھ چین کھو بیٹھے۔ کسی نے آپکو بتایا کہ فلاں علاقے میں ایک یہودی رہتا ہے جو جادو کا ماہر ہے، وہ یقیناً تم کو تمہاری محبوبہ سے ملا دے گا۔ آپ فوراً اس یہودی کے پاس پہنچے اور اس سے اپنا تمام حال بیان کیا۔ اس یہودی نے کہا کہ تمہارا کام ہوجائے گا لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ تم چالیس دن تک کسی بھی قسم کی نیکی نہیں کرو گے، پہلے اس پر عمل کرو پھر میرے پاس آنا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس شرط کو قبول کرلیا اور چالیس دن حسبِ شرط گزارنے کے بعد آپ اس کے پاس پہنچ گئے۔ اس نے جادو کرنا شروع کیا، لیکن اس کا کوئی اثر ظاہر نہ ہوا۔ کئی مرتبہ کوشش کرنے کے بعد اس نے کہا کہ ہو نہ ہو، تم نے ان چالیس دنوں میں کوئی نہ کوئی نیکی ضرور کی ہے، ورنہ میرا جادو کبھی ناکام نہ جاتا! ذرا سوچ کر بتاؤ! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کہا: میں نے کوئی نیکی نہیں کی، ہاں! ایک دن راستے میں پڑے ہوئے پتھر کو اس خیال سے ایک طرف کر دیا تھا کہ کوئی مسلمان اس سے ٹکرا کر زخمی نہ ہو جائے۔ یہ سن کر اس جادوگر نے کہا: افسوس ہے تم پر کہ تم نے چالیس دن تک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حُکم کی نافرمانی کی اور اسے فراموش کئے رکھا لیکن اس نے تمہارے ایک عمل کو بھی ضائع نہیں جانے دیا اور اس چھوٹی سی نیکی کو وہ شرفِ قبولیت بخشا کہ میرا جادو مکمل طور پر ناکام ہو گیا؟ اس بات سے آپ کے دل میں ایک آگ سی لگ گئی، فوراً توبہ کی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوگئے، آخرِ کار درجہ ولایت پر فائز ہوئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب سی وہشتم، ذکر ابوحفص حداد، ج ۱، ص ۲۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مسلمان کو تکلیف سے بچانے کی مَدَنی سوچ کی بدولت حضرت سَیِّدُنا ابو حفص حداد علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الجواد کو توبہ نصیب ہوگئی ،مگر افسوس کہ آج کل کے مسلمان اس عظیم نیکی سے قدرے غافِل ہیں بلکہ اُلٹا راستوں میں تکلیف دہ چیزیں ڈال دیتے ہیں مثلاً ریلوے اسٹیشن یا بس اسٹینڈ پر کیلے کے چھلکے پھینک دیتے ہیں پھر جب لوگ ٹرین یا بس میں سوار ہونے کے لئے دوڑتے ہیں تو اس چھلکے سے پھسل کر گر کر زخمی ہوجاتے ہیں اور بعض تو ٹرین یا بس کے نیچے کُچل کر ہلاک بھی ہوجاتے ہیں۔اسی طرح بعض لوگ شادیوں یا نیاز وغیرہ کے موقع پر گلی میں گڑھے کھود کر دیگیں پکاتے ہیں اور بعد میں ان گڑھوں کو کھلا ہی چھوڑ دیتے ہیں جس کی وجہ سے کئی گاڑیاں حادثے کا شکار ہوتی ہیں اور کئی بوڑھے حضرات ان میں گر کر ہڈیاں تڑوا بیٹھتے ہیں ۔تمام اسلامی بھائیوں کو اس قسم کی حرکتوں سے بچنا چاہیئے بلکہ راستوں میں موجود کسی تکلیف دہ چیز پر نظر پڑ جائے تو اس کو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ہٹا کر ثواب کمانا چاہیئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے
کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی! زندگی کا (وسائلِ بخشش ،ص۱۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۰) جانوروں پر رحم کھانا

اسلام اتنا پیارا مذہب ہے کہ اس میں انسان تو انسان جانوروں کے بھی

حقوق موجود ہیں ، چنانچہ جو جانور سانپ بچھو وغیرہ کی طرح مُوذِی (یعنی اذیت پہنچانے والے) نہ ہوں ان کو بلاوجہ تکلیف پہنچانا مَنْع ہے، یہاں تک کہ جن جانوروں کو کھانے کے لئے ذَبْح کیا جاتا ہے انہیں بھی ایسے طریقے سے ذَبْح کرنے کی تاکید ہے جس میں انہیں کم سے کم تکلیف ہو، چنانچہ مَدَنی آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حُکْم دیا کہ جب تم ذَبْح کرو تو اَحسن (یعنی خوب عمدہ) طریقے سے ذَبْح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کرلیا کرو اور ذَبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۱۰۸۰ حدیث ۱۹۵۵) بوقتِ ذَبْح رضائے الٰہی کی نیّت سے جانور پر رَحْم کھانا **کارِثواب** ہے جیسا کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عَرْض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! مجھے بکری ذَبْح کرنے پر رَحْم آتا ہے۔ فرمایا: اگر اس پر رَحْم کرو گے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی تم پر رَحْم فرمائے گا۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۰۴ حدیث ۱۵۵۹۲)

جانوروں پر رحم کی اپیل

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''ابلق گھوڑے سوار'' کے صفحہ 15 پر لکھتے ہیں: **گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعیُّن کرلیا** جائے ، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیّت کا باعث ہے۔ ذَبْح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمَّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبْح کر لینے کے بعد

جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد ''ٹھنڈی'' کرنے کیلئے ذَبْح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبْح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضَروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوُجُود قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہوگا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد3 صَفْحہ660 پر ہے: ''جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظُلْم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظُلْم کرنا مسلم پر ظُلْم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعِین و مددگار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظُلْم سے کون بچائے!''

(دُرِّ مُختار و رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۶۳)

مرنے کے بعد مظلوم جانور مُسلّط ہو سکتا ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنَّم میں لے جانے والے اَعمال**'' جلد2 صَفْحہ323 تا 324 پر ہے: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مِثْل بدلہ لیا جائے گا جو اس

نے جانور پر ظُلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔اس پر درج ذَیل حدیثِ پاک دَلالت کرتی ہے۔چُنانچِہ رَحمتِ عالَم ،نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہنَّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چِہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔اس روایت کا حُکْم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے۔ (اَلزَّواجِرُج ٢ ص ١٧۴)

کتے کو پانی پلانے والے کی بخشش ہوگئی

حضرتِ سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ایک روز ایک شخص کسی رستہ سے جا رہا تھا کہ اسے سخت گرمی محسوس ہوئی اسے ایک کنواں مل گیا وہ کنوئیں میں اُترا اور پانی پیا، جب باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس شخص نے سوچا اس کتے کو بھی میری ہی طرح پیاس لگی ہے، وہ دوبارہ کنوئیں میں اُترا اپنے (چمڑے کے) موزے کو پانی سے بھرا، اور موزہ اپنے منہ میں دبا کر باہر آیا پھر اس پیاسے کُتے کو پانی پلا دیا اس کا یہ عمل **اللہ** تعالیٰ کو پسند آیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔صحابہ رضوانُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْھِم اَجمعین نے عَرْض کی: **یارسولَ اللہ** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ! کیا ہمارے لئے چوپایوں میں بھی اجر ہے؟ فرمایا: فِی کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ ہر تَرجگر (یعنی ذی روح) میں ثواب

ہے۔(صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب رحمۃ الناس والبھائم،، ج ۴،ص ۱۰۳، الحدیث :۶۰۰۹)

مکّھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہوگیا

کسی نے خواب میں **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کو دیکھ کر پوچھا: **ما فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ** ؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک **مکّھی** سیاہی (INK) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہوکر اُڑ گئی۔

(لطائفُ المِنَن وَالْاَخلاق لِلشَّعرانی ص۳۰۵)

مکھی کو مارنا کیسا؟

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **یادرہے!** مکھیاں تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی حُصولِ نَفْعْ یا دَفعِ ضَرر (یعنی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان زائل کرنے) کیلئے مکھی یا کسی بھی بے زَبان جانور کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خوامخواہ اُس کو بار بار زندہ کُچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلا ضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے

ہٹانے سے عُموماً زخمی ہوجاتی ہے، موقع کی مُناسَبت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۱)مریض کی عِیادت کرنا

بیمار کی عِیادت کرنا بھی بڑے اجروثواب کا کام ہے، شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے مریض کی عِیادت کی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر پَچھتّر ہزار ملائکہ کے ذَرِیعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپَس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک دَرَجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رہے گی۔ (الترغیب والترھیب حدیث ۱۳، ج ۴، ص ۱۶۵)

فِرِشتے عِیادت کریں گے

حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے عَرض کی کہ ''مریض کی **عیادت** کرنے والے کو کیا اجر ملے گا؟'' **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: ''اس کے لئے دو فِرِشتے مقرر کئے جائیں گے جو قیامت تک اس کی **قبر** میں روزانہ

اس کی عیادت کریں گے۔'' (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور،ص ۱۵۹)

عِیادت کے سات مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد 3 حصہ 16 صَفْحَہ 505 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ❁ مریض کی عِیادت کرنا سنت ہے ❁ اگر معلوم ہے کہ عِیادت کو جائے گا تو اس بیمار پر گراں گزرے گا ایسی حالت میں عِیادت نہ کرے ❁ عِیادت کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❁ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بَھلی معلوم ہوں ❁ اس کی مِزاج پُرسی کرے ❁ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ ❁ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے کیونکہ عِیادت حقوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مُسلِم ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۳،ص ۵۰۵)

مریض کے لئے ایک دُعا

حضرتِ سیِّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عِیادت کی جس کی موت کا وَقْت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا:

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ میں عظمت والے، عرش عظیم کے مالک یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ، الحدیث ۳۱۰۶، ج ۳، ص ۲۵۱)

عِیادت کا مَدَنی اِنعام

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نُسخے ''**مَدَنی اِنعامات**'' میں سے ایک مَدَنی اِنعام مریض کی عِیادت کا بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ''**72 مَدَنی اِنعامات**'' کے صفحہ 19 پر مَدَنی اِنعام نمبر 53 ہے: کیا آپ نے اس ہفتہ کم ازکم ایک مریض یا دُکھی کی گھر یا اسپتال جا کر سنت کے مطابق **غمخواری** کی اور اسکو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطّاریہ** کے استعمال کا مشورہ دیا؟

اُتار دے مری نَس نَس میں ''مَدَنی اِنعامات''
نصیب ہوتا رہے ''مَدَنی قافِلہ'' یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۲) مسلمان کی حاجت روائی کرنا

مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِثواب ہے مثلاً اس کو راستہ بتا دینا، سامان اٹھانے میں اس کی مدد کر دینا یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر دینا، الغرض کسی بھی طرح سے اس کے کام آنے کی بڑی فضیلت ہے، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ،

فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر پَچھتّر ہزار ملائکہ کے ذَرِیعے سایہ فرماتا ہے، وہ فِرِشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور وہ فارِغ ہونے تک رَحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارِغ ہوجاتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔ (الترغیب والترھیب حدیث ۱۳، ج ۴، ص ۱۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اِس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری وغمگُساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رَہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزّت وآبرو اور اُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور محبّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النبی الامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پریشانی دور فرمائے گا

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظُلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رُسوا کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، ص ۱۳۹۴، الحدیث: ۲۵۸۰)

میں نے تمہاری حاجت پوری کی تھی

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو صفوں میں کھڑا کیا جائے گا۔ پھر جب اہلِ جنت وہاں سے گزریں گے تو ان میں سے ایک شخص ایک جہنمی کے پاس سے گزرے گا تو وہ جہنمی کہے گا: ''اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جب تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟'' پھر وہ اس شخص کے لئے شفاعت کرے گا۔ پھر اس شخص کا گزر دوسرے جہنمی کے قریب سے ہوگا تو وہ اس سے کہے گا: ''کیا تجھے وہ دن یاد نہیں کہ جب میں نے تجھے وُضو کے لئے پانی دیا تھا؟'' تو وہ اس کے لئے بھی شفاعت کرے گا۔ پھر اس کا گزر تیسرے شخص کے قریب سے ہوگا تو وہ اس سے کہے گا: ''اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جب تو نے مجھے فلاں کی حاجت روائی کے لئے بھیجا تھا تو میں تیری وجہ سے چلا گیا تھا۔'' تو وہ اسکی بھی شفاعت کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل صدقۃ الماء، ج ۴، ص ۱۹۶، الحدیث: ۳۶۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۳) جائز سفارش کرنا

کسی مسلمان کی جائز سفارش کرنا بھی بڑے ثواب کا کام ہے، حضرتِ سَیِّدُنا ابوموسیٰ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ مکی مَدَنی آقا صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے کوئی ضرورت

بیان کی جاتی تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم (ہمیں سائل کے بارے میں) اِرشاد فرماتے: سفارش کروثواب دیئے جاؤ گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی کی زَبان پر جو چاہے فیصلہ فرمائے۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، الحدیث ۱۴۳۲، ج۱، ص ۴۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات کا خیال رکھنا بے حد ضَروری ہے کہ سفارش جائز مقصد کے لئے ہو، کوئی ناجائز یا ناحق کام نکلوانا مقصود نہ ہو نیز سفارش حتمی اَنداز کے بجائے لچک والے الفاظ میں ہونی چاہئے مثلاً اگر آپ مناسب سمجھیں تو فلاں کا یہ کام کر دیجئے، چنانچہ مُفَسّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس جُز ''سفارش کروثواب دیئے جاؤ گے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس سائل یا حاجت مند کی حاجت روائی کے لیے ہم سے سفارش کرو تم کو سِفارش کرنے کا ثواب ملے گا۔ معلوم ہوا کہ حاکم سے حق اور اہلِ حق کی سفارش کرنا ثواب ہے کہ نیکی کرنا، نیکی کرانا، نیکی کا مشورہ دینا سب ہی ثواب ہے۔ باطل کی سفارش گناہ ہے، فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں کہ شرعی حُدُوْد (یعنی اللہ ورسول کی طرف سے مقرر کردہ سزا) میں سفارش حرام ہے اور تَعْزِیرَات (یعنی قاضی کی طرف سے بغرضِ مصلحت دی جانے والی سزا) میں سفارش جائز۔ (مراۃ المناجیح، ج٦، ص ٥٥٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۴) جھگڑے سے بچنا

لڑائی جھگڑا اچھی بات نہیں، اس سے بچنے والے کو عظیم بِشارت سے نَوازا

گیا ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کے لئے اَطرافِ جنّت میں گھر کا ضامن ہوں۔

(سُنَن ابی داود، ج ۴ ص ۳۳۲، الحدیث ۴۸۰۰ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کیلئے ضَروری ہے کہ اُس کی ذات سے کسی مسلمان کو کسی طرح کی بھی ناحق تکلیف نہ پہنچے، نہ اس کا مال لُوٹے، نہ عزّت خراب کرے، نہ اِسے جھاڑے نہ اِسے مارے نیز مسلمانوں کو آپس میں جھگڑنے سے کیا واسِطہ! یہ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ ہوتے ہیں، چُنانچہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

(صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں کہ کامل مسلمان وہ ہے جو لُغَۃً (یعنی لُغوی اِعتبار سے) اور شرعاً (بھی) ہر طرح مسلمان ہو۔ (اور) وہ مومن ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنہ، چُغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

(۵۵) اعتکاف کرنا

اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت

ہے کہ سرکارِ ابدقرار، شفیعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کیساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص ۵۱۶، الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجِد میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بہ نیّتِ اِعتِکاف ٹھہرنے کو اِعتِکاف کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) **اعتِکافِ واجِب:** اِعتِکاف کی نَذْر (یعنی مَنّت) مانی یعنی زَبان سے کہا : میں **اللہ** رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کیلئے فُلاں دن یا اتنے دن کا اِعتِکاف کروں گا تو اب جتنے بھی دن کا کہا ہے اُتنے دن کا اِعتِکاف کرنا واجِب ہوگیا۔

(۲) **اعتِکافِ سُنّت:** رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کا اعتِکاف سنّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفایہ ہے۔

(۳) **اعتِکافِ نَفل:** نذْر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے علاوہ جو اعتِکاف کیا جائے وہ مستَحَب (یعنی نفلی) و سنّتِ غَیر مُؤَکَّدہ ہے۔

نفلی اعتِکاف کرنا نسبتاً آسان ہے کیونکہ اس کیلئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وَقت کی قید، یہ چند لمحات کیلئے بھی کیا جا سکتا ہے، لہٰذا جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں اِعتِکاف کی نیّت کر لیجئے۔ اِعتِکاف کی نیّت کرنا کوئی مشکِل کام نہیں، نیّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کرلیا کہ میں سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت

کرتا ہوں تو یہی کافی ہے اور اگر دل میں نیّت حاضِر ہے اور زَبان سے بھی یہی الفاظ ادا کرلیں تو زیادہ بہتر ہے۔ مادَری زَبان میں نیّت یاد کرلیں تو زیادہ مناسِب ہے۔ ہوسکے تو آپ یہ عَرَبی نیّت یاد کرلیجئے: نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی۔ جب تک مسجِد میں رہیں گے کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں اِعتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا، جب مسجِد سے باہَر نکلیں گے اِعتِکاف خَتم ہوجائے گا۔ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مذہبِ مُفتیٰ بِہٖ پر (نفلی) اِعتِکاف کیلئے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہوسکتا ہے جب سے داخل ہو باہر آنے تک (کیلئے) اِعتِکاف کی نیّت کرلے، انتظارِ نماز و ادائے نماز کے ساتھ اِعتِکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ ج ۵ ص ۶۷۴) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں جائے اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، جب تک مسجد ہی میں رہے گا اِعتِکاف کا بھی ثواب پائے گا۔[۱] (ایضاً ج ۸ ص ۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۶) تعزیت کرنا

جب کسی کا بچّہ بیمار ہوجائے، کوئی بے روزگار یا قرضدار ہوجائے، حادِثے

مدینہ

[۱]: اعتکاف کے مزید فضائل جاننے کے لئے شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی عظیم الشان تالیف فیضانِ سنت جلد اول کے باب ''فیضانِ اعتکاف'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

کا شکار ہو جائے، چور یا ڈاکو مال لیکر فرار ہو جائے، کاروبار میں نقصان سے ہمکنار ہو جائے کوئی چیز گم ہو جانے کے سبب بیقرار ہو جائے، اَلغَرَض کسی طرح کی بھی پریشانی سے دو چار ہو جائے اُس کی دلجوئی کرنا اسے تسلّی دینا بَہُت بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچِہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، رسولِ انور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رُوح پَرْوَر ہے: جوکسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کالباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمِیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کریگا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔

(المعجم الاوسط، ج۶،ص۴۲۹،الحدیث ۹۲۹۲)

یا خدا صدقہ نبی کا بخش مجھ کو بے حساب
نزع و قبر و حشر میں مجھ کو نہ دینا کچھ عذاب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی اِنعامات اور غم خواری

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے **''مَدَنی اِنعامات''** میں سے ایک مَدَنی اِنعام غم خواری کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **''72 مَدَنی اِنعامات''** کے صفحہ 19 پر مَدَنی اِنعام نمبر 53 ہے: کیا آپ نے اس

ہفتے کم ازکم ایک مریض یا دکھی کی گھر یا اسپتال جا کر سنت کے مطابق غمخواری کی؟ اور اسکو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذات عطاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۷) تنگ دست قَرْض دار کو مُہلت دینا یا اس کے قَرْض میں کچھ کمی کرنا

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم مسجد میں تشریف لائے تو زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمارہے تھے، جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے قرض میں کمی کی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم کی گرمی سے بچائے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر، الحدیث ۶۶۶٦، جلد ۴، ص ۲۴۰)

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے قرض میں کمی کی، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی انظار المعسر، الحدیث ۱۳۱۰، ج ۳، ص ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب قِیامت کا دن ہوگا اور سورج سوا میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، شدّتِ پیاس سے زَبانیں باہَر نکل پڑی ہوں گی، لوگ پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، **عرش کے سائے** کی صحیح معنوں میں اُسی وَقت اَھَمِّیَّت پتا چلے گی، اِس کی طلب اپنے دل میں پیدا کیجئے، گرمیوں کی دوپَہر ہو اور آپ چلچلاتی دھوپ میں لَق ودَق صَحرا کے اندر ننگے پاؤں چل رہے ہوں اگر ایسے میں کوئی سائبان یا سائے کی جگہ نظر آجائے اُس وَقت آپ کو کس قَدَر خوشی ہوگی اِس کا آپ بخوبی اَندازہ کر سکتے ہیں حالانکہ قِیامت کی تَمازَت (یعنی گرمی) کے مقابلے میں دنیا کی دھوپ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لہٰذا بروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ''سایۂ عرش'' پانے کیلئے آج دنیا میں تنگ دست قَرْضدار کو مہلت دینے یا اس کے قَرض میں کمی کرنے کی آسان نیکی کر لیجئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں **سایۂ عرش** کی بھیک بھی مانگتے رہئے۔ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ** یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالٰی اسے قِیامت کی بے چینیوں سے نَجات دلائے تو اسے چاہئے کہ وہ کسی تنگ دست کی مشکل آسان کر دے یا اس کے قَرْضے میں رعایت کر دے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، الحدیث: ۱۵۶۳، ص ۸۴۵)

یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن ❁ دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زَبانیں باہَر آئیں پیاس سے ❁ صاحِبِ کوثر شہِ جُودو عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر

سیِّدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صدقے کا ثواب ملے گا

حضرتِ سَیِّدُنا بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، **مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی تنگ دست کومہلت دی تو اس کے لئے ہر روز اس قرض کی مِثْل صَدَقہ کرنے کا ثواب ہے۔ پھر میں نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی تنگ دست کومہلت دی تو اسے روزانہ اتنا ہی مال دومرتبہ صَدَقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! پہلے تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس نے کسی تنگدست کومہلت دی اس کے لئے ہر روز اس قرض کی مِثْل صَدَقہ کرنے کا ثواب ہے، پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ فرمایا کہ جس نے کسی تنگدست کومہلت دی اس کے لئے ہر روز اس قرض سے دوگنا صَدَقہ کرنے کا ثواب ہے!'' تو رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اسے روزانہ قرض کی مِقدار کے برابر مال صَدَقہ کرنے کا ثواب تو قرض کی ادائیگی کا وَقْت آنے سے پہلے ملے گا، اور جب ادائیگی کا وَقْت ہوگیا پھر اس نے قرضدار کومہلت دی تو اسے روزانہ اتنا مال دومرتبہ

صَدَقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر ...الخ، ج ۴، ص ۲۴۲، الحدیث: ۶۶۷۶)

میں نے تجھے معاف کیا

رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ایک شخص جس نے کبھی کوئی اچھا عمل نہ کیا تھا، لوگوں کو قرض دیا کرتا تو اپنے قاصد سے کہا کرتا قرض دار جو کچھ آسانی سے دے اسے لیا کرو اور جس میں قرضدار کو دُشواری ہو اسے چھوڑ دیا کرو اور چشم پوشی کرو شاید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں معاف فرما دے۔ جب اس کا اِنتقال ہوا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: کیا تو نے کبھی کوئی اچھا عمل کیا؟ تو اس نے عَرض کیا، نہیں، مگر میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، جب میں اُسے قرض کا تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو اسے کہتا جو آسانی سے ملے وہ لے لو اور جس میں قرضدار کو دُشواری ہو اسے چھوڑ دو اور چشم پوشی کرو، شاید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سے چشم پوشی فرمائے۔ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: بے شک میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(سنن النسائی، کتاب البیوع، باب حسن المعاملۃ، الحدیث ۴۷۰۳ ص ۷۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۸) رشتے دار پر صَدَقہ کرنا

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجَسَّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے **فرمایا:** رشتہ دار پر کئے جانیوالے صَدَقہ کا ثواب دُوگنا کر دیا جاتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ج ۸، ص ۲۰۶، الحدیث: ۷۸۳۴)

تمہارے لئے دُگنا ثواب ہے

حضرتِ سَیِّدُ ناعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجہ حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اے عورتو! صَدَقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کرو۔'' تو میں عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے پاس گئی اور ان سے کہا: ''آپ ایک تنگدست شخص ہیں اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ہمیں صَدَقہ کرنے کا حُکم دیا ہے، جایئے اور آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے پوچھئے کہ اگر میں آپ پر صَدَقہ کروں تو کیا میری طرف سے صَدَقہ ادا ہو جائے گا ورنہ میں اسے آپ کے علاوہ کسی اور پر صَدَقہ کردوں۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''تم خود ہی چلی جاؤ۔'' لہٰذا میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِری کے لئے روانہ ہوئی تو میں نے دیکھا کہ انصار کی ایک عورت بھی یہی سوال کرنے کے لئے درِدولت پر حاضِر ہے۔ ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے مَرْعُوب رہتی تھیں چنانچہ جب حضرتِ بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ ہماری طرف آئے تو ہم نے ان سے کہا: ''رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں جا کر عَرْض کرو کہ دو عورتیں دروازے پر یہ سوال کرنے کے لئے کھڑی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہر اور اپنے زیرِ کفالت یتیموں پر صَدَقہ کریں تو کیا انکی طرف سے صَدَقہ ادا ہو جائے گا؟ اور اے بلال! حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔''

جب انہوں نے **رسولُ اللّٰہ** صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کیا تو آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دریافت فرمایا: ''وہ عورتیں کون ہیں؟'' عَرْض کی: ''انصار کی ایک عورت اور زینب ہے۔'' آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''کونسی زینب؟'' عَرْض کی: ''عبد اللّٰہ بن مسعود (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کی زوجہ۔'' فرمایا: ''ان دونوں کے لئے دُگنا اجر ہے، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صَدَقہ کا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ ..الخ، ص ۵۰۱، الحدیث: ۱۰۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۹) تنگ دست کا بقدرِ طاقت صَدَقہ کرنا

عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ صَدَقہ وخیرات وہی کرے جس کے پاس بہت سارا مال ہو، حالانکہ تنگ دست مسلمان بھی اپنی حیثیت کے مطابق صَدَقہ کرنے کا ثواب کما سکتا ہے بلکہ یہ افضل ہے، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں عَرْض کی گئی: کونسا صَدَقہ افضل ہے؟ فرمایا: ''تنگدست کا بقدرِ طاقت صَدَقہ دینا اور وہ صَدَقہ جو فقیر کو پوشیدہ طور پر دیا جائے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصۃ فی ذالک، ج ۲، ص ۱۷۹، الحدیث: ۱۶۷۷)

انگور کا دانہ صَدَقہ کیا

حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اپنی کتاب ''مؤطا'' میں نَقْل

فرماتے ہیں کہ ایک مسکین نے ام المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے کھانے کا سوال کیا۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کے سامنے کچھ انگور رکھے ہوئے تھے، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے کسی سے فرمایا: ''ان میں سے ایک دانہ اٹھا کر اسے دے دو۔'' اسے اس پر بڑا تعجب ہوا لیکن اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے فرمایا: تم حیران کیوں ہو رہے ہو یہ تو دیکھو کہ اس دانے میں کتنے ذرات ہیں؟

(المؤطا للامام مالک، کتاب الصدقۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ، ج ٢، ص ٤٧٤، الحدیث: ١٩٣٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(٦٠) چھپا کر صَدَقہ دینا

صَدَقہ وخیرات کی کثرت نیکیوں میں اضافے، گناہوں کے اِزالے اور عذابِ دوزخ سے بچنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ سب فضائل وفوائد اپنی جگہ مگر چھپا کر صَدَقہ دینے کا ثواب زیادہ ہے، اس لئے اگر علانیہ صَدَقہ وخیرات کرنے میں دوسروں کو ترغیب دینے جیسی کوئی مصلحت نہ ہو تو ریاکاری سے بچنے کی اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ چھپا کر صَدَقہ دیجئے اور اس بشارت کے حقدار بنئے چنانچہ ایک مرتبہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سات اَفراد کا تذکرہ فرمایا جنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دے گا جس دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جو اسطرح چھپا کر صَدَقہ دے کہ اسکے دائیں ہاتھ نے جو صَدَقہ دیا بائیں

ہاتھ کو اس کا پتہ نہ چلے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، ج ا،ص ٢٣٦، الحدیث: ٦٦٠)

بعدِ وصال سخاوت کا پتا چلا

حضرت سَیِّدُ نا امام زَین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خیرات کیا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بہت سے مساکینِ مدینہ کے گھروں میں ایسے پوشیدہ طریقوں سے رقم بھیجا کرتے تھے کہ انہیں خبر ہی نہیں ہوتی تھی کہ یہ رقم کہاں سے آتی ہے؟ جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وصال ہو گیا تو ان غریبوں کو پتا چلا کہ یہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سخاوت تھی۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۵،ص ٣٣٦) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦١) اھل خانہ پر خرچ کرنا

اس دنیا میں ہر کوئی اپنے گھر والوں کے لئے کماتا اور ان پر خرچ کرتا ہے، لیکن اس معاشی دوڑ دھوپ میں زیادہ تر قلبی جذبات کارفرما ہوتے ہیں کہ میرے ماں باپ، بیوی بچوں اور بھائی بہنوں کو خوشحالی ملے انہیں بھوک پیاس اور تنگ دستی کا سامنا نہ کرنا پڑے لیکن یہ بہت کم اسلامی بھائیوں کو معلوم ہوگا کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا جائے تو اس کا بھی ثواب ہے، چنانچہ محض نیت دُرُست

کر لینے کی صورت میں آسانی سے ثواب کمایا جا سکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب کوئی شخص ثواب کی نیت سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے تو وہ اسکے لئے صَدَقہ ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ، ص ۵۰۲، الحدیث: ۱۰۰۲)

چادر زوجہ کو دے دی

حضرتِ سَیِّدُنا عمرو بن اُمَیَّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا عثمان بن عفان یا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما ایک اونی چادر کو خریدنے کے لئے بھاؤ طے کر رہے تھے کہ میرا وہاں سے گزر ہوا اور میں نے وہ چادر خرید کر اپنی بیوی سُخَیْلہ بنت عُبَیْدَہ (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا) کو اوڑھا دی۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا عثمان یا عبدالرحمٰن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا: ''تم نے جو چادر خریدی تھی اس کا کیا ہوا؟'' میں نے کہا، ''اسے میں نے سخیلہ بنت عبیدہ (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا) پر صَدَقہ کر دیا ہے۔'' تو انہوں نے پوچھا: ''جو کچھ تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو کیا وہ صَدَقہ ہے؟'' میں نے جواب دیا: میں نے رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب میری یہ بات رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سامنے ذِکر کی گئی تو فرمایا: ''عمرو نے سچ کہا ہے تم جو کچھ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو وہ ان پر صَدَقہ ہی ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، الترغیب فی النفقۃ ...الخ، ج ۳، ص ۴۳، الحدیث: ۱۵)

زوجہ کو پانی پلایا

حضرتِ سَیِّدُ ناعِر باض بن سارِیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔'' تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا اور جو کچھ میں نے رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا تھا، اسے بھی سنایا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فی نفقۃ الرجل...الخ، ج ٣، ص ٣٠٠، الحدیث: ٤٦٥٩)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦٢) سوال نہ کرنا

دوسروں سے سوال کرنا مروّت کے خلاف ہے، سوال سے بچئے اور جنت کی ضمانت کے حقدار بنئے، چنانچہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ کسی سے سوال نہ کرے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرتِ سَیِّدُ نا ثوبان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عَرض کی: ''میں ضمانت دیتا ہوں۔'' لٰہذا آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کسی سے کچھ نہ مانگا کرتے تھے۔ ایک روایت میں یہاں تک آیا ہے کہ اگر حضرتِ سَیِّدُ نا ثوبان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ گھوڑے پر سوار ہوتے اور آپ کا کوڑا نیچے گر جاتا تو کسی سے

اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ گھوڑے سے نیچے اتر کر خود ہی کوڑا اٹھاتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسئلۃ، ج ۲، ص ۴۰۰، الحدیث: ۱۸۳۷)

مجھے پیاس لگی ہے

منقول ہے کہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو جب پیاس لگتی تو فرماتے: مجھے پیاس لگی ہے۔ خدمت گار معاملہ سمجھ کر آپ کی بارگاہ میں پانی حاضر کر دیتے اور آپ کو سوال بھی نہ کرنا پڑتا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶۳) قَرض دینا

عام طور پر ہم قَرض کا لین دین کرتے ہی رہتے ہیں لیکن بہت کم اسلامی بھائیوں کو معلوم ہوگا کہ قَرض دینا بھی کارِثواب ہے، چنانچہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مِعراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صَدَقہ کا ثواب دس گُنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گُنا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القَرض، ج ۳، ص ۱۵۴، الحدیث: ۲۴۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦٤)ادا کرنے کی نیت سے قرض لینا

حضرتِ سَیِّدُ ناعبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:'' اللہ عَزَّوَجَلَّ قَرْض کی ادائیگی تک قَرْض لینے والے کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کرے۔'' حضرتِ سَیِّدُ ناعبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما اپنے خازن سے فرمایا کرتے: جاؤ میرے لئے قَرْض لے کرآؤ کیونکہ جب سے میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ حدیث سنی ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس حال میں رات گزاروں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، ج ۳،ص ۱۴۲، الحدیث: ۲۴۰۹)

قَرْض لوٹانے کی دلچسپ حکایت

حضرتِ سَیِّدُ ناابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَ ر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بنی اِسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کر کے فرمایا کہ اس نے بنی اسرئیل کے کسی شخص سے ایک ہزار دینار بطور قرض مانگے تو اس شخص نے مطالبہ کیا:'' میرے پاس کوئی گواہ لاؤ تاکہ میں انہیں گواہ بنالوں۔'' تو قَرْض دار نے کہا:'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی گواہی کافی ہے۔'' قَرْض خواہ نے کہا:'' کوئی ضامن لے کرآؤ۔'' قَرْض دار نے کہا:'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ضمانت کافی ہے۔'' قَرْض خواہ نے کہا:'' تم سچ کہتے ہو۔'' پھر اس نے ایک مقررہ

مدت تک کے لئے اس شخص کو ایک ہزار دینار دے دیئے۔ پھر یہ شخص سمندری سفر پر روانہ ہو گیا اور اپنا کام پورا کر کے کسی کشتی کو تلاش کرنے لگا تا کہ اس پر سوار ہو کر مقررہ مدت پوری ہونے تک قَرْض کی ادائیگی کے لئے اس شخص کے پاس جائے مگر اسے کوئی کشتی نہ ملی۔ (بالآخر) اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کر کے ایک ہزار دینار اور قَرْض خواہ کے نام ایک خط اس سوراخ میں ڈالا اور اسے بند کر دیا۔ پھر وہ لکڑی لے کر سمندر کے کنارے آیا اور یہ دُعا مانگی: ''اے اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! تُو جانتا ہے کہ جب میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو اس نے مجھ سے گواہ مانگا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی گواہی کافی ہے تو وہ تیرے گواہ ہونے پر راضی ہو گیا تھا پھر اس نے مجھ سے ضامن طلب کیا تو میں نے کہا تھا کہ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی ضمانت کافی ہے تو وہ تیری ضمانت پر راضی ہو گیا اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں نے کشتی کے حصول کے لئے کوشش کی تا کہ یہ مال اس کے مالک تک پہنچا سکوں مگر میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا، لہٰذا! اب میں اس امانت کو تیرے سپرد کر رہا ہوں۔'' یہ کہہ کر اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا اور اپنے شہر جانے کے لئے کشتی کی تلاش میں دوبارہ نکل کھڑا ہوا۔ دوسری جانب وہ شخص جس نے اسے قرض دیا تھا، دوسرے کنارے پر آیا کہ شاید کوئی سفینہ اس کے مال کو لے کر آئے۔ اچانک اس نے اسی لکڑی کو دیکھا جس میں قَرْض دار نے مال چھپایا تھا۔ اس نے وہ لکڑی اٹھالی تا کہ گھر میں ایندھن کے طور پر استعمال کر سکے۔ جب اس نے لکڑی کو کاٹا تو اس میں سے مال اور (اس کے نام لکھی گئی) تحریر

برآمد ہوئی۔ اس کے بعد قرض دار ایک ہزار دینار لے کر آیا اور کہنے لگا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تیرا مال واپس کرنے تیرے پاس آنے کے لیے مسلسل کشتی کی تلاش میں تھا مگر مجھے آنے کے لئے کوئی کشتی نہ مل سکی۔'' یہ سن کر قرض خواہ نے کہا: '' بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری طرف سے وہ مال ادا کر دیا ہے جو تو نے لکڑی میں ڈال کر بھیجا تھا۔'' یہ سن کر وہ اپنے ایک ہزار دینار لے کر خوشی خوشی لوٹ گیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الکفالۃ، باب الکفالۃ فی القرض...الخ، ج ۲، ص ۷۳، الحدیث: ۲۲۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶۵) یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا

یتیموں پر رحمت وشفقت اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا بے حد اجروثواب کا باعث ہے حتی کہ ان کے سر پر شفقت ومحبت سے ہاتھ پھیرنے کا بھی ثواب ملتا ہے، لہٰذا اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو کسی یتیم کے سر پر شَفقت سے ہاتھ پھیریئے کہ ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عِوَض ایک ایک نیکی مِلے گی۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کسی یتیم[1] کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو جس جس بال پر سے اس کا ہاتھ

---

[1]: بچّہ یا بچّی اُس وَقت تک ہی یتیم ہیں جب تک نابالغ ہیں جُوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے۔ لڑکا بارہ اور پندرہ سال کے درمیان بالغ اور لڑکی نو اور پندرہ سال کے درمیان بالِغہ ہوتی ہے۔

گزرے گا اس کے عِوَض ہاتھ پھیرنے والے کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اپنے زیرِ کفالت یتیم (لڑکے یا لڑکی) کے ساتھ اچھا سلوک کریگا میں اور وہ جنت میں اس طرح ہونگے۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی شہادت اور بیچ والی انگلیوں کو جدا کر دیا۔ (مسند احمد، حدیث ابی امامہ الباھلی، الحدیث ۲۲۲۱۵، ج۸، ص ۲۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦٦) تَلْبِیہ پڑھنا

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مُحرِم (یعنی احرام باندھنے والا) دن کی اِبتداء سے غروب آفتاب تک تلبیہ پڑھتا ہے تو سورج غروب ہوتے وَقْت اس کے گناہوں کو ساتھ لے جاتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن اسکی ماں نے اسے جنا تھا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الظلال للمحرم، ج۳، ص ۴۲۴، الحدیث: ۲۹۲۵)

تلبیہ: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦٧) بیت اللّٰہ میں داخل ہونا

اللّٰہ تعالٰی اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ (پ ۴، اٰل عمرٰن: ۹۶۔۹۷)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے بَرَکت والا اور سارے جہان کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما سے مَرْوی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو بیتُ اللّٰہ میں داخل ہوا وہ بھلائی میں داخل ہو گیا اور برائی سے پاک ہو کر مغفرت یافتہ ہو کر نکلا۔

(صحیح ابن خزیمۃ، کتاب المناسک، باب استحباب دخول الکعبۃ ...الخ، ج ۴، ص ۳۳۲، الحدیث: ۳۰۱۳)

حطیم میں داخل ہونا کعبہ شریف میں داخل ہونا ہے

کعبہ معظّمہ کی شمالی دیوار کے پاس نِصْف دائرے کی شکل میں فَصِیل (یعنی باؤنڈری) کے اندر کا حصہ ''حَطِیم'' کہلاتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ اَز سرِ نو تعمیر کیا، خرچ کی کمی کے باعث اتنی زمین کعبہ معظّمہ سے باہر چھوڑ دی۔ اس کے گرداگرد ایک قوسی اَنداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ دی اسی کو حطیم کہتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے کہ اس میں داخل ہونا کعبہ معظّمہ ہی میں داخل ہونا ہے جو بِحَمْدِ اللّٰہِ تعالٰی بے تکلُّف نصیب ہو سکتا ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول ص ۱۰۹۴ ملخصا) لیکن خیال رہے

کہ بیتُ اللّٰہ کی عمارت میں داخل ہونا نصیب ہو یا حطیم میں دونوں صورتوں میں دوسروں کو دھکے دینے سے بچئے اور اسلامی بھائی اپنے جِسْم کو اسلامی بہنوں سے مَس ہونے (یعنی چھوجانے) سے بچائیں جبکہ اسلامی بہنیں بھی یہی احتیاط کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦٨) آب زم زم پینا

آبِ زَم زَم کی کیا بات ہے! اِس کو بہ نیّتِ عبادت دیکھنے سے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور اس کو پی کر جو بھی دُعا مانگی جائے وہ قَبول ہوتی ہے۔ (المسلک المُتقسِّط المعروف مناسک الملاّ علی قاری،ص ٤٩٥)

قیامت کی پیاس سے تحفظ کے لئے پی رہا ہوں

حضرتِ سَیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مبارک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ زم زم شریف کے کنویں پر آئے اور ایک ڈول پانی پینے کے بعد قبلہ رخ ہوکر دُعا مانگی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے عبد اللّٰہ بن مُؤَمِّل نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم) سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے کہ صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''آبِ زم زم اسی کے لئے ہے جس کے لئے اسے پیا جائے۔'' لہٰذا میں قیامت کی پیاس سے تحفّظ کے لئے اسے پی رہا ہوں۔'' (المتجر الرابح، ثواب ماء زمزم ص ٤٣٣، الحدیث: ٨٩٣ وشعب الایمان، باب فی المناسک، ج ٣،ص ٤٨١، الحدیث: ٤١٢٨)

نفع بخش علم، وسیع رزق اور تندرستی مانگتے

حضرتِ سَیِّدُ نا ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دُعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعاً وَّ رِزْقاً وَّاسِعاً وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، وسیع رِزْق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ (المستدرک، کتاب المناسک، باب ماءِ زمزم لما شرب لہ، ج ۲،ص ۱۳۲، الحدیث: ۱۷۸۲)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اسی زم زم میں کوثر ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحت مند ہو گئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور بیماری سے شفا ہے۔'' (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی فضل زمزم، الحدیث ۲، ج ۴، ص ۳۵۸) حضرت سَیِّدُ نا ابوذر غفاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ، ابتدائے اسلام میں جب صحابہ (علیہم الرضوان) چالیس (40) تک نہ پہنچے تھے، اس زمانے میں مکہ معظّمہ آئے۔ وہاں نہ کسی سے شَنا سائی (یعنی جان پہچان) نہ کسی سے ملاقات۔ ایک مہینہ کامل وہی زمزم شریف پیا، حالت یہ ہوئی کہ پیٹ کی بلٹیں اُلٹ پڑیں۔ (یعنی خوب توانائی آ گئی) (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، الحدیث ۲۴۷۳، ص ۱۳۴۲) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** امین

بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیٹ بھر کر پینا چاہئے

آبِ زم زم جب بھی پینا نصیب ہو اِس کو پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔ مُحسنِ اہلسنّت صَدْرُالشَّرِیْعہ، بَدْرُالطَّرِیقہ حضرتِ علامہ مَولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں، وَہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث پاک میں ہے: ہم میں اور مُنافِقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کُوکھ (یعنی پیٹ) بھر کر نہیں پیتے۔

(بہارِشریعت حصّہ ۶ ج ۱ ص ۱۱۰۵، سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الشرب من زم زم، الحدیث ۳۰۶۱، ج ۳ ص ۴۸۹)

یہ آبِ زم زم ہے

ایک مرتبہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ اور تخصص فی الفقہ کے اِسلامی بھائی امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضِر تھے۔ اس دوران آپ دامت برکاتہم العالیہ نے کھڑے ہوکر پانی پیا۔ پھر وضاحت کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا: یہ آبِ زم زم ہے، اس لئے میں نے کھڑے ہوکر پیا اور آپ کو بتانے میں میری ایک نیت یہ بھی ہے کہ کہیں کوئی اِسلامی بھائی بدگُمانی میں مبتلا نہ ہو جائے۔ (بدگمانی، ص ۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶۹) مصیبت چھپانا

مصیبت بسا اوقات مومن کے حق میں رَحمت ہوا کرتی ہے اور صَبر کر کے عظیم اَجر کمانے اور بے حساب جنَّت میں جانے کا موقع فراہم کرتی ہے، حضرتِ سَیِّدُ نا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں کو اس کی شکایت نہ کی تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، الحدیث ۱۷۸۷۲، ج۱۰، ص ۴۵۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زخم، بیماری، گھبراہٹ، نیند اُچٹ جانا، تنگدستی اور ہر طرح کے جانی یا مالی نقصانوں اور پریشانیوں پر صبر کرتے ہوئے بلاوجہ دوسروں پر ظاہر کرنے سے بچ کر مغفرت کی بشارت کے حقدار بنئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

(۷۰) صبر کرنا

سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی ندا کرے گا: ''اہل فضل کہاں ہیں؟'' تو کچھ لوگ کھڑے ہونگے جو تعداد میں نہایت قلیل ہونگے۔ جب یہ جلدی سے جنت کی طرف بڑھیں گے تو فِرِشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے: ''ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جنت کی طرف جارہے ہو تم کون ہو؟'' تو وہ جواب دیں گے کہ ہم اہل فضل ہیں۔ فِرِشتے پوچھیں گے: تمہارا فضل کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: جب ہم پر ظُلم

کیا جاتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے اور جب ہم سے برائی کا برتاؤ کیا جاتا تھا تو اسے برداشت کرتے تھے۔ پھران سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجاؤ اوراچھے عمل والوں کا ثواب کتنا اچھا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الادب،الحدیث ۱۸، ج ۳،ص ۲۸۱)

صبر کسے کہتے ہیں؟

صَبْر کا مطلب یہ ہے کہ پریشانی کے موقع پرزَبان تو زَبان! منہ بنا کر یا دیگر اعضاء کے اشارے سے بھی بے چینی اور بے قراری کا اظہار نہ کیا جائے۔چُنانچِہ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: صَبْـــر کے معنی ہیں '' روکنا''۔شریعت میں کامیابی کی اُمّید سے **مصیبت** پر بیقرار نہ ہونے کو صَبْر کہتے ہیں۔صَبْر کی تین قسمیں ہیں (۱) مصیبت میں صَبْر کرنا (۲) عبادت اوراطاعت کی مشقتوں پر صَبْـــر کرنا اوران پر قائم رہنا (۳) نفس کو گناہ کی طرف مائل ہونے سے روکنا۔ اس کو یوں سمجھو کہ **مصیبت** میں دل چاہتا ہے کہ بیقراری اور بے چینی کا اظہار کرے اب دل کو قابو میں رکھنا اور راضی برضا رہنا پہلی قسم کا صَبْـــر ہے۔سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وُضو کرنے کی ہمت نہیں پڑتی، اسی طرح زکوٰۃ نکالنے کو جی نہیں چاہتا اب دل پر جبر کر کے ان کاموں کو کر گزرنا دوسری قسم کا صَبْـــر ہے۔گانے بجانے کی طرف دل مائل ہے ہم دیکھتے ہیں کہ سُود خور بڑے مزے سے پیسے کمار ہے ہیں ہمارا دل بھی چاہتا ہے کہ یہ حرکت کریں اب دل کو روکنا اور ادھر نہ جانے دینا تیسری قسم کا صَبْر ہے۔(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۳۷-۳۳۸)

ہے صبر تو خزانۂ فردوس عاشقو!
لب پہ تمہارے شکوہ بھلا کیسے آسکے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صبر کرکے اَجر کمانے کے بعض مواقع

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج کل ہماری حالت کس قدر بد سے بَدتر ہوتی جارہی ہے، ہم تو معمولی سی تکلیف بھی برداشت کرنے کی کوشش نہیں کرتے ، یعنی اگر **آسانی** سے ثواب حاصل ہورہا ہوتا ہے جب بھی ہم اُسے ضائع کردیتے ہیں، ہمیں قدم قدم پر **صبر کا ثواب** کمانے کا موقع ملتا ہے۔ مثلاً

(۱) راستے میں پڑے ہوئے **کیلے کے چھلکے** پر پاؤں پھسل گیا یا ٹھوکر لگ گئی تو شکوہ کرنے اور دوسروں کو کوسنے کے بجائے اگر صبر کریں تو اجر ملے گا۔ ظاہر ہے اُول فول بکنے سے نہ تو چوٹ صحیح ہوگی نہ ہی ثواب ملے گا بلکہ نقصان ہی نقصان ہوگا۔ (۲) راہ چلتے کسی کا **دھکّا لگ گیا**، بجائے اُس سے اُلجھنے کے صبر کرلیا جائے۔ (۳) کسی **گاڑی سے ٹکرا** گئے۔ (۴) گاڑی چلانے والے نے **کوئی بات اُلٹی سیدھی** کہہ دی۔ (۵) ہم راہ چل رہے تھے، سڑک پر "**ٹریفک جام**" ہوگیا، سخت گرمی بھی ہے، ہارن کی آوازوں سے کان پھٹے جارہے ہیں، (ایسے وَقْت لوگ بہت بڑبڑاتے ، گالیاں بکتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنے سے ٹریفک بحال نہیں ہوجاتا۔ کاش! ذرا خاموش رہتے تو صَبر کرنے کا ثواب تو مل جاتا) (۶) کسی نے **آواز کَس** دی۔ (۷) **کنکر** مار دیا۔ (۸) **طعنہ زنی**

کی ،(۹) گھر میں بھائی بہنوں نے **مذاق اڑایا**۔(۱۰) پڑوسی نے **حُسنِ سُلوک** نہیں کیا یا کوئی زِیادتی کی۔(۱۱) مسجد میں **جُوتے چوری** ہوگئے۔(۱۲) **جیب** کٹ گئی۔ (۱۳) کسی نے اُوپر سے **کُوڑا** ڈال دیا۔(۱۴) کسی نے **بات کاٹ** دی۔(۱۵) آپ نے سُنّتوں بھرا بیان کیا، کسی نے بے جا **تنقید** کردی یا آواز و اَنداز کی ہنسی اُڑائی۔ (۱۶) کِسی کے یہاں مہمان ہوئے اور اُس نے **چائے پانی** کا نہیں پوچھا۔(۱۷) سُنَّت کے مُطابِق کھا پی رہے تھے تو کسی نے **طنز** کردیا۔(۱۸) کبھی گھر میں **بجلی** چلی گئی۔(۱۹) **پانی** بند ہوگیا۔(۲۰) مالک مکان یا کِرایہ دار نے **ظُلم** کیا۔(۲۱) بس وغیرہ میں بِھیڑ میں کسی نے آپ کے **پاؤں پر اپنا پاؤں** رکھ دیا۔(۲۲) کوئی سگریٹ پی رہا ہے یا کسی قسم کی **بدبو** سے جب تکلیف پہنچی (۲۳) اپنی گاڑی وغیرہ میں کوئی **نقصان** ہوگیا۔(۲۴) کوئی **پُرزہ** ٹوٹ گیا۔(۲۵) پنکچر ہی ہوگیا۔(۲۶) راستے میں کیچڑ کی وجہ سے پریشان ہوگئے۔(۲۷) کھانے وغیرہ میں **نمک مِرچ** کم وبیش ہوگیا۔(۲۸) کوئی کڑوی چیز مُنہ میں آگئی، جیسے بادام کی کڑوی گِری۔ (۲۹) کھانا گرم نہیں تھا اور **طبیعت** گرم کھانا چاہتی تھی۔(۳۰) ٹھنڈے پانی کی خواہش تھی مگر سَادہ پانی مِلا (۳۱) چائے یا پان وغیرہ کی خواہش تھی مگر مُیَسّر نہیں آیا، جِس سے **طبیعت** میں کچھ پریشانی ہوئی۔(۳۲) کسی نے **گالی** دے دی،(۳۳) کوئی ایسی بات کہہ دی جو ناگوار خاطر ہوئی۔(۳۴) خرید و فروخت کے مواقع پر ناگوار معاملہ پیش آگیا۔(۳۵) کاروبار کم ہوا،(۳۶) کسی نے دھوکا دے دیا۔

(۳۷) سیٹھ بدمزاج ہے یا نوکر بداخلاق ہے۔(۳۸) کسی نے تُھوک پھینکا اور اپنے اوپر آ پڑا۔ (۳۹) کسی وجہ سے پاؤں پھسل گیا یا گر گئے تو لوگ ہنسے یا خود چوٹ کھائی۔(۴۰) کسی نے غلط فہمی میں کچھ تلخ باتیں سُنا دیں، وغیرہ وغیرہ، اس قسم کے معاملات عموماً روزمرّہ پیش آتے رہتے ہیں، ایسے مواقع پر صبر کر لیجئے اور اَجر کمایئے، اِن مواقع پر عُموماً بے صبرے لوگ بڑبڑاتے، گالیاں تک بکتے سُنے جاتے ہیں، اب جو ہونا تھا وہ ہوگیا۔ بے جا بے صبری کا مُظاہرہ کرنے سے تکلیف یا پریشانی تو دُور نہیں ہوتی، پھر صبر کر کے خزانۂ اَجر کیوں نہ حاصل کیا جائے۔(ازافاداتِ امیر اہلسنّت)

آدمی حوصلہ ہارے نہ پریشانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی نہیں موجوں کی طغیانی میں جِس کی کِشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۱)عفوودرگزر کرنا

اگر ایک شخص سے دوسرے کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اسے شریعت کی حدود میں رہ کر بدلہ لینے کا حق حاصل ہے یا پھر قیامت میں اسے اس کا حق دلوایا جائے گا لیکن نَفْس پر گِراں ہونے کے باوجود اگر معاف کر دیا جائے تو ڈھیروں ثواب حاصل ہوسکتا ہے۔اس حوالے سے یوں بھی ذہن بنایا جاسکتا ہے کہ میں نے بھی اس کو ویسی ہی تکلیف پہنچادی جیسی اس نے مجھے پہنچائی یا اسے آخرت میں عذاب ہوا تو میرا اِس میں کیا فائدہ؟ لیکن اگر میں اسے معاف کر دوں تو میرے گناہ معاف ہوں گے اور

درجات کی بلندی بھی نصیب ہوگی جیسا کہ حضرت سَیِّدُ نا ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَامِنْ رَجُلٍ یُّصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِہٖ خَطِیْئَۃً یعنی جس شخص کے جِسْم کو کوئی تکلیف پہنچی اور وہ اسے (یعنی تکلیف پہنچانے والے مسلمان کو) معاف کردے تو اللہ تعالٰی اس کے درجات بلند کردیتا ہے اور اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدیات، باب ما جاء فی العفو، الحدیث: ۱۳۹۸، ج ۳، ص ۹۷)

اگر ہمیں کوئی تکلیف پہنچائے تو بدلہ لینے کے بجائے معاف کردینے پر ہمیں بھی اس فضیلت سے حصہ نصیب ہوجائے گا، چنانچہ **حضرتِ** سَیِّدُ نا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: **قِیامت** کے روز اِعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور **جنّت** میں داخِل ہوجائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اِعلان کرنے والا) کہے گا: ''**ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔**'' تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور **بِلا حساب جنّت** میں داخِل ہوجائیں گے۔ (المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۵۴۲، حدیث ۱۹۹۸)

قاتِلانہ حملے کی کوشش کرنے والے کو مُعاف فرمادیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 873 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**سیرتِ مُصطَفٰے**'' صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صَفْحَہ 604

تا605 پر ہے: ایک سفر میں نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم، سَراپا جُودو کرم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آرام فرمارہے تھے کہ غَورَث بن حارِث نے آپ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شہید کرنے کے اِرادے سے آپ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تلوار لے کر نِیام سے کھینچ لی، جب سرکارِ نامدار صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیند سے بیدار ہوئے تو غَورَث کہنے لگا: اے محمد (صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! اب آپ کو مجھ سے کون بچاسکتا ہے؟ آپ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اَللّٰہُ'' نُبُوَّت کی ہَیبت سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی اور سرکارِ عالی وقار صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تلوار ہاتھ مبارک میں لے کر فرمایا: اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے؟ غَورَث گڑگڑا کر کہنے لگا: آپ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی میری جان بچائیے۔ رحمتِ عالم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو چھوڑ دیا اور مُعاف فرمادیا۔ چنانچِہ غَورَث اپنی قوم میں آ کر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دُنیا کے تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔ (الشفا، ج۱، ص۱۰۶)

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دُعائیں دیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۲) صلح کروانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے اور انہیں آپس میں محبت و اِتفاق سے رہنا چاہیئے مگر شیطان کو یہ کیونکر گوارا ہوسکتا ہے چنانچہ وہ مَردُود

مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتا ،لڑواتا اور قتل و غارتگری تک کرواتا ہے ، بعض اوقات دشمنی کا سلسلہ نَسل دَرنسل چلتا ہے ،جس سے ہو سکے ان کے بیچ میں پڑ کر صلح کروانے کی کوشش کرے اور عظیم الشان ثواب کمائے ، ہمارا پیارا رب عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورۂ حجرات کی دسویں آیت کریمہ میں اِرشاد فرما رہا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ (پ ۲٦ ،الحجرات: ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

صلح کروانے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ اَصْلَحَ اللّٰهُ اَمْرَهُ وَاَعْطَاهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا عِتْقَ رَقَبَةٍ وَرَجَعَ مَغْفُوْرًا لَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ یعنی جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا معاملہ دُرُست فرما دے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔ (الترغیب والترھیب ، کتاب الادب، الحدیث ۹، ج ۳،ص ۳۲۱)

سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے صلح کروائی

صلح کروانا تاجدارِ حرم، نبی مکرم، رسول محترم، شفیع معظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ

والہٖ وسلّم کی مقدّس سنت بھی ہے، چنانچہ خزائن العرفان صفحہ 949 پر ہے، سرکار مدینہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم دراز گوش پر کہیں تشریف لئے جا رہے تھے کہ اَنصار کے پاس سے گزر ہوا، وہاں کچھ دیر توقُّف فرمایا، اس جگہ دَراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن ابی نے ناک بند کرلی۔ حضرت سیّدُ نا عبداللّٰہ بن رواحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: سرکارِ دوعالَم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے دَراز گوش کا پیشاب تیرے مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ تاجدارِ مدینہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم تو تشریف لے گئے مگر ان دونوں کی بات بڑھ گئی اور دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نَوبت پہنچی۔ آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم واپس تشریف لائے اور دونوں میں صلح کروادی۔ اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَ اِنْ طَآىٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔

(پ ۲٦، الحجرات : ۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۳) شکر کرنا

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ یعنی کھانا کھا کر شکر کرنے والا اس

روزے دار کی طرح ہے جس نے کھانے سے صبر کیا ہو۔ (ترمذی، ج٦،ص۲۱۹، الحدیث ۲۴۹۴)

یقیناً **شکر** اعلیٰ درجے کی عبادت، عظیم سعادت اور اس میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔ شکر کا ایک **درجہ** یہ ہے کہ بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں غور کرے، اس کی عطا پر راضی ہو اور اُس کی کسی نعمت کی ناشکری نہ کرے جبکہ شکر کا دوسرا **درجہ** یہ ہے کہ زَبان سے بھی ان نعمتوں کا شکر کرے۔ جب بھی ہمیں کوئی چھوٹی بڑی نعمت ملے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے مثلاً نماز وَقت پر باجماعت ادا کرنے کی سعادت ملی تو شکر ادا کریں، کسی گناہ سے بچنے میں کامیاب ہو گئے تو شکر ادا کریں، شدید بھوک پیاس میں کھانے کو مل گیا تو شکر ادا کریں، بیماری سے صحت یابی ملی تو شکر ادا کریں، تپتی دھوپ میں سایہ میسر آگیا تو شکر ادا کریں، گھر واپسی پر بیوی بچوں کو سلامت دیکھا تو شکر ادا کریں، ولِیُّ اللہ کے مَزار پر جانا نصیب ہوا تو شکر ادا کریں، پیر و مرشِد کی بارگاہ میں با اَدَب حاضِری نصیب ہوئی تو شکر ادا کریں، سونے کو آرام دہ بستر سر چھپانے کو گھر میسر ہے تو شکر ادا کریں الغرض ہر وہ جائز بات جس سے خوشی یا آرام ملے اس پر شکر ادا کرتے رہنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ شکر کے لئے کوئی الفاظ خاص نہیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! کہہ لیجئے یا اپنی مادری زَبان میں شکر ادا کر لیجئے دونوں طرح دُرُست ہے۔ اگر زَبان سے موقع نہیں ملا تو دل ہی دل میں شکر ادا کر لینا چاہئے۔

حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ محمد بن منکدر قرشی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دُعا کیا کرتے

تھے:اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے ذِکر،شکراوراچھی عبادت پر میری مدد فرما۔[1]

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب ما کان یدعو......الخ، حدیث ۱۱ ج ۷ ص ٦۳)

شکرادا ہو کیونکر تیرا کہ محبوب کی اُمّت میں

مجھ سے نکمے کو بھی پیدا تو نے اے رحمٰن کیا (وسائلِ بخشش،ص ۳۸۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۴)اپنی آخرت کے بارے میں غور وفکر کرنا

اپنی آخرت کے بارے میں غوروفکر کرنا بھی عبادت ہے،سرکارِدوعالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''فِكْرَةُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً (امورِ آخرت میں) گھڑی بھر غوروفکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔'' (کنزالعمال، ج ۳،ص ۴۸،رقم الحدیث ۵۷۰۷)حضرت عثمانِ غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ'' دنیا کی فکر دل میں اندھیرا جب کہ آخرت کی فکر روشنی ونور پیدا کرتی ہے۔''(المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد،ص ۴)حضرت سَیِّدُ نا عامر بن قیس رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: آخرت میں سب سے زیادہ خوش وہ شخص ہوگا جو دنیا میں (آخرت کے بارے میں) سب سے زیادہ متفکر رہنے والا ہو اور آخرت میں سب سے زیادہ ہنسنا اسی کو نصیب ہوگا جو دنیا میں (خوف خدا عزوجل کے سبب) سب سے زیادہ رونے والا ہو اور بروزِ قیامت سب

[1] :شکر کے مزید فضائل پڑھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''شکر کے فضائل'' کا مطالعہ کیجئے۔

سے زیادہ ستھرا ایمان اسی کا ہوگا جو دنیا میں زیادہ غور وفکر کرنے والا ہے۔ (تنبیہ الغافلین. باب التفکر ص ۳۰۸) حضرتِ سَیِّدُنا مکحول شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: ''انسان جب بستر پر آرام کرنے لگے تو اپنا محاسبہ کرے کہ آج اس نے کیا اَعمال کئے؟ پھر اگر اس نے اچھے اَعمال کئے ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرے اور اگر اس سے گناہ سَرزَد ہوئے ہوں تو توبہ و اِستغفار کرے۔ کیونکہ اگر یہ ایسا نہ کرے گا تو اس تاجر کی طرح ہوگا جو خرچ کرتا جائے لیکن حساب کتاب نہ رکھے تو ایک وَقت ایسا آئے گا کہ وہ کنگال ہو جائے گا۔'' (تنبیہ الغافلین، باب التفکر، ص ۳۰۹)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا — قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے — کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۵) ماں باپ کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سمجھنے کی توفیق بخشے اٰمین۔ آیئے! بغیر کسی خَرچ کے بِالکل مُفْت ثواب کا خزانہ حاصِل کیجئے۔ خوب ہمدردی اور پیار و مَحَبَّت سے **ماں باپ** کا دیدار کیجئے، **ماں باپ** کی طرف بنظرِ رَحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے! **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالٰی اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے **حجِّ مبرور** (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عَرْض کی: اگرچِہ دن میں **سو مرتبہ** نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

وَاَطْیَبُ یعنی ''ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۱۸۶ حدیث ۷۸۵۶) یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قادِر ہے، وہ جس قَدَر چاہے دے سکتا ہے، ہرگز عاجِز و مجبور نہیں لہٰذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کی طرف روزانہ 100 بار بھی رَحمت کی نظر کرے تو وہ اُسے 100 **مقبول حج** کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ (سمندری گنبد، ص۶)

اُستاد کی کرتا رہوں ہر دم میں اِطاعت
ماں باپ کی عزّت کی بھی توفیق خُدا دے (وسائلِ بخشش، ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۶) والدین کی قبروں پر جمعہ کے دن حاضِری دینا

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبْر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کیلئے حاضِر ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ بخش دے گا اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔ (نوادر الاصول للحکیم الترمذی ص ۷۳ حدیث ۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۷) نمازِ جنازہ پڑھنا

جب جب موقع ملے مسلمان کے جنازے میں شرکت کر کے ثواب کا خزانہ سمیٹنا چاہئے۔ **رسولِ** بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جو کسی مسلمان کے جنازے میں ایمان کے ساتھ اجر و ثواب

کی نیت سے شریک ہوا اور نَماز جنازہ ادا کرنے اور تدفین تک جنازے کے ساتھ رہا تو دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ان میں سے ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو نَماز پڑھ کر تدفین سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔(مسلم، کتاب الجنائز،ص ۴۷۱، رقم: ۹۴۵) ایک اور حدیث پاک میں ہے: بندے کو اپنی موت کے بعد سب سے پہلے جو جزاء دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے میں شریک تمام اَفراد کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب اتباع الجنازۃ......الخ، رقم ۴۱۳۴، ج ۳،ص ۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۸)عاجزی کرنا

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رفعت نشان ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اِختیار کرتا ہے اللہ تعالٰی اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔(مسلم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۲۵۸۸،ص ۱۳۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی پیدائش بدبودار نُطفے (یعنی گندے قطرے) سے ہوتی ہے اَنجامِ کار سڑا ہوا مُردہ ہے اور اس قدر بے بس ہے کہ اپنی بھوک، پیاس، نیند، خوشی، غم، یادداشت، بیماری یا موت پر اسے کچھ اِختیار نہیں، اِس لئے اسے چاہئے کہ اپنی اصلیّت، حیثیت اور اوقات کو کبھی فراموش نہ کرے، وہ اس دنیا میں ترقّیوں کی منزلیں طے کرتا ہوا کتنے ہی بڑے مقام و مرتبے پر کیوں نہ پہنچ

جائے، خالقِ کون ومکاں عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے۔صاحبِ عقل انسان تواضع اور عاجزی کا چلن اِختیار کرتا ہے اور یہی چلن اس کو دنیا میں بڑائی عطا کرتا ہے ورنہ اس دنیا میں جب بھی کسی انسان نے فِرعونیت ، قارونیت اورنَمرودیت والی راہ پکڑی ہے بسا اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دنیا ہی میں ایسا ذلیل وخوار کیا ہے کہ اُس کا نام مقامِ تعریف میں نہیں بطورِ مذمت لیا جاتا ہے۔لہٰذا عقل وفہم کا تقاضہ یہ ہے کہ اِس دنیا میں اونچی پرواز کے لئے انسان جیتے جی پیوندِ زمین ہوجائے اور عاجزی واِنکساری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے پھر دیکھے کہ اللہ ربُّ العزت اُس کو کس طرح عزت وعظمت سے نوازتا ہے اور اُسے دنیا میں محبوبیت اور مقبولیت کا وہ اعلیٰ مقام عطا کرتا ہے جو اُس کے فضل وکرم کے بغیر مل جانا ممکن ہی نہیں ہے۔خاتَمُ الْمُرسَلین ،رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تواضُع (یعنی عاجزی) اِختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبے والے بندے بن جاؤ گے اور تکَبُّر سے بھی بَری ہوجاؤ گے۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۵۷۲۲، ج ۳، ص ۴۹)

لکڑیوں کا گٹھا خود اٹھا کر لائے

ایک بار حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے باغ سے جلانے والی لکڑیوں کا گٹھا خود اٹھا کر لائے حالانکہ ان کے پاس کئی غلام تھے جو یہ کام کرسکتے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا: آپ (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) نے اپنے کسی غلام کو کیوں نہ

اٹھانے کو کہا! جواب دیا: میں یہ کرسکتا تھا مگر میں خود کو آزمانا چاہتا تھا کہ آیا میں ایسا کرسکتا ہوں یا نہیں! اور کہیں میرا نفس اس کام کو ناپسند تو نہیں کرتا!

(کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص ۲۰۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا (وسائلِ بخشش، ص ۱۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۹) نیک مسلمان سے حسن ظن رکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بدگمانی کا مرض عام ہے، اس مرض سے بچنے کے لئے حسنِ ظن رکھنے کی عادت بنالینا بے حد ضروری ہے اور مسلمان کے بارے میں اچھا گمان کرنا باعثِ ثواب بھی ہے، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ یعنی حسنِ ظن عمدہ عبادت ہے۔ (سُنَنِ ابوداود ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۳) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے مختلف مَطالِب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گُمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۶ ص ۶۲۱)

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸۰)عیب پوشی کرنا

اگر کسی مسلمان کا عیب معلوم ہو جائے تو بِلا مَصلحتِ شَرعی کسی دوسرے پر اس کا اظہار کرنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ مسلمانوں کا عیب چُھپانے کا ذِہن بنائیے کہ جو کسی کا عیب چُھپائے اس کیلئے جنّت کی بِشارت ہے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے : جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اُس کی پردہ پوشی کردے تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائیگا۔(مُسْنَدُ عَبْدِ بْنِ حُمَید ص۲۷۹ رقم۸۸۵) لہٰذا جب بھی ہمیں معلوم ہو کہ فُلاں نے مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زِنا یا لواطت کا اِرتِکاب کیا ہے، بدنِگاہی کی ہے، جھوٹ بولا ہے، بدعہدی یا غیبت کی ہے یا کوئی بھی ایسا جُرم چُھپ کر کیا ہے جس کو ظاہِر کرنے میں کوئی شَرعی مَصلحت نہیں تو ہمیں اس کا پردہ رکھنا لازِم ہے اور دوسرے پر ظاہر کرنا گناہ ۔ یقیناً غیبت اور آبروریزی کا عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔لیکن اگر کسی میں ایسا عیب موجود ہے جس سے دوسرے اسلامی بھائی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو محض اس نیت سے متعلقہ اسلامی بھائی کو اس عیب کے بارے میں بتادینا چاہیے تاکہ وہ اس نقصان سے بچ سکے مثلاً ایک شخص کی عادت ہے کہ وہ لوگوں کی رقمیں دھوکہ دہی سے ہڑپ کرجاتا ہے یا

قرض لے کر واپس نہیں کرتا تو جن جن کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو انہیں اس کے بارے میں بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ، اسی طرح اگر کسی نے کہیں رشتہ بھیجا ہے اور لڑکی والے آپ سے اس کے کردار و عمل کے بارے میں پوچھیں تو انہیں حقیقتِ حال سے آگاہ کر دینا ضَروری ہے ، لیکن ان تمام صورتوں میں نیت دوسروں کو نقصان سے بچانے کی ہونی چاہئے کسی کو رُسوا کرنے کی نہیں۔

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یاربّ
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸۱) اِیصالِ ثواب کرنا

سرکارِنامدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ مشکبار ہے: مُردے کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیاومَافِیْھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ مُتعلِّقین کی طرف سے ہدیّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ''دُعائے مغفرت کرنا'' ہے۔

(شُعَبُ الْاِیْمان، ج۶، ص ۲۰۳، حدیث ۷۹۰۵)

فرض، واجب، سنت، نفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، دَرْس، مَدَنی قافلے

میں سفر، مَدَنی اِنعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مطالعہ، مَدَنی کاموں کیلئے انفرادی کوشِش وغیرہ ہر نیک کام کا کسی اِنتقال کرنے والے یا زندہ شخص کو ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔ **اِیصالِ ثواب** کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ امید ہے کہ اس نے جتنوں کو اِیصالِ ثواب کیا ان سب کے مجموعہ کے برابر اس کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو اِیصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ اِیصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو اِیصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس وَ عَلٰی ھٰذَا الْقِیاس۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۴ ص ۸۵۰ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸۲) دوسروں کیلئے دُعائے مغفِرت کرنا

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کیلئے دُعائے مغفِرت کرتا ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ہر مومن مرد و عورت کے عِوَض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۱۰، ص ۳۵۲، حدیث ۱۷۵۹۸)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جھوم جایئے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اس وَقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمت کی مغفرت کیلئے دُعا کریں گے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ**

عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں اپنے لیے اور تمام مؤمنین و مؤمنات کیلئے دُعا تحریر کر دیتا ہوں۔ (اوّل آخر دُرود شریف پڑھ لیں)

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ یعنی اے اللّٰہ میری اور ہر مومن ومومنہ کی مغفرت فرما۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

آپ بھی اوپر دی ہوئی دُعا کو عَربی یا اُردو یا دونوں زَبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنالیجئے۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل　　نام غفار ہے ترا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸۳)دینی اجتماعات میں شرکت کرنا

حضرتِ سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: بیشک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فِرِشتے راستوں میں گھوم پھر کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی قوم کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنی منزل کی طرف آ جاؤ۔ پھر وہ ان لوگوں کو آسمان دنیا تک اپنے پَروں سے ڈھانپ لیتے ہیں تو ان کا رب عَزَّوَجَلَّ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے پھر بھی ان سے پوچھتا ہے کہ ’’میرے بندے کیا کہتے

ہیں؟'' فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: ''تیری تسبیح پڑھتے ہیں اور تیری پاکی، بڑائی، حمد اور عظمت بیان کرتے ہیں۔'' **اللّٰہ** تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟'' فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: ''تیری قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔'' پھر رب تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟'' فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: ''اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری بہت زیادہ عبادت کرتے اور زیادہ شوق سے تیری پاکی اور بُزُرگی بیان کرتے۔'' پھر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پوچھتا ہے کہ ''وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟'' فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: ''تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔'' **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟'' فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں دیکھا۔'' رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''اگر وہ دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟'' وہ عَرْض کرتے ہیں: ''اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو شدت کے ساتھ اسے پانے کی خواہش کرتے، اسکی طلب میں شدید کوشش کرتے اور اس میں زیادہ رغبت رکھتے۔'' پھر **اللّٰہ** تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟'' فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: ''وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔'' **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟'' فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں دیکھا۔'' رب تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟'' فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: ''اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو شدت کے ساتھ اس سے فرار اِختیار کرتے اور اس سے خوف کھاتے۔'' تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ بیشک میں نے

ان کو بخش دیا۔'' ان میں سے ایک فرشتہ عَرْض کرتا ہے: '' فلاں شخص ان میں سے نہیں بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت کے تحت آیا تھا؟'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: '' وہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، ج ۴، ص ۲۲۰، الحدیث: ۶۴۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کا ایک اہم ذریعہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات بھی ہیں، آپ بھی اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، اس سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت سے ہمیں ثواب کا عظیم خزانہ ہاتھ آسکتا ہے کیونکہ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس سنّتوں بھرے اِجتماع کے جَدْوَل میں یہ چیزیں شامل ہیں: ۞ تلاوتِ قراٰنِ کریم ۞ نعتِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ۞ سنّتوں بھرا بیان ۞ دُرودِ پاک ۞ ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۞ اِجتماعی دُعا ۞ صلوٰۃ وسلام ۞ نمازِ باجماعت ۞ تربیتی حلقے ۞ نمازِ تَہَجُّد ۞ مناجات ۞ باجماعت نمازِ فَجر ۞ مَدَنی حلقہ (جس میں قراٰن کریم کی چند آیات کی تلاوت ہوتی ہے اور ترجمۂ کنزُ الایمان اور تفسیر خزائنُ العِرفان پڑھ کر سنائی جاتی ہے اس کے بعد فیضانِ سنت سے دَرْس ہوتا ہے، اور شجرہ قادِریہ رضویہ ضِیائیہ عطّاریہ کے دُعائیہ اشعار پڑھے جاتے ہیں) ۞ اِشراق وچاشت کے نوافِل ادا کرنے اور صلوٰۃ وسلام کے بعد سنّتوں بھرے اِجتماع کے اِختِتام پر بہت سے عاشِقانِ رسول 3 دن، 12 دن، 30 دن بلکہ کئی خوش نصیب تو بارہ بارہ ماہ کے لئے '' دعوتِ اسلامی '' کے مَدَنی قافلوں میں راہِ

خدا عَزَّوَجَلَّ کے سفر پر روانہ ہوجاتے ہیں۔

سنتوں کی لُوٹنا جا کے متاع

ہو جہاں بھی سنتوں کا اجتماع (وسائلِ بخشش، ص۶۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ ابھی تک دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے دور ہیں تو مَدَنی مشورہ ہے کہ آج ہی اس مَدَنی ماحول سے ہمیشہ کے لئے وابستہ ہوجایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکیوں پر اِستقامت پانے میں بہت مدد ملے گی کیونکہ عبادات پر اِستقامت اِختیار کرنا اس وَقْت تک دُشوار محسوس ہوتا ہے جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں اِستقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو چنانچہ اگر ہم مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں گے تو ہمیں کثیر اسلامی بھائی اِجتماعی طور پر عبادات پر اِستقامت پذیر دکھائی دیں گے جس کی بَرَکت سے حیرت انگیز طور پر ہم بھی کسی قسم کی مَشَقَّت کے اِحساس کے بغیر عبادات کرنے اور گناہوں سے بچنے پر اِستقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگوں کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوگیا، اس کی ایک جھلک اس **مَدَنی بہار** میں مُلاحظہ کیجئے:

میں ایک بدمعاش تھا

جھڈو (ضلع میر پور خاص باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: **میں ایک بدمعاش تھا،** لوگوں پر ظُلم کرنا میری عادت میں شامل تھا۔ اپنے مضبوط اور طاقتور جسم پر ایسا مغرور تھا کہ **کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔ گلے کے بٹن کھول کر اکڑ کر چلنا، بدنگاہی کرنا، کسی کو مُکا تو کسی کو لات مارنا، کسی کو گالیاں دینا تو کسی کا مذاق اُڑانا میرا معمول تھا۔** بدقسمتی سے مجھے دوست بھی اپنے جیسے ہی میسر تھے جو ان غلط کاموں پر مجھے سمجھانے کے بجائے میری حوصلہ افزائی کرتے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا بھی شائق تھا۔ مجھے اپنی غلطیوں کا احساس تک نہ تھا۔ **زندگی کے "انمول ہیرے" غفلت کی نذر ہو رہے تھے۔** میری سعادتوں کی مِعراج کا سفر اس طرح شروع ہوا کہ ایک روز میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، جنہوں نے محبت بھرے اَنداز میں مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ **ان کے "میٹھے بول" میرے کانوں میں دیر تک رس گھولتے رہے** چنانچہ میں نے ہامی بھر لی، مگر دل میں پیدا ہونے والے مختلف وَسْوَسوں کی وجہ سے نہ جا سکا۔ وہ اسلامی بھائی مجھے مسلسل مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت پیش کرتے رہے، یہاں تک کہ ایک دن میں نے شرکت کی سعادت حاصل کر ہی لی۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ**

عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے معطّر معطّر ماحول کی بَرَکت سے مجھے گناہوں بھری زندگی سے نَجات مل گئی۔ میں نے توبہ کرلی اور نیکیوں کا عامِل بن گیا، سنّت کے مطابق چہرے پر داڑھی سجائی اور مَدَنی لباس زیب تَن کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر ذیلی مشاورت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کرنے میں کوشاں ہوں۔

تِرا شُکْر مولا دیا مَدَنی ماحول　　نہ چُھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خُدا مَدَنی ماحول　　بچے بَدنظر سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص ۶۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکیوں کے فضائل پڑھئے

مزید نیکیوں کی تفصیل اور ان کے فضائل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ کتب ورسائل کا مطالعہ کیجئے، مثلاً شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تمام تصانیف بالخصوص ۞ فیضانِ سنت (جلد اول) ۞ تلاوت کی فضیلت ۞ نماز کے احکام ۞ رفیق الحرمین ۞ رفیق المعتمرین ۞ نیکی کی دعوت (فیضانِ سنت کا ایک باب) ۞ اسلامی بہنوں کی نماز ۞ مدنی پنج سورہ ۞

سمندری گنبد ۞ مدینے کی مچھلی ۞ عفوودرگزر کے فضائل ۞ ابلق گھوڑے سوار ۞ 163 مدنی پھول ۞ 101 مدنی پھول ۞ مسجدیں خوشبودار رکھیے ۞ صبحِ بہاراں ۞ خاموش شہزادہ ۞ آقا کا مہینہ ۞ میٹھے بول ۞ انمول ہیرے (وغیرہ) کا مطالعہ کیجئے **اور مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی) کی پیش کردہ تالیفات میں سے ۞ فیضانِ زکوٰۃ ۞ جنت کی دو چابیاں ۞ توبہ کی روایات وحکایات ۞ ضیائے صدقات ۞ قبر میں آنے والا دوست ۞ خوفِ خدا ۞ چالیس فرامینِ مصطفیٰ ۞ جنت میں لے جانے والے اَعمال ۞ حسن اخلاق ۞ سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟ ۞ شکر کے فضائل ۞ راہِ علم ۞ فضائلِ دُعا ۞ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل ۞ بہشت کی کنجیاں ۞ اخلاقِ صالحین ۞ جنت کی تیاری **کا مطالعہ** بے حد مفید ہے۔ **اِن** کُتُب و رسائل کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) کی طرف سے **''المدینہ لائبریری''** کے نام سے ایک سافٹ ویئر بھی شائع کیا جاچکا ہے جس کی مدد سے ان کُتُب ورسائل کا مطالعہ کرنا اور اپنا مطلوبہ مواد تلاش کرنا بے حد آسان ہوگیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ

دینی کتب کا مطالعہ نیک بننے میں مدد دیتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینی کتب ورسائل کے مطالعے سے جہاں

ہمیں ڈھیروں ڈھیر معلومات حاصل ہوں گی وہیں عمل کا جذبہ بھی نصیب ہوگا مثلاً جب ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ **نماز** سے رحمت نازِل ہوتی اور گناہ معاف ہوتے ہیں، **نماز** دُعاؤں کی قبولیت اور روزی میں بَرَکت کا سبب ہے، **نماز** جنت کی کنجی اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔نَمازی کو تاجدارِ رسالت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت نصیب ہوگی اور نَمازی کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اسے بروزِ قیامت اللّٰہ تعالٰی کا دیدار ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دل میں فرض نماز کے ساتھ ساتھ نوافل پڑھنے کی بھی حرص پیدا ہو گی۔اسی طرح جب ہمیں یہ پتا چلے گا کہ **روزہ دار** کا سونا بھی عبادت میں شُمار کیا جاتا ہے، عَرش اُٹھانے والے فِرِشتے روزہ داروں کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور ایک حدیثِ پاک کے مُطابق ''رَمَضان کے روزہ دار کیلئے دریا کی مچھلیاں اِفطار تک دُعائے مَغْفِرت کرتی رہتی ہیں'' تو دل میں روزہ رکھنے کی رغبت پیدا ہوگی۔اسی طرح جب **حج** کی یہ فضیلت پڑھنے کو ملے گی کہ جس نے حج کیا اور رَفَث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوکر لَوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تو ہمارا دل سفرِ حج کے لئے مچل جائے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مطبوعہ	نام کتاب	مطبوعہ
کنزالایمان ترجمۂ قرآن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	تفسیر قرطبی	دارالفکر بیروت
التفسیر الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	تفسیر نعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تفسیر روح البیان	کوئٹہ	تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
صحیح البخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	المعجم الاوسط	دارالفکر بیروت
صحیح مسلم	دارابن حزم بیروت	المعجم الصغیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت
سنن الترمذی	دارالفکر بیروت	الجامع الصغیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت
سنن النسائی	دارالکتب العلمیۃ بیروت	جمع الجوامع للسیوطی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
سنن ابی داؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت	مصنف ابن ابی شیبۃ	دارالفکر بیروت
سنن ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الموطأ	دارالمعرفۃ بیروت	مجمع الزوائد	دارالفکر بیروت
سنن الدارمی	دارالکتاب العربی بیروت	الترغیب والترھیب	دارالکتب العلمیۃ بیروت
فردوس الاخبار	دارالفکر بیروت	شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الموسوعۃ لابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت	مشکاۃ المصابیح	دارالکتب العلمیۃ بیروت
المستدرک	دارالمعرفۃ بیروت	حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت
السنن الکبریٰ	دارالکتب العلمیۃ بیروت	کنزالعمال	دارالکتب العلمیۃ بیروت
المسند	دارالفکر بیروت	المقاصد الحسنۃ	دارالکتاب العربی بیروت
مسند عبد بن حمید	المکتبۃ الشاملۃ	کشف الخفاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت
المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	جامع العلوم والحکم	الفیصلیۃ مکۃ المکرّمہ
الادب المفرد	ملتان	شرح النووی علی المسلم	دارالکتب العلمیۃ بیروت
نزھۃ القاری	برکاتی پبلشرز کراچی	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
مرقاۃ المفاتیح	دارالفکر بیروت	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
نوادر الاصول	مکتبہ امام بخاری	الدرالمختار	دارالمعرفۃ بیروت
ردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت	الفتاوی الھندیۃ	دارالفکر بیروت
غنیۃ المتملی	لاہور	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
فتاویٰ رضویہ (مخرجہ)	رضا فاؤنڈیشن لاہور	نماز کے احکام	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند	کشف الالتباس فی استحباب اللباس	داراحیاء العلوم
سیرتِ مصطفٰی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	لوامع الانوار القدسیۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت
تاریخ مدینۃ دمشق	دارالفکر بیروت	جلاء الافہام	دارالکتب العلمیۃ بیروت
حیاتِ محدثِ اعظم	رضا فاؤنڈیشن لاہور	افضل الصلوات علی سیّد السادات	دارالکتاب العربی بیروت
مَطالِعُ المَسَرّات	نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور	کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)	اسلام آباد
القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت	لطائف المنن والاخلاق للشعرانی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
ذم الھوی	پشاور	احیاء علوم الدین	دارصادر بیروت
اتحاف السادۃ المتقین	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت
کیمیائے سعادت	تہران، ایران	شرح الصدور	مرکز اھل سنّت (الھند)
الزواجر عن اقتراف الکبائر	دارالمعرفۃ بیروت	تنبیہ المغترین	دارالمعرفۃ بیروت
تنبیہ الغافلین	پشاور	المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد	
فیضانِ سنت (جلد اول)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	خاموش شہزادہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	سمندری گنبد	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
مدنی انعامات	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	الطبقات الکبریٰ	دارالفکر بیروت
نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ تہران
زلزلہ اور اس کے اسباب	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	مکارم الاخلاق	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مدینے کی مچھلی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	حدائق بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
سامانِ بخشش	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ

فہرس

مجلس المدینۃ العلمیۃ شعبہ اِصلاحی کُتُب کی طرف سے پیش کردہ 34 کُتُب و رسائل

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، بالمقابل جامع مسجد۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net